زانی صحابہ اور صحیحین

تحریر: مولانا سید ابو ہشام نجفی صاحب

SHIAFAITH.ORG

بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله رب العالمين، والصلاة والسلام على خير خلقه وأفضل بريته محمد وعترته الطاهرين، واللعن الدائم على أعدائهم أجمعين إلى يوم الدين

زانی صحابہ اور صحیحین

تحریر:مولانا سید ابوهشام نجفی صاحب

1446ھ- 2025م

SHIAFAITH.ORG

فہرست

زنا گناہان کبیرہ میں سے ایک گناہ: 5

قرآن مجید میں زنا کی مذمت: 5

احادیث میں زنا کی مذمت: 7

ایک زانی صحابیہ: 16

صحیح بخاری ح 4757: 17

صحیح بخاری ح 2671: 24

صحیح مسلم ح 3757: 27

صحیح بخاری ح 4757: 31

بخاری نے ح 4757 کی بیشی کے ساتھ مختلف ابواب میں نقل کیں: 37

مسلم نے اپنی صحیح میں متعدد طرق سے اس روایت کو نقل کیا ہے: 40

صحیح مسلم ح 3746: 40

صحیح مسلم ح 3755 ابن مسعود سے بھی روایت کی ہے: 44

صحابیہ کا توبہ سے انکار: 48

صحیح بخاری ح 5311: 48

صحیح بخاری ح 5312: 53

صحیح بخاری ح 5349: 57
مسلم نے بھی اس قسم کی روایات اپنی صحیح میں روایت کی ہیں: 60
صحیح مسلم ح 3748: 60
صحیح مسلم ح 3749: 64
مشہور زانیہ صحابیہ: 67
صحیح بخاری ح 5310: 67
صحیح بخاری ح 5316: 72
صحیح بخاری ح 6856: 76
مسلم نے بھی اپنی صحیح میں اس کو روایت کیا: 80
صحیح مسلم ح 3785: 80
صحیح مسلم ح 3760: 84
ایک صحابی کے زنا کی داستان جسکو سنگسار کیا گیا تھا: صحیح بخاري ح 2696: 88
صحیح مسلم ح 4435: 94
زانی کے صحابی ہونے کی دلیل: 100
زنا کو جہاد پر ترجیح دینے والے صحابہ: 107
صحیح مسلم حدیث 4424: 107

صحیح مسلم حدیث 4425: 111

صحیح مسلم حدیث 4429: 115

نبی (ص) کی ایک کنیز (صحابیہ) کا زنا: 118

صحیح مسلم 4450: 118

ناصبیوں کے سیدنا مغیرہ بن شعبہ کے زنا کی داستان: 124

بخاری نے اصل واقعہ کو حذف کیا لیکن دیگر محدسین نے واقعہ کو مکمل نقل کیا ہے: .. 126

نوٹ:قارئین کرام ،اس مضمون میں استدلال فقط صحیحین سے کیا گیا ہے اور ان صحابہ کا ذکر کیا گیا ہے جن پر حد جاری نہیں ہوئی تھی،لہذا کوئی ناصبی یہ اعتراض نہ کرے کہ ان پر حد جاری ہو گئی تھی اور وہ گناہوں سے پاک ہو گئے تھے،جیسا کہ ابن تیمیہ نے کہا تھا۔

زنا گناہان کبیرہ میں سے ایک گناہ:

گناہان کبیرہ کی فہرست میں ایک گناہ زنا بھی ہے جسے شریعت میں قبیح ترین گناہوں میں شمار کیا گیا ہے ،نہ فقط مذہبی نقطہ نظر سے یہ بری چیز ہے بلکہ معاشرے میں بھی اسے برا سمجھا جاتا ہے لوگ اس کے مرتکب افراد کو ذلیل و خوار سمجھتے ہیں۔ اس قبیح عمل کے انجام دینے والے کو با عزت افراد کی فہرست میں شامل نہیں کیا جاتا ہے۔

قرآن مجید میں زنا کی مذمت:

اللہ سبحانہ و تعالی نے قرآن کریم میں اس عمل سوء کی مذمت میں متعدد آیات نازل کی:

(1) وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنَآ اِنَّهٗ کَانَ فَاحِشَۃً وَّسَآءَ سَبِیْلًا

(الاسراء32)

اور زنا کے قریب نہ جاؤ، بے شک وہ بے حیائی ہے اور بری راہ ہے۔

(2) وَالَّذِیْنَ لَا یَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰہِ اِلٰـھًا اٰخَرَ وَلَا یَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰہُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا یَزْنُوْنَ وَمَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِکَ یَلْقَ اَثَامًا

(الفرقان68)

اور وہ جو اللہ کے سوا کسی اور معبود کو نہیں پکارتے اور اس شخص کو ناحق قتل نہیں کرتے جسے اللہ نے حرام کر دیا ہے اور زنا نہیں کرتے، اور جس شخص نے یہ کیا وہ گناہ میں جا پڑا۔

احادیث میں زنا کی مذمت:

احادیث میں بھی اس برے عمل پر سخت عذاب کا وعدہ ہے، بخاری کی ایک طولانی حدیث میں زانیوں کا ذکر ہے جنکو نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے تنور میں برہنہ دیکھا تھا جنکو آگ جلا رہی تھی اور وہ چلا رہے تھے:

7047 - حَدَّثَنِي مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ أَبُو هِشَامٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا عَوْفٌ، حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ، حَدَّثَنَا سَمُرَةُ بْنُ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا يُكْثِرُ أَنْ يَقُولَ لِأَصْحَابِهِ: «هَلْ رَأَى أَحَدٌ مِنْكُمْ مِنْ رُؤْيَا» قَالَ: فَيَقُصُّ عَلَيْهِ مَنْ شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقُصَّ، وَإِنَّهُ قَالَ ذَاتَ غَدَاةٍ: «إِنَّهُ أَتَانِي اللَّيْلَةَ آتِيَانِ، وَإِنَّهُمَا ابْتَعَثَانِي، وَإِنَّهُمَا قَالاَ لِي انْطَلِقْ، وَإِنِّي انْطَلَقْتُ مَعَهُمَا، وَإِنَّا أَتَيْنَا عَلَى رَجُلٍ مُضْطَجِعٍ، وَإِذَا آخَرُ قَائِمٌ عَلَيْهِ بِصَخْرَةٍ، وَإِذَا هُوَ يَهْوِي بِالصَّخْرَةِ لِرَأْسِهِ فَيَثْلَغُ رَأْسَهُ، فَيَتَدَهْدَهُ الحَجَرُ هَا هُنَا، فَيَتْبَعُ الحَجَرَ فَيَأْخُذُهُ، فَلاَ يَرْجِعُ إِلَيْهِ حَتَّى يَصِحَّ رَأْسُهُ كَمَا كَانَ، ثُمَّ يَعُودُ عَلَيْهِ فَيَفْعَلُ بِهِ مِثْلَ مَا فَعَلَ المَرَّةَ الأُولَى» قَالَ: " قُلْتُ لَهُمَا: سُبْحَانَ اللَّهِ مَا هَذَانِ؟ " قَالَ: " قَالاَ لِي:

انْطَلِقِ انْطَلِقْ " قَالَ: " فَانْطَلَقْنَا، فَأَتَيْنَا عَلَى رَجُلٍ مُسْتَلْقٍ لِقَفَاهُ، وَإِذَا آخَرُ قَائِمٌ عَلَيْهِ بِكَلُّوبٍ مِنْ حَدِيدٍ، وَإِذَا هُوَ يَأْتِي أَحَدَ شِقَّيْ وَجْهِهِ فَيُشَرْشِرُ شِدْقَهُ إِلَى قَفَاهُ، وَمَنْخِرَهُ إِلَى قَفَاهُ، وَعَيْنَهُ إِلَى قَفَاهُ، - قَالَ: وَرُبَّمَا قَالَ أَبُو رَجَاءٍ: فَيَشُقُّ - " قَالَ: «ثُمَّ يَتَحَوَّلُ إِلَى الجَانِبِ الآخَرِ فَيَفْعَلُ بِهِ مِثْلَ مَا فَعَلَ بِالْجَانِبِ الأَوَّلِ، فَمَا يَفْرُغُ مِنْ ذَلِكَ الجَانِبِ حَتَّى يَصِحَّ ذَلِكَ الجَانِبُ كَمَا كَانَ، ثُمَّ يَعُودُ عَلَيْهِ فَيَفْعَلُ مِثْلَ مَا فَعَلَ المَرَّةَ الأُولَى» قَالَ: " قُلْتُ: سُبْحَانَ اللَّهِ مَا هَذَانِ؟ " قَالَ: " قَالاَ لِي: انْطَلِقِ انْطَلِقْ، فَانْطَلَقْنَا، فَأَتَيْنَا عَلَى مِثْلِ التَّنُّورِ - قَالَ: فَأَحْسِبُ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ - فَإِذَا فِيهِ لَغَطٌ وَأَصْوَاتٌ " قَالَ: «فَاطَّلَعْنَا فِيهِ، فَإِذَا فِيهِ رِجَالٌ وَنِسَاءٌ عُرَاةٌ، وَإِذَا هُمْ يَأْتِيهِمْ لَهَبٌ مِنْ أَسْفَلَ مِنْهُمْ، فَإِذَا أَتَاهُمْ ذَلِكَ اللَّهَبُ ضَوْضَوْا» قَالَ: " قُلْتُ لَهُمَا: مَا هَؤُلاَءِ؟ " قَالَ: " قَالاَ لِي: انْطَلِقِ انْطَلِقْ " قَالَ: «فَانْطَلَقْنَا، فَأَتَيْنَا عَلَى نَهَرٍ - حَسِبْتُ أَنَّهُ كَانَ [ص:45] يَقُولُ - أَحْمَرَ مِثْلِ الدَّمِ، وَإِذَا فِي النَّهَرِ رَجُلٌ سَابِحٌ يَسْبَحُ، وَإِذَا عَلَى شَطِّ النَّهَرِ رَجُلٌ قَدْ جَمَعَ عِنْدَهُ حِجَارَةً كَثِيرَةً، وَإِذَا ذَلِكَ السَّابِحُ يَسْبَحُ مَا يَسْبَحُ، ثُمَّ يَأْتِي ذَلِكَ الَّذِي قَدْ جَمَعَ عِنْدَهُ الحِجَارَةَ، فَيَفْغَرُ لَهُ فَاهُ فَيُلْقِمُهُ حَجَرًا فَيَنْطَلِقُ يَسْبَحُ، ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَيْهِ كُلَّمَا رَجَعَ إِلَيْهِ فَغَرَ لَهُ فَاهُ

فَأَلْقَمَهُ حَجَراً» قَالَ: " قُلْتُ لَهُمَا: مَا هَذَانِ؟ " قَالَ: " قَالاَ لِي: انْطَلِقِ انْطَلِقْ " قَالَ: «فَانْطَلَقْنَا، فَأَتَيْنَا عَلَى رَجُلٍ كَرِيهِ المَرْآةِ، كَأَكْرَهِ مَا أَنْتَ رَاءٍ رَجُلاً مَرْآةً، وَإِذَا عِنْدَهُ نَارٌ يَحُشُّهَا وَيَسْعَى حَوْلَهَا» قَالَ: " قُلْتُ لَهُمَا: مَا هَذَا؟ " قَالَ: " قَالاَ لِي: انْطَلِقِ انْطَلِقْ، فَانْطَلَقْنَا، فَأَتَيْنَا عَلَى رَوْضَةٍ مُعْتَمَّةٍ، فِيهَا مِنْ كُلِّ لَوْنِ الرَّبِيعِ، وَإِذَا بَيْنَ ظَهْرَيِ الرَّوْضَةِ رَجُلٌ طَوِيلٌ، لاَ أَكَادُ أَرَى رَأْسَهُ طُولاً فِي السَّمَاءِ، وَإِذَا حَوْلَ الرَّجُلِ مِنْ أَكْثَرِ وِلْدَانٍ رَأَيْتُهُمْ قَطُّ " قَالَ: " قُلْتُ لَهُمَا: مَا هَذَا مَا هَؤُلاَءِ؟ " قَالَ: " قَالاَ لِي: انْطَلِقِ انْطَلِقْ " قَالَ: «فَانْطَلَقْنَا فَانْتَهَيْنَا إِلَى رَوْضَةٍ عَظِيمَةٍ، لَمْ أَرَ رَوْضَةً قَطُّ أَعْظَمَ مِنْهَا وَلاَ أَحْسَنَ» قَالَ: " قَالاَ لِي: ارْقَ فِيهَا " قَالَ: «فَارْتَقَيْنَا فِيهَا، فَانْتَهَيْنَا إِلَى مَدِينَةٍ مَبْنِيَّةٍ بِلَبِنِ ذَهَبٍ وَلَبِنِ فِضَّةٍ، فَأَتَيْنَا بَابَ المَدِينَةِ فَاسْتَفْتَحْنَا فَفُتِحَ لَنَا فَدَخَلْنَاهَا، فَتَلَقَّانَا فِيهَا رِجَالٌ شَطْرٌ مِنْ خَلْقِهِمْ كَأَحْسَنِ مَا أَنْتَ رَاءٍ، وَشَطْرٌ كَأَقْبَحِ مَا أَنْتَ رَاءٍ» قَالَ: " قَالاَ لَهُمْ: اذْهَبُوا فَقَعُوا فِي ذَلِكَ النَّهَرِ " قَالَ: «وَإِذَا نَهَرٌ مُعْتَرِضٌ يَجْرِي كَأَنَّ مَاءَهُ المَحْضُ فِي البَيَاضِ، فَذَهَبُوا فَوَقَعُوا فِيهِ، ثُمَّ رَجَعُوا إِلَيْنَا قَدْ ذَهَبَ ذَلِكَ السُّوءُ عَنْهُمْ، فَصَارُوا فِي أَحْسَنِ صُورَةٍ» قَالَ: " قَالاَ لِي: هَذِهِ جَنَّةُ عَدْنٍ وَهَذَاكَ مَنْزِلُكَ " قَالَ: «فَسَمَا بَصَرِي صُعُداً

فَإِذَا قَصْرٌ مِثْلُ الرَّبَابَةِ البَيْضَاءِ» قَالَ: " قَالاَ لِي: هَذَاكَ مَنْزِلُكَ " قَالَ: " قُلْتُ لَهُمَا: بَارَكَ اللَّهُ فِيكُمَا ذَرَانِي فَأَدْخُلَهُ، قَالاَ: أَمَّا الآنَ فَلاَ، وَأَنْتَ دَاخِلَهُ " قَالَ: " قُلْتُ لَهُمَا: فَإِنِّي قَدْ رَأَيْتُ مُنْذُ اللَّيْلَةِ عَجَبًا، فَمَا هَذَا الَّذِي رَأَيْتُ؟ " قَالَ: " قَالاَ لِي: أَمَا إِنَّا سَنُخْبِرُكَ، أَمَّا الرَّجُلُ الأَوَّلُ الَّذِي أَتَيْتَ عَلَيْهِ يُثْلَغُ رَأْسُهُ بِالحَجَرِ، فَإِنَّهُ الرَّجُلُ يَأْخُذُ القُرْآنَ فَيَرْفُضُهُ وَيَنَامُ عَنِ الصَّلاَةِ المَكْتُوبَةِ، وَأَمَّا الرَّجُلُ الَّذِي أَتَيْتَ عَلَيْهِ، يُشَرْشَرُ شِدْقُهُ إِلَى قَفَاهُ، وَمَنْخِرُهُ إِلَى قَفَاهُ، وَعَيْنُهُ إِلَى قَفَاهُ، فَإِنَّهُ الرَّجُلُ يَغْدُو مِنْ بَيْتِهِ، فَيَكْذِبُ الكَذْبَةَ تَبْلُغُ الآفَاقَ، وَأَمَّا الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ العُرَاةُ الَّذِينَ فِي مِثْلِ بِنَاءِ التَّنُّورِ، فَإِنَّهُمُ الزُّنَاةُ وَالزَّوَانِي، وَأَمَّا الرَّجُلُ الَّذِي أَتَيْتَ عَلَيْهِ يَسْبَحُ فِي النَّهَرِ وَيُلْقَمُ الحَجَرَ، فَإِنَّهُ آكِلُ الرِّبَا، وَأَمَّا الرَّجُلُ الكَرِيهُ المَرْآةِ، الَّذِي عِنْدَ النَّارِ يَحُشُّهَا وَيَسْعَى حَوْلَهَا، فَإِنَّهُ مَالِكٌ خَازِنُ جَهَنَّمَ، وَأَمَّا الرَّجُلُ الطَّوِيلُ الَّذِي فِي الرَّوْضَةِ [ص:46] فَإِنَّهُ إِبْرَاهِيمُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَمَّا الوِلْدَانُ الَّذِينَ حَوْلَهُ فَكُلُّ مَوْلُودٍ مَاتَ عَلَى الفِطْرَةِ " قَالَ: فَقَالَ بَعْضُ المُسْلِمِينَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَأَوْلاَدُ المُشْرِكِينَ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «وَأَوْلاَدُ

المُشْرِكِينَ، وَأَمَّا القَوْمُ الَّذِينَ كَانُوا شَطْرٌ مِنْهُمْ حَسَنًا وَشَطْرٌ قَبِيحًا، فَإِنَّهُمْ قَوْمٌ خَلَطُوا عَمَلاً صَالِحًا وَآخَرَ سَيِّئًا، تَجَاوَزَ اللَّهُ عَنْهُمْ»

ہم آگے چلے پھر ہم ایک تنور جیسی چیز پر آئے۔ راوی نے بیان کیا کہ میرا خیال ہے کہ آپ کہا کرتے تھے کہ اس میں شور و آواز تھی۔ کہا کہ پھر ہم نے اس میں جھانکا تو اس کے اندر کچھ ننگے مرد اور عورتیں تھیں اور ان کے نیچے سے آگ کی لپٹ آتی تھی جب آگ انہیں اپنی لپیٹ میں لیتی تو وہ چلانے لگتے۔ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے) فرمایا کہ میں نے ان سے پوچھا یہ کون لوگ ہیں۔ انھوں نے کہا کہ____اور وہ ننگے مرد اور عورتیں جو تنور میں آپ نے دیکھے وہ زنا کار مرد اور عورتیں تھیں۔

صحيح البخاري، كِتَاب التَّعْبِيرِ، 48. بَابُ تَعْبِيرِ الرُّؤْيَا بَعْدَ صَلاَةِ الصُّبْحِ:حديث 7047

https://sunnah.com/bukhari:7047

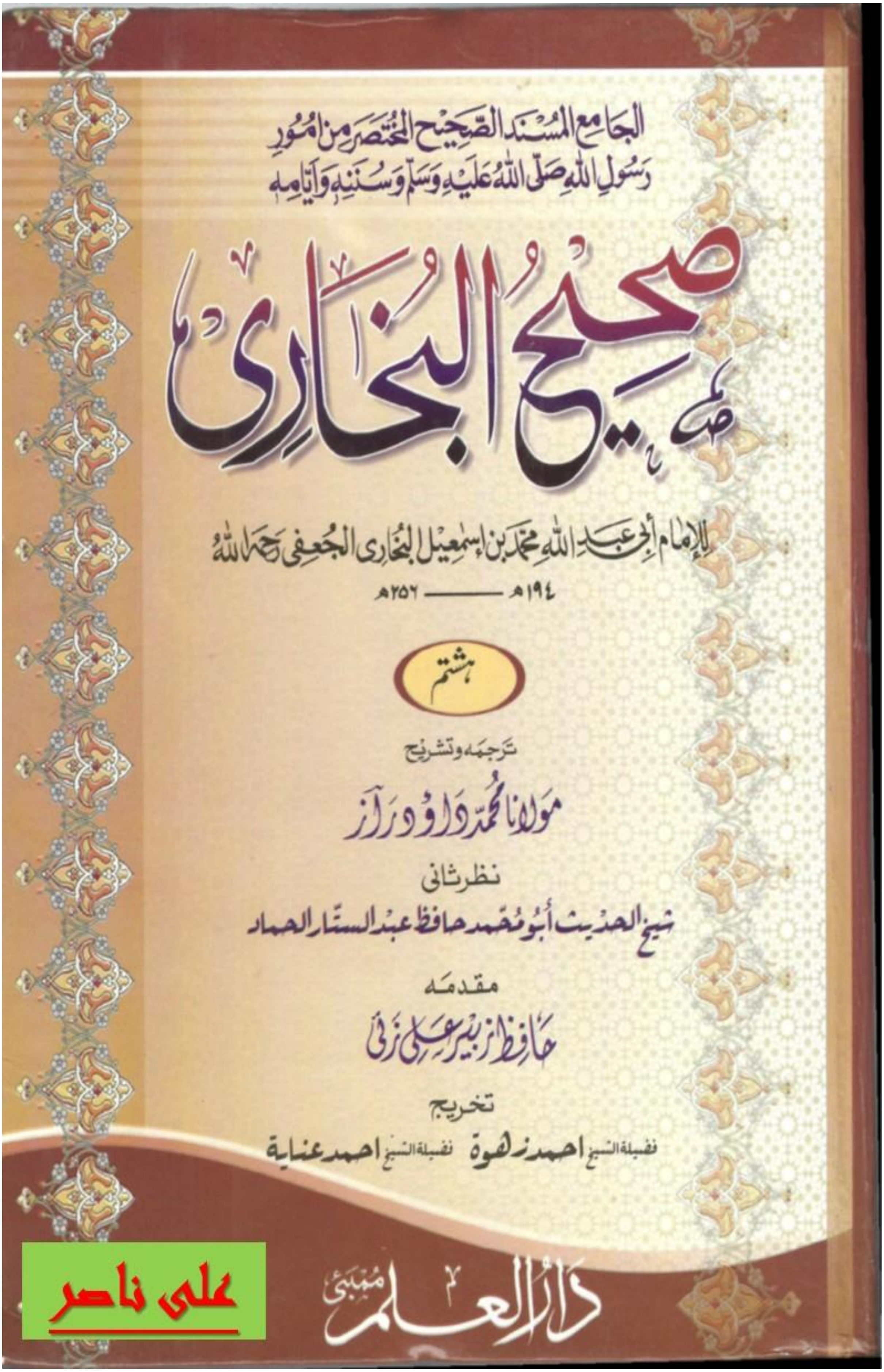
الجامع المسند الصحیح المختصر من امور
رسول الله صلی الله علیه وسلم وسننه وایامه
صحیح البخاری
للإمام أبي عبد الله محمد بن اسمعيل البخاری الجعفی رحمه الله
۱۹۴ھ ـــــ ۲۵۶ھ
ہشتم
ترجمہ وتشریح
مولانا محمد داود راز
نظر ثانی
شیخ الحدیث أبو محمد حافظ عبد الستار الحماد
مقدمہ
حافظ زبیر علی زئی
تخریج
فضیلۃ الشیخ احمد زهوة فضیلۃ الشیخ احمد عنایة
علی ناصر
دار العلم ممبئی

مُضْطَجِعٍ وَإِذَا آخَرُ قَائِمٌ عَلَيْهِ بِصَخْرَةٍ وَإِذَا هُوَ يَهْوِي بِالصَّخْرَةِ لِرَأْسِهِ فَيَثْلَغُ رَأْسَهُ فَيَتَدَهْدَهُ الْحَجَرُ هَاهُنَا فَيَتَّبِعُ الْحَجَرَ فَيَأْخُذُهُ فَلَا يَرْجِعُ إِلَيْهِ حَتَّى يَصِحَّ رَأْسُهُ كَمَا كَانَ ثُمَّ يَعُودُ عَلَيْهِ فَيَفْعَلُ بِهِ مِثْلَ مَا فَعَلَ الْمَرَّةَ الْأُولَى۔ قَالَ: ۔ قُلْتُ لَهُمَا: سُبْحَانَ اللَّهِ! مَا هَذَانِ؟۔قَالَ: ۔ قَالَا لِي: انْطَلِقْ انْطَلِقْ قَالَ: فَانْطَلَقْنَا فَأَتَيْنَا عَلَى رَجُلٍ مُسْتَلْقٍ لِقَفَاهُ وَإِذَا آخَرُ قَائِمٌ عَلَيْهِ بِكَلُّوبٍ مِنْ حَدِيدٍ وَإِذَا هُوَ يَأْتِي أَحَدَ شِقَّيْ وَجْهِهِ فَيُشَرْشِرُ شِدْقَهُ إِلَى قَفَاهُ وَمَنْخِرَهُ إِلَى قَفَاهُ وَعَيْنَهُ إِلَى قَفَاهُ۔ قَالَ: وَرُبَّمَا قَالَ أَبُو رَجَاءٍ: ۔ فَيَشُقُّ ثُمَّ يَتَحَوَّلُ إِلَى الْجَانِبِ الْآخَرِ فَيَفْعَلُ بِهِ مِثْلَ مَا فَعَلَ بِالْجَانِبِ الْأَوَّلِ فَمَا يَفْرُغُ مِنْ ذَلِكَ الْجَانِبِ حَتَّى يَصِحَّ ذَلِكَ الْجَانِبُ كَمَا كَانَ ثُمَّ يَعُودُ عَلَيْهِ فَيَفْعَلُ مِثْلَ مَا فَعَلَ الْمَرَّةَ الْأُولَى قَالَ: قُلْتُ: سُبْحَانَ اللَّهِ! مَا هَذَانِ؟ قَالَ: قَالَا لِي: انْطَلِقْ انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا فَأَتَيْنَا عَلَى مِثْلِ التَّنُّورِ۔ قَالَ وَأَحْسِبُ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ۔ فَإِذَا فِيهِ لَغَطٌ وَأَصْوَاتٌ قَالَ: فَاطَّلَعْنَا فِيهِ فَإِذَا فِيهِ رِجَالٌ وَنِسَاءٌ عُرَاةٌ فَإِذَا هُمْ يَأْتِيهِمْ لَهَبٌ مِنْ أَسْفَلَ مِنْهُمْ فَإِذَا أَتَاهُمْ ذَلِكَ اللَّهَبُ ضَوْضَوْا قَالَ: قُلْتُ لَهُمْ: مَا هَؤُلَاءِ؟ قَالَ: قَالَا لِي: انْطَلِقْ انْطَلِقْ قَالَ: فَانْطَلَقْنَا فَأَتَيْنَا عَلَى نَهَرٍ۔ حَسِبْتُ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: ۔ أَحْمَرَ مِثْلِ الدَّمِ وَإِذَا فِي النَّهَرِ رَجُلٌ سَابِحٌ يَسْبَحُ وَإِذَا عَلَى شَطِّ النَّهَرِ رَجُلٌ قَدْ جَمَعَ عِنْدَهُ حِجَارَةً كَثِيرَةً

سر اس سے پھٹ جاتا، پتھر لڑھک کر دور چلا جاتا، لیکن وہ شخص پتھر کے پیچھے جاتا اور اسے اٹھالاتا اور اس لیٹے ہوئے شخص تک پہنچنے سے پہلے ہی اس کا سر ٹھیک ہو جاتا جیسا کہ پہلے تھا۔ کھڑا شخص پھر اسی طرح پتھر اس پر مارتا اور وہی صورتیں پیش آئیں جو پہلے پیش آئی تھیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے ان دونوں سے پوچھا: سبحان اللہ! یہ دونوں کون ہیں؟ فرمایا کہ مجھ سے انہوں نے کہا کہ آگے بڑھو آگے بڑھو۔ فرمایا کہ پھر ہم آگے بڑھے اور ایک ایسے شخص کے پاس پہنچے جو پیٹھ کے بل لیٹا ہوا تھا اور ایک دوسرا شخص اس کے پاس لوہے کا آنکڑا لئے کھڑا تھا اور یہ اس کے چہرہ کے ایک طرف آتا اور اس کے ایک جبڑے کو گدی تک چیرتا اور اس کی ناک کو گدی تک چیرتا اور اس کی آنکھ کو گدی تک چیرتا۔ (عوف نے) بیان کیا کہ بعض دفعہ ابو رجاء (راوی حدیث نے) "فیشق" کہا، (رسول اللہ ﷺ نے) بیان کیا کہ پھر وہ دوسری جانب جاتا اور ادھر بھی اسی طرح چیرتا جس طرح اس نے پہلی جانب کیا تھا۔ وہ ابھی دوسری جانب سے فارغ بھی نہ ہوتا تھا کہ پہلی جانب اپنی پہلی صحیح حالت میں لوٹ آتی۔ پھر دوبارہ وہ اسی طرح کرتا جس طرح اس نے پہلی مرتبہ کیا تھا۔ (اس طرح برابر ہو رہا ہے) فرمایا کہ میں نے کہا سبحان اللہ! یہ دونوں کون ہیں؟ انہوں نے کہا کہ آگے چلو، آگے چلو (ابھی کچھ نہ پوچھو) چنانچہ ہم آگے چلے پھر ہم ایک تنور جیسی چیز پر آئے راوی نے بیان کیا کہ میرا خیال ہے کہ آپ کہا کرتے تھے کہ اس میں شور و آواز تھی کہا کہ پھر ہم نے اس میں جھانکا تو اس کے اندر کچھ ننگے مرد اور عورتیں تھیں اور ان کے نیچے سے آگ کی لپٹ آتی تھی جب آگ انہیں اپنی لپیٹ میں لیتی تو وہ چلانے لگتے۔ (رسول اللہ ﷺ نے) فرمایا کہ میں نے ان سے پوچھا یہ کون لوگ ہیں۔ انہوں نے کہا کہ چلو چلو۔ فرمایا کہ ہم آگے بڑھے اور ایک نہر پر آئے۔ میرا خیال ہے کہ آپ نے کہا کہ وہ خون کی طرح سرخ تھی اور اس نہر میں ایک شخص تیر رہا تھا اور نہر کے کنارے ایک دوسرا شخص تھا جس نے اپنے پاس بہت سے پتھر جمع کر رکھے تھے اور یہ تیرنے والا تیرتا ہوا جب اس شخص کے پاس پہنچتا جس نے پتھر جمع کر رکھے تھے تو یہ اپنا منہ کھول دیتا اور کنارے کا شخص اس کے منہ میں پتھر ڈال دیتا وہ

وَإِذَا ذَلِكَ السَّابِحُ يَسْبَحُ مَا يَسْبَحُ ثُمَّ يَأْتِي ذَلِكَ الَّذِي قَدْ جَمَعَ عِنْدَهُ الْحِجَارَةَ فَيَفْغَرُ لَهُ فَاهُ فَيُلْقِمُهُ حَجَرًا فَيَنْطَلِقُ فَيَسْبَحُ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَيْهِ كُلَّمَا رَجَعَ إِلَيْهِ فَغَرَ لَهُ فَاهُ فَأَلْقَمَهُ حَجَرًا قَالَ: قُلْتُ لَهُمَا: مَا هَذَانِ؟ قَالَ: قَالَا لِي: انْطَلِقْ انْطَلِقْ قَالَ: فَانْطَلَقْنَا فَأَتَيْنَا عَلَى رَجُلٍ كَرِيهِ الْمَرْآةِ كَأَكْرَهِ مَا أَنْتَ رَاءٍ رَجُلًا مَرْآةً وَإِذَا عِنْدَهُ نَارٌ يَحُشُّهَا وَيَسْعَى حَوْلَهَا قَالَ: قُلْتُ لَهُمَا: مَا هَذَا؟ قَالَ: قَالَا لِي: انْطَلِقْ انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا فَأَتَيْنَا عَلَى رَوْضَةٍ مُعْتَمَّةٍ فِيهَا مِنْ كُلِّ نَوْرِ الرَّبِيعِ وَإِذَا بَيْنَ ظَهْرَيِ الرَّوْضَةِ رَجُلٌ طَوِيلٌ لَا أَكَادُ أَرَى رَأْسَهُ طُولًا فِي السَّمَاءِ وَإِذَا حَوْلَ الرَّجُلِ مِنْ أَكْثَرِ وِلْدَانٍ رَأَيْتُهُمْ قَطُّ قَالَ: قُلْتُ لَهُمَا: مَا هَذَا مَا هَؤُلَاءِ؟ قَالَ: قَالَا لِي: انْطَلِقْ انْطَلِقْ قَالَ: فَانْطَلَقْنَا فَانْتَهَيْنَا إِلَى رَوْضَةٍ عَظِيمَةٍ لَمْ أَرَ رَوْضَةً قَطُّ أَعْظَمَ مِنْهَا وَلَا أَحْسَنَ قَالَ: قَالَا لِي: ارْقَ فِيهَا قَالَ: فَارْتَقَيْنَا فِيهَا فَانْتَهَيْنَا إِلَى مَدِينَةٍ مَبْنِيَّةٍ بِلَبِنِ ذَهَبٍ وَلَبِنِ فِضَّةٍ فَأَتَيْنَا بَابَ الْمَدِينَةِ فَاسْتَفْتَحْنَا فَفُتِحَ لَنَا فَدَخَلْنَاهَا فَتَلَقَّانَا فِيهَا رِجَالٌ شَطْرٌ مِنْ خَلْقِهِمْ كَأَحْسَنِ مَا أَنْتَ رَاءٍ وَشَطْرٌ كَأَقْبَحِ مَا أَنْتَ رَاءٍ قَالَ: قَالَا لَهُمْ: اذْهَبُوا فَقَعُوا فِي ذَلِكَ النَّهَرِ قَالَ: وَإِذَا نَهَرٌ مُعْتَرِضٌ يَجْرِي كَأَنَّ مَاءَهُ الْمَحْضُ فِي الْبَيَاضِ فَذَهَبُوا فَوَقَعُوا فِيهِ ثُمَّ رَجَعُوا إِلَيْنَا قَدْ ذَهَبَ ذَلِكَ السُّوءُ عَنْهُمْ فَصَارُوا فِي أَحْسَنِ صُورَةٍ قَالَ: قَالَا لِي: هَذِهِ جَنَّةُ عَدْنٍ

پھر تیرنے لگتا اور پھر اس کے پاس لوٹ کر آتا اور جب بھی اس کے پاس آتا تو اپنا منہ پھیلا دیتا اور یہ اس کے منہ میں پتھر ڈال دیتا۔ فرمایا کہ میں نے پوچھا یہ کون ہیں؟ فرمایا کہ انہوں نے کہا کہ آگے چلو آگے چلو فرمایا کہ پھر ہم آگے بڑھے اور ایک نہایت بدصورت آدمی کے پاس پہنچے جتنے بد صورت تم نے دیکھے ہوں گے ان میں سب سے زیادہ بدصورت۔ اس کے پاس آگ جل رہی تھی اور وہ اسے جلا رہا تھا اور اس کے چاروں طرف دوڑ نا تھا (آنحضرت ﷺ نے) فرمایا کہ میں نے ان سے کہا کہ یہ کیا ہے؟ فرمایا کہ انہوں نے مجھ سے کہا چلو چلو ہم آگے بڑھے اور ایک ایسے باغ میں پہنچے جو ہرا بھرا تھا اور اس میں موسم بہار کے سب پھول تھے اس باغ کے درمیان میں بہت لمبا ایک شخص تھا، اتنا لمبا تھا کہ میرے لئے اس کا سر دیکھنا دشوار تھا کہ وہ آسمان سے باتیں کرتا تھا اور اس شخص کے چاروں طرف بہت سے بچے تھے کہ اتنے کبھی نہیں دیکھے (آنحضرت ﷺ نے) نے فرمایا کہ میں نے پوچھا یہ کون ہے یہ بچے کون ہیں؟ فرمایا کہ انہوں نے مجھ سے کہا کہ چلو چلو فرمایا کہ پھر ہم آگے بڑھے اور ایک عظیم الشام باغ تک پہنچے، میں نے اتنا بڑا اور اتنا خوبصورت باغ کبھی نہیں دیکھا تھا۔ ان دونوں نے کہا کہ اس پر چڑھیے ہم اس پر چڑھے تو ایک ایسا شہر دکھائی دیا جو اس طرح بنا تھا کہ اس کی ایک اینٹ سونے کی تھی اور ایک اینٹ چاندی کی۔ ہم شہر کے دروازے پر آئے تو ہم نے اسے کھلوایا۔ وہ ہمارے لئے کھولا گیا اور ہم اس میں داخل ہوئے۔ ہم نے اس میں ایسے لوگوں سے ملاقات کی جن کے جسم کا نصف حصہ نہایت خوبصورت تھا اور دوسرا نصف نہایت بدصورت۔ (آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ دونوں ساتھیوں نے ان لوگوں سے کہا کہ جاؤ اور اس نہر میں کود جاؤ۔ ایک نہر سامنے بہہ رہی تھی اس کا پانی انتہائی سفید تھا وہ لوگ گئے اور اس میں کود گئے پھر ہمارے پاس لوٹ کر آئے تو ان کا پہلا عیب جا چکا تھا اور اب وہ نہایت خوبصورت ہو گئے تھے (آنحضرت ﷺ نے) فرمایا کہ ان دونوں نے کہا کہ یہ جنت عدن ہے اور یہ آپ کی منزل ہے۔ (آنحضرت ﷺ نے) فرمایا کہ میری نظر اوپر کی طرف اٹھی تو سفید بادل کی طرح ایک محل اوپر نظر آیا فرمایا کہ انہوں

SHIAFAITH.ORG TELEGRAM FACEBOOK

وَهَذَاكَ مَنْزِلُكَ قَالَ: فَسَمَا بَصَرِي صُعُدًا فَإِذَا قَصْرٌ مِثْلُ الرَّبَابَةِ الْبَيْضَاءِ قَالَ: قَالَا لِي: هَذَاكَ مَنْزِلُكَ قَالَ: قُلْتُ لَهُمَا: بَارَكَ اللَّهُ فِيكُمَا ذَرَانِي فَأَدْخُلَهُ قَالَا: أَمَّا الْآنَ فَلَا وَأَنْتَ دَاخِلُهُ قَالَ: قُلْتُ لَهُمَا: فَإِنِّي قَدْ رَأَيْتُ مُنْذُ اللَّيْلَةِ عَجَبًا فَمَا هَذَا الَّذِي رَأَيْتُ قَالَ: قَالَا لِي: أَمَا إِنَّا سَنُخْبِرُكَ أَمَّا الرَّجُلُ الْأَوَّلُ الَّذِي أَتَيْتَ عَلَيْهِ يُثْلَغُ رَأْسُهُ بِالْحَجَرِ فَإِنَّهُ الرَّجُلُ يَأْخُذُ الْقُرْآنَ فَيَرْفُضُهُ وَيَنَامُ عَنِ الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ وَأَمَّا الرَّجُلُ الَّذِي أَتَيْتَ عَلَيْهِ يُشَرْشَرُ شِدْقُهُ إِلَى قَفَاهُ وَمَنْخِرُهُ إِلَى قَفَاهُ وَعَيْنُهُ إِلَى قَفَاهُ فَإِنَّهُ الرَّجُلُ يَغْدُو مِنْ بَيْتِهِ فَيَكْذِبُ الْكَذْبَةَ تَبْلُغُ الْآفَاقَ وَأَمَّا الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ الْعُرَاةُ الَّذِينَ فِي مِثْلِ بِنَاءِ التَّنُّورِ فَإِنَّهُمُ الزُّنَاةُ وَالزَّوَانِي وَأَمَّا الرَّجُلُ الَّذِي أَتَيْتَ عَلَيْهِ يَسْبَحُ فِي النَّهَرِ وَيُلْقَمُ الْحِجَارَةَ فَإِنَّهُ آكِلُ الرِّبَا وَأَمَّا الرَّجُلُ الْكَرِيهُ الْمَرْآةِ الَّذِي عِنْدَ النَّارِ يَحُشُّهَا وَيَسْعَى حَوْلَهَا فَإِنَّهُ مَالِكٌ خَازِنُ جَهَنَّمَ وَأَمَّا الرَّجُلُ الطَّوِيلُ الَّذِي فِي الرَّوْضَةِ فَإِنَّهُ إِبْرَاهِيمُ وَأَمَّا الْوِلْدَانُ الَّذِينَ حَوْلَهُ فَكُلُّ مَوْلُودٍ مَاتَ عَلَى الْفِطْرَةِ))

نے مجھ سے کہا کہ یہ آپ کی منزل ہے۔ فرمایا کہ میں نے ان سے کہا اللہ تعالیٰ تمہیں برکت دے۔ مجھے اس میں داخل ہونے دو۔ انہوں نے کہا اس وقت تو آپ نہیں جا سکتے لیکن ہاں آپ اس میں ضرور جائیں گے۔ فرمایا کہ میں نے ان سے کہا کہ آج رات میں نے عجیب وغریب چیزیں دیکھی ہیں۔ یہ چیزیں کیا تھیں جو میں نے دیکھی ہیں۔ فرمایا کہ انہوں نے مجھ سے کہا ہم آپ کو بتائیں گے۔ پہلا شخص جس کے پاس آپ گئے تھے اور جس کا سر پتھر سے کچلا جا رہا تھا یہ وہ شخص ہے جو قرآن سیکھتا تھا اور پھر اسے چھوڑ دیتا اور فرض نماز کو چھوڑ کر سو جاتا اور وہ شخص جس کے پاس آپ گئے اور جس کا جبڑا گدی تک اور ناک گدی تک اور آنکھ گدی تک چیری جا رہی تھی۔ یہ وہ شخص ہے جو صبح اپنے گھر سے نکلتا اور جھوٹی خبر تراشتا، جو دنیا میں پھیل جاتی اور وہ ننگے مرد اور عورتیں جو تنور میں آپ نے دیکھے وہ زنا کار مرد اور عورتیں تھیں وہ شخص جس کے پاس آپ اس حال میں گئے کہ وہ نہر میں تیر رہا تھا اور اس کے منہ میں پتھر دیا جاتا تھا وہ سود کھانے والا ہے اور وہ شخص جو بد صورت ہے اور جہنم کی آگ بھڑکا رہا ہے اور اس کے چاروں طرف چل پھر رہا ہے وہ جہنم کا داروغہ مالک نامی ہے اور وہ لمبا شخص جو باغ میں نظر آیا وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں اور جو بچے ان کے چاروں طرف ہیں تو وہ بچے ہیں جو (بچپن ہی میں) فطرت پر مر گئے ہیں۔“

قَالَ: فَقَالَ بَعْضُ الْمُسْلِمِينَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَأَوْلَادُ الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((وَأَوْلَادُ الْمُشْرِكِينَ وَأَمَّا الْقَوْمُ الَّذِينَ كَانُوا شَطْرًا مِنْهُمْ حَسَنٌ وَشَطْرًا مِنْهُمْ قَبِيحٌ فَإِنَّهُمْ قَوْمٌ خَلَطُوا عَمَلًا صَالِحًا وَآخَرَ سَيِّئًا تَجَاوَزَ اللَّهُ عَنْهُمْ)). [راجع: ٨٤٥]

بیان کیا کہ اس پر بعض مسلمانوں نے کہا اے اللہ کے رسول! کیا مشرکین کے بچے بھی ان میں داخل ہیں؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ”ہاں مشرکین کے بچے بھی (ان میں داخل ہیں) اب رہے وہ لوگ جن کا آدھا جسم خوبصورت اور آدھا بدصورت تھا تو یہ وہ لوگ تھے جنہوں نے اچھے عمل کے ساتھ برے عمل بھی کیے اللہ تعالیٰ نے ان کے گناہوں کو بخش دیا۔“

ایک زانی صحابیہ:

اس کے باوجود بھی صحابہ میں ایسے افراد تھے جو دوسرے صحابہ کی بیویوں سے زنا کرتے اور وہ صحابیات بھی ہنسی خوشی اپنے شوہروں کے ساتھ (جو کہ صحابی تھے) خیانت کرتی تھیں اور جب ان کا جرم عام ہو جاتا تو بجائے توبہ و استغفار کرنے کے جھوٹی قسمیں کھا جایا کرتی تھیں، جبکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم ان سے کہتے کہ تم میں سے ایک جھوٹا ہے وہ توبہ کر لے دنیا کا عذاب آخرت کے عذاب سے آسان ہے، مگر وہ لوگ آپ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کی اطاعت کے بجائے شیطان کی اطاعت کرتے، ایک صحابیہ نے تو زناکاری میں وہ مہارت (P.H.D) حاصل کر رکھی تھی ، نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کو کہنا پڑا **"اگر میں کسی پر بغیر گواہوں کے رجم کرتا تو اس عورت کو رجم کرتا"**۔

ان صحابیہ رضی اللہ عنہا نے نہ جانے کتنے ہی صحابہ رضی اللہ عنہم کو اپنے دام فریب میں پھنسا کر کر اچھے بھلے افراد کی فہرست سے نکال کر زانی اور ذلیل و خوار افراد کی صف میں لا کھڑا کیا تھا۔

بعض صحابہ و صحابیات کی زنا کاریوں کا چرچا بخاری و مسلم نے اپنی اپنی صحیح میں کیا ہے چند روایات ملاحظہ فرمائیں:

صحیح بخاری ح 4757:

4747 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ هِلاَلَ بْنَ أُمَيَّةَ، قَذَفَ امْرَأَتَهُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَرِيكِ ابْنِ سَحْمَاءَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «البَيِّنَةَ أَوْ حَدٌّ فِي ظَهْرِكَ»، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِذَا رَأَى أَحَدُنَا عَلَى امْرَأَتِهِ رَجُلًا يَنْطَلِقُ يَلْتَمِسُ البَيِّنَةَ، فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «البَيِّنَةَ وَإِلَّا حَدٌّ فِي ظَهْرِكَ» فَقَالَ [ص:101] هِلاَلٌ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالحَقِّ إِنِّي لَصَادِقٌ، فَلَيُنْزِلَنَّ اللَّهُ مَا يُبَرِّئُ ظَهْرِي مِنَ الحَدِّ، فَنَزَلَ جِبْرِيلُ وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ: {وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ} [النور: 6] فَقَرَأَ حَتَّى بَلَغَ: {إِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِينَ} [النور: 9] فَانْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا، فَجَاءَ هِلاَلٌ فَشَهِدَ، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ أَنَّ أَحَدَكُمَا كَاذِبٌ، فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ» ثُمَّ قَامَتْ فَشَهِدَتْ، فَلَمَّا كَانَتْ عِنْدَ الخَامِسَةِ وَقَّفُوهَا،

وَقَالُوا: إِنَّهَا مُوجِبَةٌ، قَالَ ابْنُ عَبَّاس: فَتَلَكَّأَتْ وَنَكَصَتْ، حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهَا تَرْجِعُ، ثُمَّ قَالَتْ: لاَ أَفْضَحُ قَوْمِي سَائِرَ اليَوْمِ، فَمَضَتْ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَبْصِرُوهَا، فَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَكْحَلَ العَيْنَيْنِ، سَابِغَ الأَلْيَتَيْنِ، خَدَلَّجَ السَّاقَيْنِ، فَهُوَ لِشَرِيكِ ابْنِ سَحْمَاءَ»، فَجَاءَتْ بِهِ كَذَلِكَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَوْلاَ مَا مَضَى مِنْ كِتَابِ اللَّهِ لَكَانَ لِي وَلَهَا شَأْنٌ»

ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ ہلال بن امیہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اپنی بیوی کو شریک بن سحماء سے زنا کی نسبت دی ۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کے گواہ لاؤ ورنہ تمہاری پیٹھ پر حد لگائی جائے گی۔ اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ایک شخص اپنی بیوی کے ساتھ ایک غیر کو مبتلا دیکھتا ہے تو کیا وہ ایسی حالت میں گواہ تلاش کرنے جائے گا؟ لیکن آپ یہی فرماتے رہے کہ گواہ لاؤ، ورنہ تمہاری پیٹھ پر حد جاری کی جائے گی۔ اس پر ہلال نے عرض کیا۔ اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ نبی بنا کر بھیجا ہے میں سچا

ہوں اور اللہ تعالیٰ خود ہی کوئی ایسی آیت نازل فرمائے گا۔ جس کے ذریعہ میرے اوپر سے حد دور ہو جائے گی۔ اتنے میں جبرائیل علیہ السلام تشریف لائے اور یہ آیت نازل ہوئی «والذین یرمون أزواجهم» سے «إن كان من الصادقين» ۔ (جس میں ایسی صورت میں لعان کا حکم ہے) جب نزول وحی کا سلسلہ ختم ہوا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہلال کو آدمی بھیج کر بلوایا وہ آیا اور آیت کے مطابق چار مرتبہ قسم کھائی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس موقع پر فرمایا کہ اللہ خوب جانتا ہے کہ تم میں سے ایک ضرور جھوٹا ہے تو کیا وہ توبہ کرنے پر تیار نہیں ہے۔ اس کے بعد اس کی بیوی کھڑی ہوئی اور اس نے بھی قسم کھائی، جب وہ پانچویں پر پہنچی (اور چار مرتبہ اپنی برات کی قسم کھانے کے بعد، کہنے لگی کہ اگر میں جھوٹی ہوں تو مجھ پر اللہ کا غضب ہو) تو لوگوں نے اسے روکنے کی کوشش کی اور کہا کہ (اگر تو جھوٹی ہو تو) اس سے تجھ پر اللہ کا عذاب ضرور نازل ہو گا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ اس پر وہ ہچکچائی ہم نے سمجھا کہ اب وہ اپنا بیان واپس لے لے گی۔ لیکن یہ کہتے ہوئے کہ زندگی بھر کے

لئے میں اپنی قوم کو رسوا نہیں کروں گی۔ پانچویں بار قسم کھائی۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دیکھنا اگر بچہ خوب سیاہ آنکھوں والا، بھاری سرین اور بھری بھری پنڈلیوں والا پیدا ہوا تو پھر وہ شریک بن سحماء ہی کا ہو گا۔ چنانچہ جب قپیدا ہوا تو وہ اسی شکل و صورت کا تھا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کتاب اللہ کا حکم نہ آ چکا ہوتا تو میں اسے رجمی سزا دیتا۔

صحيح البخاري،كِتَاب تَفْسِيرِ الْقُرْآنِ،3. بَابُ قَوْلِهِ: {وَيَدْرَأُ عَنْهَا الْعَذَابَ أَنْ تَشْهَدَ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللَّهِ إِنَّهُ لَمِنَ الْكَاذِبِينَ} :حديث 4747

https://www.urdupoint.com/islam/hadees-detail/sahih-bukhari/hadees-no-31544.html

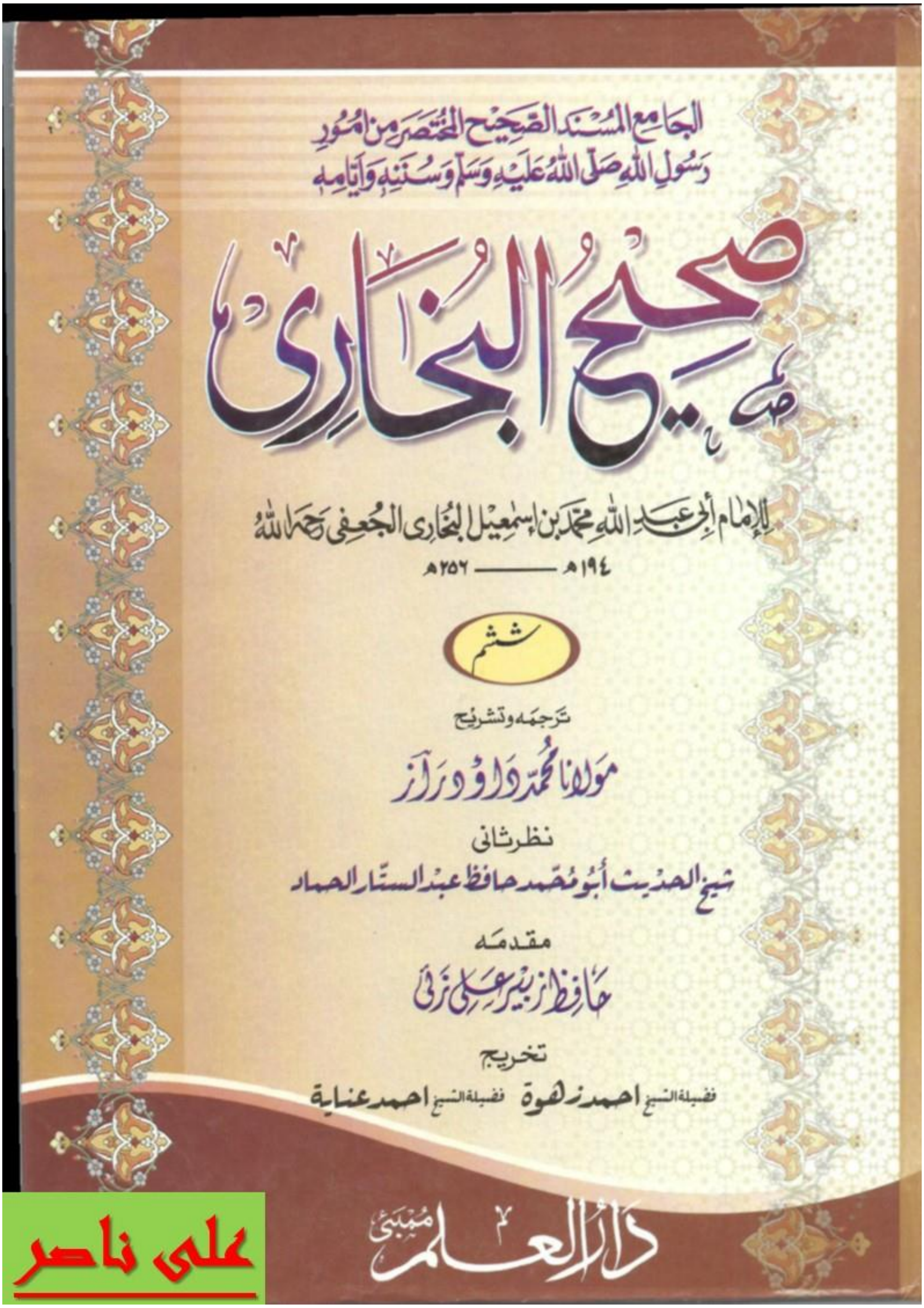
الجامع المسند الصحيح المختصر من امور
رسول الله صلى الله عليه وسلم وسننه وايامه
صحيح البخاري
للإمام أبي عبد الله محمد بن اسمعيل البخاري الجعفي رحمه الله
١٩٤ھ ـــــ ٢٥٦ھ
ششم
ترجمہ وتشریح
مولانا محمد داؤد راز
نظرثانی
شیخ الحدیث أبو محمد حافظ عبد الستار الحماد
مقدمہ
حافظ زبیر علی زئی
تخریج
فضیلۃ الشیخ احمد زھوۃ فضیلۃ الشیخ احمد عنایۃ
دار العلم ممبئی
علی ناصر

((قَدْ قُضِيَ فِيْكَ وَفِي امْرَأَتِكَ)) قَالَ: فَتَلَاعَنَا وَأَنَا شَاهِدٌ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَفَارَقَهَا فَكَانَتْ سُنَّةً أَنْ يُفَرَّقَ بَيْنَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ. وَكَانَتْ حَامِلًا فَأَنْكَرَ حَمْلَهَا وَكَانَ ابْنُهَا يُدْعَى إِلَيْهَا ثُمَّ جَرَتِ السُّنَّةُ فِي الْمِيْرَاثِ أَنْ يَرِثَهَا وَتَرِثَ مِنْهُ مَا فَرَضَ اللّٰهُ لَهَا. [راجع: ٤٢٣]

رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا کہ "تمہارے اور تمہاری بیوی کے بارے میں فیصلہ کیا جا چکا ہے۔" راوی نے بیان کیا کہ پھر دونوں میاں بیوی نے لعان کیا اور میں اس وقت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا۔ پھر آپ نے دونوں میں جدائی کرادی اور دو لعان کرنے والوں میں اس کے بعد یہی طریقہ قائم ہو گیا کہ ان میں جدائی کرادی جائے۔ ان کی بیوی حاملہ تھیں، لیکن انہوں نے اس کا بھی انکار کر دیا۔ چنانچہ جب بچہ پیدا ہوا تو اسے ماں ہی کے نام سے پکارا جانے لگا۔ میراث کا یہ طریقہ ہوا کہ بیٹا ماں کا وارث ہوتا ہے اور ماں اللہ کے مقرر کیے ہوئے حصہ کے مطابق بیٹے کی وارث ہوتی ہے۔

تشریح: لعان کا بچہ اپنے باپ کا تو وارث نہ ہوگا کیونکہ باپ نے اپنا بیٹا ہونے سے انکار کیا ہے ماں کا وارث ضرور ہوگا۔ اس لیے کہ ماں نے اس کا ولد الزنا ہونا تسلیم نہیں کیا۔

علی ناصر

بَابُ قَوْلِهِ:

باب: اللہ عزوجل کا فرمان:

﴿وَيَدْرَأُ عَنْهَا الْعَذَابَ أَنْ تَشْهَدَ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللّٰهِ إِنَّهُ لَمِنَ الْكَاذِبِيْنَ﴾

"اور عورت سزا سے اس طرح بچ سکتی ہے کہ وہ چار دفعہ اللہ کی قسم کھا کر کہے کہ بیشک وہ مرد جھوٹا ہے۔ پانچویں دفعہ کہے کہ اگر وہ مرد سچا ہو تو مجھ پر اللہ کا غضب نازل ہو۔"

٤٧٤٧۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ هِلَالَ بْنَ أُمَيَّةَ قَذَفَ امْرَأَتَهُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ بِشَرِيْكِ بْنِ سَحْمَاءَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((الْبَيِّنَةَ أَوْ حَدٌّ فِيْ ظَهْرِكَ)) فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِذَا رَأَى أَحَدُنَا عَلَى امْرَأَتِهِ رَجُلًا يَنْطَلِقُ يَلْتَمِسُ الْبَيِّنَةَ فَجَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُوْلُ: ((الْبَيِّنَةَ وَإِلَّا حَدٌّ فِيْ ظَهْرِكَ)) فَقَالَ هِلَالٌ: وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ إِنِّيْ لَصَادِقٌ فَلَيُنْزِلَنَّ اللّٰهُ مَا يُبَرِّئُ

(۴۷۴۷) مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا، کہا ہم سے ابن ابی عدی نے بیان کیا، ان سے ہشام بن حسان نے، ان سے عکرمہ نے بیان کیا اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ ہلال بن امیہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کے سامنے اپنی بیوی پر شریک بن سحماء کے ساتھ تہمت لگائی۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "اس کے گواہ لاؤ ورنہ تمہاری پیٹھ پر حد لگائی جائے گی۔" انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ایک شخص اپنی بیوی کے ساتھ ایک غیر کو مبتلا دیکھتا ہے تو کیا وہ ایسی حالت میں گواہ تلاش کرنے جائے گا؟ لیکن آپ ﷺ یہی فرماتے رہے کہ "گواہ لاؤ، ورنہ تمہاری پیٹھ پر حد جاری کی جائے گی۔" اس پر ہلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ نبی بنا کر بھیجا ہے میں سچا ہوں اور اللہ تعالیٰ خود ہی کوئی ایسی آیت

ظَهْرِي مِنَ الْحَدِّ فَنَزَلَ جِبْرِيلُ وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ ﴿وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ﴾ فَقَرَأَ حَتَّى بَلَغَ ﴿إِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِينَ﴾ فَانْصَرَفَ النَّبِيُّ ﷺ فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا فَجَاءَ هِلَالٌ فَشَهِدَ وَالنَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ أَنَّ أَحَدَكُمَا كَاذِبٌ فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ)) ثُمَّ قَامَتْ فَشَهِدَتْ فَلَمَّا كَانَتْ عِنْدَ الْخَامِسَةِ وَقَّفُوهَا وَقَالُوا: إِنَّهَا مُوجِبَةٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَتَلَكَّأَتْ وَنَكَصَتْ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهَا تَرْجِعُ ثُمَّ قَالَتْ: لَا أَفْضَحُ قَوْمِي سَائِرَ الْيَوْمِ فَمَضَتْ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَبْصِرُوهَا فَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَكْحَلَ الْعَيْنَيْنِ سَابِغَ الْأَلْيَتَيْنِ خَدَلَّجَ السَّاقَيْنِ فَهُوَ لِشَرِيكِ ابْنِ سَحْمَاءَ)) فَجَاءَتْ بِهِ كَذَلِكَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَوْلَا مَا مَضَى مِنْ كِتَابِ اللَّهِ لَكَانَ لِي وَلَهَا شَأْنٌ)). [راجع: ٢٦٧١]

نازل فرمائے گا۔ جس کے ذریعہ میرے اوپر سے حد دور ہو جائے گی۔ اتنے میں جبرئیل تشریف لائے اور یہ آیت نازل ہوئی: "وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُم" سے لے کر "إِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِينَ" (جس میں ایسی صورت میں لعان کا حکم ہے) جب نزول وحی کا سلسلہ ختم ہوا تو آپ نے ہلال رضی اللہ عنہ کو آدمی بھیج کر بلوایا وہ آئے اور آیت کے مطابق چار مرتبہ قسم کھائی۔ نبی اکرم ﷺ نے اس موقع پر فرمایا: "اللہ خوب جانتا ہے کہ تم میں سے ایک ضرور جھوٹا ہے تو کیا وہ توبہ کرنے پر تیار نہیں ہے۔" اس کے بعد ان کی بیوی کھڑی ہوئیں اور انہوں نے بھی قسم کھائی، جب وہ پانچویں پر پہنچیں (اور چار مرتبہ برأت کی قسم کھانے کے بعد، کہنے لگیں کہ اگر میں جھوٹی ہوں تو مجھ پر اللہ کا غضب ہو) تو لوگوں نے انہیں روکنے کی کوشش کی اور کہا کہ (اگر تم جھوٹی ہو تو) اس سے تم پر اللہ کا عذاب ضرور نازل ہوگا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ اس پر وہ ہچکچائیں ہم نے سمجھا کہ اب وہ اپنا بیان واپس لے لیں گے۔ لیکن اس نے یہ کہتے ہوئے کہ زندگی بھر کے لیے میں اپنی قوم کو رسوا نہیں کروں گی۔ پانچویں بار قسم کھائی۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "دیکھنا اگر بچہ خوب سیاہ آنکھوں والا، بھاری سرین اور بھری بھری پنڈلیوں والا پیدا ہو تو پھر وہ شریک بن سحماء ہی کا ہوگا۔" چنانچہ جب پیدا ہوا تو وہ اسی شکل و صورت کا تھا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: "اگر کتاب اللہ کا حکم نہ آ چکا ہوتا تو میں اسے رجمی سزا دیتا۔"

علی ناصر

تشریح: یعنی رجم کرتا مگر رجم بغیر چار آدمیوں کی گواہی کے یا اقرار کے نہیں ہو سکتا۔ نبی کریم ﷺ کی بات اور تھی۔ ممکن ہے آپ کو وحی سے یہ معلوم ہو گیا ہو کہ اس عورت نے زنا کیا ہے۔ اکثر مفسرین نے لعان کی آیت کا شان نزول ہلال بن امیہ کے بارے میں بتلایا ہے۔

بَابُ قَوْلِهِ:

باب: اللہ تعالیٰ کا ارشاد:

﴿وَالْخَامِسَةَ أَنَّ غَضَبَ اللَّهِ عَلَيْهَا إِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِينَ﴾

"اور پانچویں مرتبہ یہ کہے کہ مجھ پر اللہ کا غضب نازل ہو اگر وہ مرد سچا ہے۔"

٤٧٤٨۔ حَدَّثَنَا مُقَدَّمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمِّي الْقَاسِمُ بْنُ يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ

(۴۷۴۸) ہم سے مقدم بن محمد بن یحییٰ نے بیان کیا، کہا مجھ سے میرے چچا قاسم بن یحییٰ نے بیان کیا، ان سے عبیداللہ نے، قاسم نے عبیداللہ سے سنا

صحیح بخاری ح 2671:

2671 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ هِشَامٍ، حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ هِلاَلَ بْنَ أُمَيَّةَ قَذَفَ امْرَأَتَهُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَرِيكِ ابْنِ سَحْمَاءَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «البَيِّنَةُ أَوْ حَدٌّ فِي ظَهْرِكَ»، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِذَا رَأَى أَحَدُنَا عَلَى امْرَأَتِهِ رَجُلًا، يَنْطَلِقُ يَلْتَمِسُ البَيِّنَةَ؟ فَجَعَلَ يَقُولُ: «البَيِّنَةَ وَإِلَّا حَدٌّ فِي ظَهْرِكَ» فَذَكَرَ حَدِيثَ اللِّعَانِ

ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ ہلال بن امیہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اپنی بیوی پر شریک بن سحماء کے ساتھ تہمت لگائی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”اس پر گواہ لا ورنہ تمہاری پیٹھ پر حد لگائی جائے گی۔“ انہوں نے کہا یا رسول اللہ! کیا ہم میں سے کوئی شخص اگر اپنی عورت پر کسی دوسرے کو دیکھے گا تو گواہ ڈھونڈنے دوڑے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم برابر یہی فرماتے رہے ”گواہ لا ورنہ تمہاری پیٹھ پر حد لگائی جائے گی۔“ پھر لعان کی حدیث کا ذکر کیا۔

صحيح البخاري ، كِتَاب الشَّهَادَاتِ، 21. بَابُ إِذَا ادَّعَى أَوْ قَذَفَ فَلَهُ أَنْ يَلْتَمِسَ الْبَيِّنَةَ، وَيَنْطَلِقَ لِطَلَبِ الْبَيِّنَةِ: حديث 2671

https://www.urdupoint.com/islam/hadees-detail/sahih-bukhari/hadees-no-27041.html

الشاهدين کی شق میں داخل ہے تو مطلب یہ ہے کہ دو گواہ لا اس طرح سے کہ دو مرد ہوں یا ایک مرد اور دو عورتیں یا ایک مرد اور ایک قسم ورنہ مدعیٰ علیہ سے قسم لے۔ یہ حنفیہ اتنا غور نہیں کرتے کہ اللہ اور پیغمبر کے کلام کو باہم ملانا بہتر ہے یا ان میں مخالفت ڈالنا، ایک پر عمل کرنا، ایک کو ترک کرنا۔ (وحیدی)

الحمد للہ کہ حرم نبوی مدینۃ المنورہ میں ۱۹ اپریل ۱۹۷۰ء کو نبی کریم ﷺ کے مواجہ شریف میں بیٹھ کر یہاں تک متن کو بغور پڑھا گیا۔

بَابٌ: إِذَا ادَّعَى أَوْ قَذَفَ فَلَهُ أَنْ يَلْتَمِسَ الْبَيِّنَةَ وَيَنْطَلِقَ لِطَلَبِ الْبَيِّنَةِ

باب: اگر کسی نے کوئی دعویٰ کیا یا (اپنی عورت پر) زنا کی تہمت لگائی تو وہ جائے اور اس کے لیے گواہ تلاش کر کے لائے

تشریح: جیسے حساب دیکھنے کے لئے مہلت دی جائے گی۔ اگر مہلت کے بعد ایک گواہ لایا اور دوسرا گواہ حاضر کرنے کے لئے اور مہلت چاہے تو پھر مہلت دی جائے گی۔

٢٦٧١۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ هِشَامٍ، حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ هِلَالَ بْنَ أُمَيَّةَ، قَذَفَ امْرَأَتَهُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ بِشَرِيكِ بْنِ سَحْمَاءَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((الْبَيِّنَةُ أَوْ حَدٌّ فِي ظَهْرِكَ)). قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِذَا رَأَى أَحَدُنَا عَلَى امْرَأَتِهِ رَجُلًا يَنْطَلِقُ يَلْتَمِسُ الْبَيِّنَةَ فَجَعَلَ يَقُولُ: ((الْبَيِّنَةَ وَإِلَّا حَدٌّ فِي ظَهْرِكَ)). فَذَكَرَ حَدِيثَ اللِّعَانِ. [طرفاه في: ٤٧٤٧، ٥٣٠٧] [ابوداود: ٢٢٥٤؛ ترمذي: ٣١٧٩؛ ابن ماجه: ٢٠٧٦]

(۲۶۷۱) ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا، کہا کہ ہم سے ابن ابی عدی نے بیان کیا، ان سے ہشام نے، ان سے عکرمہ نے بیان کیا اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ ہلال بن امیہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم کے سامنے اپنی بیوی پر شریک بن سحماء کے ساتھ تہمت لگائی تو آپ نے فرمایا: ''اس پر گواہ لا ورنہ تمہاری پیٹھ پر حد لگائی جائے گی۔'' انہوں نے کہا یا رسول اللہ! کیا ہم میں سے کوئی شخص اگر اپنی عورت پر کسی دوسرے کو دیکھے گا تو گواہ ڈھونڈنے دوڑے گا؟ آنحضرت ﷺ برابر یہی فرماتے رہے کہ ''گواہ لا ورنہ تمہاری پیٹھ پر حد لگائی جائے گی۔'' پھر لعان کی حدیث کا ذکر کیا۔

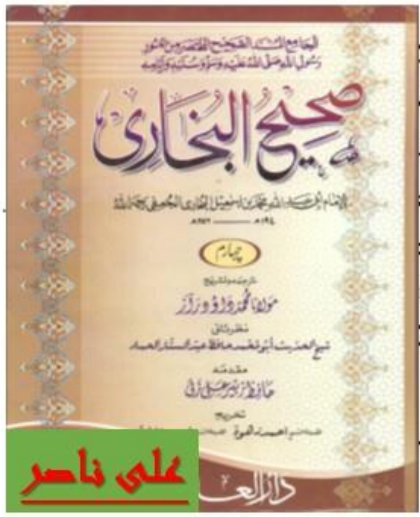

تشریح: مطلب یہ ہے کہ دعویٰ کرنے یا کسی پر تہمت لگانے کے بعد اگر مدعی کے پاس فوری طور
وہ گواہ تلاش کر کے عدالت میں پیش کرے۔ ہلال بن امیہ کے سامنے اس کا اپنا چشم دید واقعہ تھ
رسول ﷺ کہ شرعی قانون کے تحت چار گواہ پیش کرو، اس نے حیران و پریشان ہو کر یہ بات کہی جو
کا حل لعان کی صورت میں خود ہی پیش فرمایا اور رسول اللہ ﷺ نے لعان کے متعلق مفصل حدی
احادیث نبوی کا اصل ماخذ قرآن کریم ہی ہے، اس حقیقت کے پیش نظر قرآن مجید متن ہے اور حدی
عمل کرنے کا نعرہ بلند کرتے اور احادیث نبوی کی تکذیب کرتے ہیں یہ شیطانی فریب میں گرفتار
ہلاکت، تباہی، گمراہی اور دوزخ ہے۔ اللہ کی مار ان لوگوں پر جو قرآن مجید اور حدیث نبوی میں ت
حدیث کا انکار کریں۔ ﴿قَاتَلَهُمُ اللّٰهُ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ﴾ (۹/التوبہ: ۳۰)
انصاف کی نظر سے دیکھا جائے تو فتنۂ انکار حدیث کے بانی وہ لوگ ہیں جنہوں نے احادی

صحیح مسلم ح 3757:

11 - (1496) وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ مُحَمَّدٍ، قَالَ: سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، وَأَنَا أُرَى أَنَّ عِنْدَهُ مِنْهُ عِلْمًا، فَقَالَ: إِنَّ هِلَالَ بْنَ أُمَيَّةَ قَذَفَ امْرَأَتَهُ بِشَرِيكِ ابْنِ سَحْمَاءَ، وَكَانَ أَخَا الْبَرَاءِ بْنِ مَالِكٍ لِأُمِّهِ، وَكَانَ أَوَّلَ رَجُلٍ لَاعَنَ فِي الْإِسْلَامِ، قَالَ: فَلَاعَنَهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَبْصِرُوهَا، فَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَبْيَضَ سَبِطًا قَضِيءَ الْعَيْنَيْنِ فَهُوَ لِهِلَالِ بْنِ أُمَيَّةَ، وَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَكْحَلَ جَعْدًا حَمْشَ السَّاقَيْنِ فَهُوَ لِشَرِيكِ ابْنِ سَحْمَاءَ»، قَالَ: فَأُنْبِئْتُ أَنَّهَا جَاءَتْ بِهِ أَكْحَلَ جَعْدًا حَمْشَ السَّاقَيْنِ

محمد سے روایت ہے، میں نے انس بن مالک سے پوچھا، یہ سمجھ کر کہ اس کو معلوم ہے اس نے کہا کہ ہلال بن امیہ نے نسبت کی زنا کی اپنی بیوی کو شریک بن سحماء سے اور ہلال بن امیہ براء بن مالک کا مادری بھائی تھا اور اس نے سب سے پہلے لعان کیا اسلام میں۔ راوی نے کہا: پھر دونوں میاں بیوی نے لعان کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اس عورت کو دیکھتے رہو اگر اس کا بچہ سفید رنگ کا سیدھے بال والا

لال آنکھوں والا پیدا ہو تو وہ ہلال بن امیہ کا ہے اور جو سرمئی آنکھوں والا گھونگریالے بالوں والا، پتلی پنڈلیوں والا پیدا ہو تو وہ شریک بن سحماء کا ہے۔“

انس نے کہا: مجھ کو خبر پہنچی کہ اس عورت کا لڑکا سرمگیں آنکھ گھونگریالے بالوں اور پتلی پنڈلیوں والا پیدا ہوا۔

صحیح مسلم، کِتَاب اللِّعَانِ، 1. باب:حدیث 3757

https://www.urdupoint.com/islam/hadees-detail/sahih-muslim/hadees-no-20064.html

SHIAFAITH.ORG TELEGRAM FACEBOOK

سَكَتَ سَكَتَ عَلَى غَيْظٍ فَقَالَ اللَّهُمَّ افْتَحْ وَجَعَلَ يَدْعُو فَنَزَلَتْ آيَةُ اللِّعَانِ (وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ شُهَدَاءُ إِلَّا أَنْفُسُهُمْ) هَذِهِ الْآيَاتُ فَابْتُلِيَ بِهِ ذَلِكَ الرَّجُلُ مِنْ بَيْنِ النَّاسِ فَجَاءَ هُوَ وَامْرَأَتُهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَلَاعَنَا فَشَهِدَ الرَّجُلُ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللَّهِ إِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِينَ ثُمَّ لَعَنَ الْخَامِسَةَ أَنَّ لَعْنَةَ اللَّهِ عَلَيْهِ إِنْ كَانَ مِنَ الْكَاذِبِينَ فَذَهَبَتْ لِتَلْعَنَ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْ فَأَبَتْ فَلَعَنَتْ فَلَمَّا أَدْبَرَا قَالَ لَعَلَّهَا أَنْ تَجِيءَ بِهِ أَسْوَدَ جَعْدًا فَجَاءَتْ بِهِ أَسْوَدَ جَعْدًا *

مرد کو پائے اور اس کو بیان کرے، تو تم اسے کوڑے لگاؤ گے، اور اگر وہ اسے قتل کر دے، تو تم ان کو مار ڈالو گے، یا خاموشی اختیار کرے، تو بہت ہی غصہ کے بعد خاموشی اختیار کرے گا، حضور نے فرمایا الٰہی اس کی مشکل کو کھول دے، اور آپ دعا کرنے لگے، تب لعان کی آیتیں نازل ہوئیں، والذین یرمون ازواجہم، تب اس کے ذریعہ سے اس مرد کا لوگوں کے سامنے امتحان لیا گیا، اور وہ اس کی بیوی دونوں نے لعان کیا، اولاً چار مرتبہ مرد نے گواہی دی کہ وہ سچا ہے، اور پانچویں مرتبہ میں لعنت کے ساتھ کہا کہ اگر وہ جھوٹا ہو، تو اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت نازل ہو، اس کے بعد عورت لعان کے لئے چلی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا ذرا ٹھہر (سوچ کر لعان کر) لیکن اس نے نہ مانا، اور انکار کیا، اور لعان کیا، جب دونوں پشت پھیر کر چل دیئے، تو آپ نے فرمایا، ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس عورت کا بچہ سیاہ فام گھونگھریالے بالوں والا ہوگا، چنانچہ ویسا ہی سیاہ فام گھونگھریالے بالوں والا بچہ پیدا ہوا۔

(فائدہ) مترجم کہتا ہے، کہ اس مرد کی شکل وصورت دیکھتے ہوئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ خیال تھا، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے اس خیال کو سچا کر دکھایا، ورنہ آپ کو علم غیب نہیں تھا، ورنہ اس طرح کے واقعہ کو دائر کرنے کی کوئی حاجت ہی نہ تھی۔

١٢٥٦ - وَحَدَّثَنَاه إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ جَمِيعًا عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ *

۱۲۵۶۔ اسحاق بن ابراہیم، عیسیٰ بن یونس (دوسری سند) ابوبکر بن ابی شیبہ، عبدہ بن سلیمان، اعمش سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے۔

١٢٥٧ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ وَأَنَا أُرَى أَنَّ عِنْدَهُ مِنْهُ عِلْمًا فَقَالَ إِنَّ هِلَالَ بْنَ أُمَيَّةَ قَذَفَ امْرَأَتَهُ بِشَرِيكِ ابْنِ سَحْمَاءَ وَكَانَ أَخَا الْبَرَاءِ بْنِ مَالِكٍ لِأُمِّهِ وَكَانَ أَوَّلَ رَجُلٍ لَاعَنَ فِي الْإِسْلَامِ قَالَ فَلَاعَنَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

۱۲۵۷۔ محمد بن مثنیٰ، عبدالاعلیٰ، ہشام، محمد بیان کرتے ہیں، کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا، یہ سمجھتے ہوئے کہ انہیں معلوم ہے، انہوں نے فرمایا کہ بلال بن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی بیوی پر شریک بن سحماء کے ساتھ زنا کرنے کا الزام لگایا، اور یہ شخص براء بن مالکؓ کا اخیافی بھائی، اور سب سے پہلا آدمی تھا جس نے اسلام میں لعان کیا تھا، غرضیکہ اس نے اپنی بیوی سے لعان کیا، اس کے

وَسَلَّمَ أَبْصِرُوهَا فَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَبْيَضَ سَبِطًا قَضِيءَ الْعَيْنَيْنِ فَهُوَ لِهِلَالِ بْنِ أُمَيَّةَ وَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَكْحَلَ جَعْدًا حَمْشَ السَّاقَيْنِ فَهُوَ لِشَرِيكِ ابْنِ سَحْمَاءَ قَالَ فَأُنْبِئْتُ أَنَّهَا جَاءَتْ بِهِ أَكْحَلَ جَعْدًا حَمْشَ السَّاقَيْنِ *

بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، دیکھتے رہو، اگر اس عورت کے سفید رنگ کا سیدھے بال والا، لال آنکھوں والا بچہ پیدا ہوا تو وہ بلال بن امیہ کا ہے، اور اگر سرگین آنکھوں، گھونگھریالے بالوں، اور پتلی پنڈلی والا بچہ پیدا ہو تو وہ شریک بن سحماء کا ہے، حضرت انس بیان کرتے ہیں، کہ مجھے اطلاع ملی، کہ اس عورت کے سرگیں چشم، گھونگھریالے بالوں اور پتلی پنڈلی والا بچہ پیدا ہوا ہے۔

١٢٥٨- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحِ بْنِ الْمُهَاجِرِ وَعِيسَى بْنُ
لِابْنِ رُمْحٍ قَالَا أَخْبَرَنَ
سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَ
بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّا
عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
عَاصِمُ بْنُ عَدِيٍّ فِي
فَأَتَاهُ رَجُلٌ مِنْ قَوْمِهِ
أَهْلِهِ رَجُلًا فَقَالَ عَاص
لِقَوْلِي فَذَهَبَ بِهِ إِلَى
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ
وَكَانَ ذَلِكَ الرَّجُلُ مُ
الشَّعَرِ وَكَانَ الَّذِي ادَّ
أَهْلِهِ خَدْلًا آدَمَ كَثِيرَ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّ
شَبِيهًا بِالرَّجُلِ الَّذِي
عِنْدَهَا فَلَاعَنَ رَسُولُ ال
بَيْنَهُمَا فَقَالَ رَجُلٌ لِا
أَهِيَ الَّتِي قَالَ رَسُول
وَسَلَّمَ لَوْ رَجَمْتُ أَحَدً
فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا تِلْكَ امْرَأَةٌ كَانَتْ تُظْهِرُ فِي

۱۲۵۸۔ محمد بن رمح بن مہاجر اور عیسیٰ بن حماد، لیث، یحییٰ بن ...

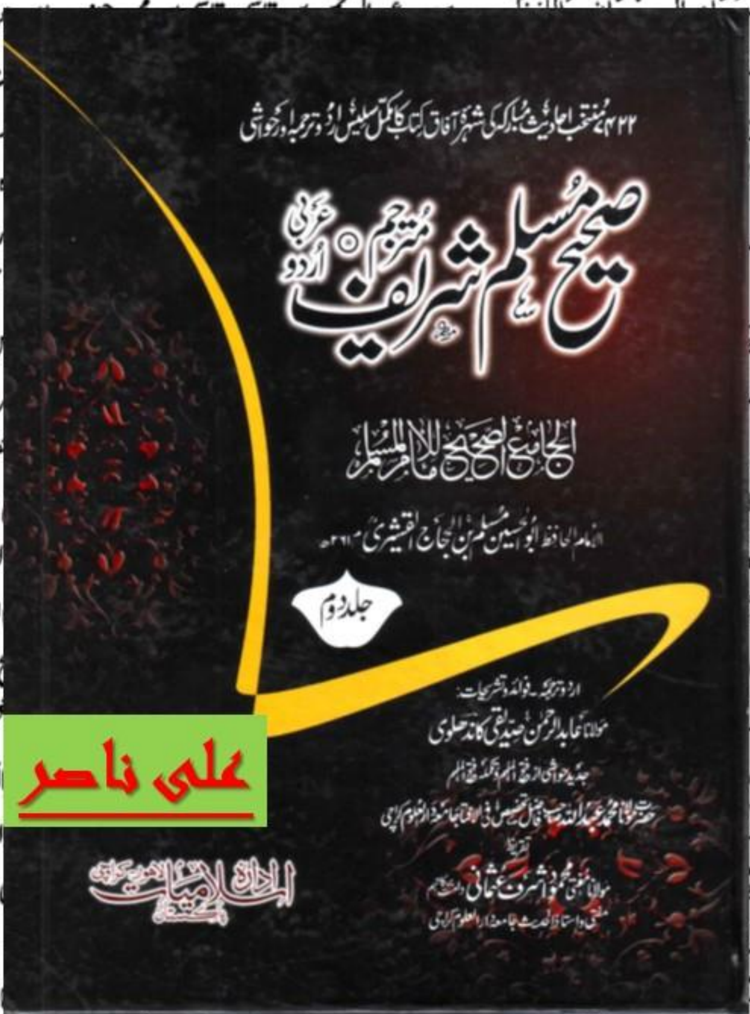

اگر بغیر گواہوں کے میں کسی عورت کو سنگسار کراتا، تو اس

صحیح بخاری ح 4757:

4745 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا الأَوْزَاعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، أَنَّ عُوَيْمِرًا، أَتَى عَاصِمَ بْنَ عَدِيٍّ وَكَانَ سَيِّدَ بَنِي عَجْلاَنَ، فَقَالَ: كَيْفَ تَقُولُونَ فِي [ص:100] رَجُلٍ وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا، أَيَقْتُلُهُ فَتَقْتُلُونَهُ، أَمْ كَيْفَ يَصْنَعُ؟ سَلْ لِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ، فَأَتَى عَاصِمٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ فَكَرِهَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ المَسَائِلَ، فَسَأَلَهُ عُوَيْمِرٌ، فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرِهَ المَسَائِلَ وَعَابَهَا، قَالَ عُوَيْمِرٌ: وَاللَّهِ لاَ أَنْتَهِي حَتَّى أَسْأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ، فَجَاءَ عُوَيْمِرٌ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ رَجُلٌ وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيَقْتُلُهُ فَتَقْتُلُونَهُ أَمْ كَيْفَ يَصْنَعُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «قَدْ أَنْزَلَ اللَّهُ القُرْآنَ فِيكَ وَفِي صَاحِبَتِكَ»، فَأَمَرَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمُلاَعَنَةِ بِمَا سَمَّى اللَّهُ فِي كِتَابِهِ فَلاَعَنَهَا، ثُمَّ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنْ حَبَسْتُهَا فَقَدْ ظَلَمْتُهَا فَطَلَّقَهَا، فَكَانَتْ سُنَّةً لِمَنْ كَانَ بَعْدَهُمَا فِي المُتَلاَعِنَيْنِ، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «انْظُرُوا فَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَسْحَمَ، أَدْعَجَ

العَيْنَيْنِ، عَظِيمَ الأَلْيَتَيْنِ، خَدَلَّجَ السَّاقَيْنِ، فَلاَ أَحْسِبُ عُوَيْمِراً إِلاَّ قَدْ صَدَقَ عَلَيْهَا، وَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أُحَيْمِرَ كَأَنَّهُ وَحَرَةٌ، فَلاَ أَحْسِبُ عُوَيْمِراً إِلاَّ قَدْ كَذَبَ عَلَيْهَا»، فَجَاءَتْ بِهِ عَلَى النَّعْتِ الَّذِي نَعَتَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ تَصْدِيقِ عُوَيْمِرٍ، فَكَانَ بَعْدُ يُنْسَبُ إِلَى أُمِّهِ

سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ عویمر بن حارث بن زید بن جد بن عجلان عاصم بن عدی کے پاس آیا۔ عاصم بنی عجلان کا سردار تھا۔ اس نے عاصم سے کہا کہ آپ لوگوں کا ایک ایسے شخص کے بارے میں کیا خیال ہے جو اپنی بیوی کے ساتھ کسی غیر مرد کو پا لیتا ہے کیا وہ اسے قتل کر دے؟ لیکن تم پھر اسے قصاص میں قتل کر دو گے! آخر ایسی صورت میں انسان کیا طریقہ اختیار کرے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق پوچھ کے مجھے بتائیے۔ چنانچہ عاصم، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو اور عرض کیا: یا رسول اللہ! (صورت مذکورہ میں خاوند کیا کرے) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان مسائل (میں سوال

و جواب) کو ناپسند فرمایا۔ جب عویمر نے اس سے پوچھا تو اس نے بتا دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان مسائل کو ناپسند فرمایا ہے۔ عویمر نے اس سے کہا کہ واللہ میں خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسے پوچھوں گا۔ چنانچہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا۔ یا رسول اللہ! ایک شخص اپنی بیوی کے ساتھ ایک غیر مرد کو دیکھتا ہے کیا وہ اس کو قتل کر دے؟ لیکن پھر آپ قصاص میں اس کو قتل کریں گے۔ ایسی صورت میں اس کو کیا کرنا چاہیئے؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے اور تمہاری بیوی کے بارے میں قرآن کی آیت اتاری ہے۔ پھر آپ نے انہیں قرآن کے بتائے ہوئے طریقہ کے مطابق لعان کا حکم دیا۔ اور عویمر نے اپنی بیوی کے ساتھ لعان کیا، پھر اس نے کہا: یا رسول اللہ! اگر میں اپنی بیوی کو روکے رکھوں تو میں ظالم ہوں گا۔ اس لیے عویمر نے اسے طلاق دے دی۔ اس کے لعان کے بعد میاں بیوی میں جدائی کا طریقہ جاری ہو گیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر فرمایا کہ دیکھتے رہو اگر اس عورت کے کالا، بہت کالی پتلیوں والا،

بھاری سرین اور بھری ہوئی پنڈلیوں والا بچہ پیدا ہو تو میرا خیال ہے کہ عویمر نے الزام غلط نہیں لگایا ہے۔ لیکن اگر سرخ سرخ گر گٹ جیسا پیدا ہو تو میرا خیال ہے کہ عویمر نے غلط الزام لگایا ہے۔ اس کے بعد ان عورت کے جو بچہ پیدا ہوا وہ انہیں صفات کے مطابق تھا جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کی تھیں اور جس سے عویمر کی تصدیق ہوتی تھی۔ چنانچہ اس لڑکے کا نسب اس کی ماں کی طرف رکھا گیا۔

صحيح البخاري،كِتَاب تَفْسِيرِ الْقُرْآنِ، 1. بَابُ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: {وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ شُهَدَاءُ إِلاَّ أَنْفُسُهُمْ فَشَهَادَةُ أَحَدِهِمْ أَرْبَعُ شَهَادَاتٍ بِاللَّهِ إِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِينَ} :حدیث 4745

https://hamariweb.com/islam/hadith/sahih-bukhari-4745

٤٧٤٥ـ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ يُوسُفَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ: أَنَّ عُوَيْمِرًا أَتَى عَاصِمَ بْنَ عَدِيٍّ وَكَانَ سَيِّدَ بَنِي عَجْلَانَ فَقَالَ: كَيْفَ تَقُولُونَ فِي رَجُلٍ وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيَقْتُلُهُ فَتَقْتُلُونَهُ؟ أَمْ كَيْفَ يَصْنَعُ؟ سَلْ لِي رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ ذَلِكَ فَأَتَى عَاصِمٌ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَكَرِهَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمَسَائِلَ فَسَأَلَهُ عُوَيْمِرٌ فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَرِهَ الْمَسَائِلَ وَعَابَهَا قَالَ عُوَيْمِرٌ: وَاللَّهِ! لَا أَنْتَهِي حَتَّى أَسْأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ ذَلِكَ فَجَاءَ عُوَيْمِرٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! رَجُلٌ وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيَقْتُلُهُ فَتَقْتُلُونَهُ؟ أَمْ كَيْفَ يَصْنَعُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((قَدْ أَنْزَلَ اللَّهُ الْقُرْآنَ فِيكَ وَفِي صَاحِبَتِكَ)) فَأَمَرَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالْمُلَاعَنَةِ بِمَا سَمَّى اللَّهُ فِي كِتَابِهِ فَلَاعَنَهَا ثُمَّ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنْ حَبَسْتُهَا فَقَدْ ظَلَمْتُهَا فَطَلَّقَهَا فَكَانَتْ سُنَّةً لِمَنْ كَانَ بَعْدَهُمَا فِي الْمُتَلَاعِنَيْنِ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((انْظُرُوا فَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَسْحَمَ أَدْعَجَ الْعَيْنَيْنِ عَظِيمَ الْأَلْيَتَيْنِ خَدَلَّجَ السَّاقَيْنِ فَلَا أَحْسِبُ عُوَيْمِرًا إِلَّا قَدْ صَدَقَ عَلَيْهَا وَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أُحَيْمِرَ كَأَنَّهُ وَحَرَةٌ فَلَا أَحْسِبُ عُوَيْمِرًا إِلَّا قَدْ كَذَبَ عَلَيْهَا)) فَجَاءَتْ بِهِ عَلَى النَّعْتِ الَّذِي نَعَتَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

(۴۷۴۵) ہم سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا، کہا ہم سے محمد بن یوسف فریابی نے بیان کیا، کہا ہم سے امام اوزاعی نے بیان کیا، کہا کہ مجھ سے زہری نے بیان کیا، ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ عویمر بن حارث بن زید رضی اللہ عنہ عاصم بن عدی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے۔ عاصم بنی عجلان کے سردار تھے۔ انہوں نے آپ سے کہا کہ آپ لوگوں کا ایک ایسے شخص کے بارے میں کیا خیال ہے جو اپنی بیوی کے ساتھ کسی غیر مرد کو پالیتا ہے کیا وہ اسے قتل کردے؟ لیکن تم پھر اسے قصاص میں قتل کردو گے! آخر ایسی صورت میں انسان کیا طریقہ اختیار کرے؟ رسول اللہ ﷺ سے اس کے متعلق پوچھ کے مجھے بتایئے۔ چنانچہ عاصم رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! (صورت مذکورہ میں خاوند کیا کرے) رسول اللہ ﷺ نے ان مسائل (میں سوال و جواب) کو ناپسند فرمایا۔ جو عویمر رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا: انہوں نے بتادیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ان مسائل کو ناپسند فرمایا ہے۔ عویمر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا کہ واللہ میں خود رسول اللہ ﷺ سے اسے پوچھوں گا۔ چنانچہ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! ایک شخص اپنی بیوی کے ساتھ ایک غیر مرد کو دیکھتا ہے کیا وہ اس کو قتل کردے؟ لیکن پھر آپ قصاص میں اس کو قتل کریں گے۔ ایسی صورت میں اس کو کیا کرنا چاہئے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ نے تمہارے اور تمہاری بیوی کے بارے میں قرآن کی آیت اتاری ہے۔" پھر آپ نے انہیں قرآن کے بتائے ہوئے طریقہ کے مطابق لعان کا حکم دیا۔ اور عویمر رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی کے ساتھ لعان کیا، پھر انہوں کہا: یارسول اللہ! اگر میں اپنی بیوی کو روکے رکھوں تو میں ظالم ہوں گا۔ اس لئے عویمر رضی اللہ عنہ نے اسے طلاق دے دی۔ اس کے لعان کے بعد میاں بیوی میں جدائی کا طریقہ جاری ہوگیا۔ رسول اللہ ﷺ نے پھر فرمایا: "دیکھتے رہو اگر اس عورت کے کالا، بہت کالی پتلیوں (آنکھوں) والا، بھاری سرین اور بھری ہوئی پنڈلیوں والا بچہ پیدا ہو تو میرا خیال ہے کہ عویمر نے الزام غلط نہیں لگایا ہے۔ لیکن اگر سرخ سرخ

مِنْ تَصْدِيقِ عُوَيْمِرٍ فَكَانَ بَعْدُ يُنْسَبُ إِلَى أُمِّهِ. [راجع: ٤٢٣]

گرگٹ جیسا پیدا ہو تو میرا خیال ہے کہ عویمر نے غلط الزام لگایا ہے۔" اس کے بعد اس عورت کے جو بچہ پیدا ہوا وہ انہیں صفات کے مطابق تھا جو رسول اللہ ﷺ نے بیان کی تھیں اور جس سے عویمر رضی اللہ عنہ کی تصدیق ہوتی تھی۔ چنانچہ اس لڑکے کا نسب اس کی ماں کی طرف رکھا گیا۔

علی ناصر

تشریح: اگر میاں اپنی بیوی کو کسی کے ساتھ زنا کی حالت میں دیکھ لے تو ناممکن ہے کہ وہ دوسروں کو اسے دکھانا پسند کرے۔ ادھر شریعت میں زنا کے احکام جتنے سخت ہیں، اس کی سزا بھی اتنی ہی سخت ہے جتنا ثبوت پہنچانا سخت ہے۔ زنا کی شرعی سزا اس وقت دی جا سکتی ہے جب چار عادل گواہ عین

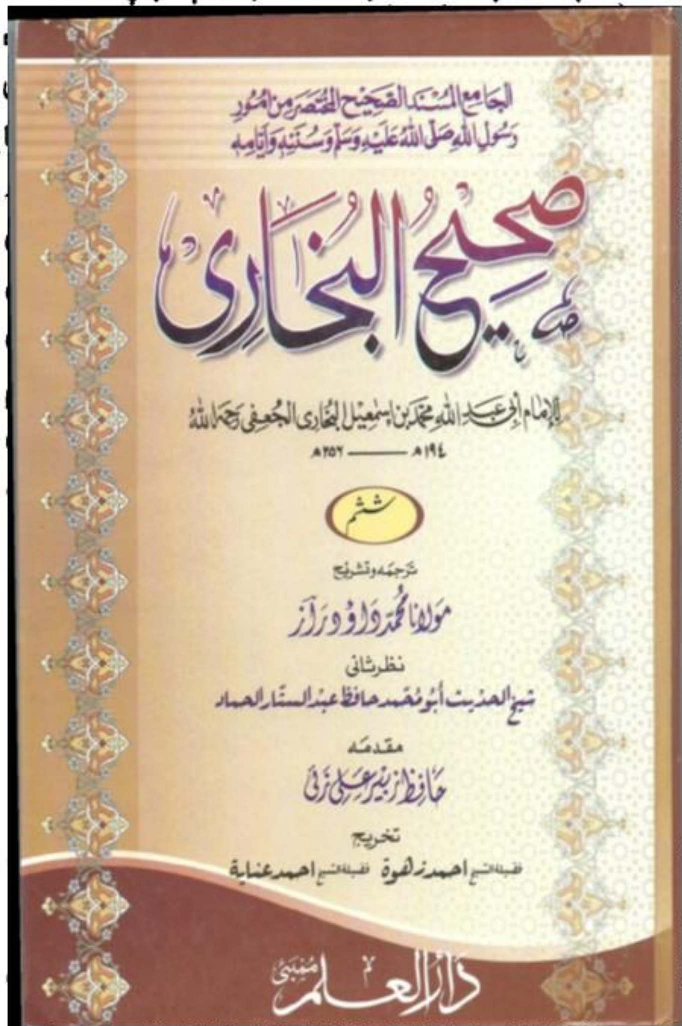

حالت زنا میں مرد و عورت کو اپنی آنکھوں سے دیکھنے کی
گواہی نہ دے سکا اور اس کی بھی سزا بہت سخت ہے۔ ا
مصیبت ہے۔ نہ اسے اتنی مہلت مل سکتی ہے کہ چار گواہ
الزام لگاتا ہے تو الزام زنا کی حد کا وہ مستحق ٹھہرتا ہے اور ا
کوئی حرکت کر بیٹھتا ہے تو اسے پھر قانون شکنی کی سزا
مجید نے اس کا حل یہ بتایا کہ میاں کو اسلامی عدالت میں
اللہ کی قسم کھاتا ہوں کہ میں نے اپنی بیوی پر جو زنا کا الزا
لعنت ہو اگر میں اپنے اس الزام میں جھوٹا ہوں" اب اگر
کھا کر کہے کہ "بلاشبہ اس کا شوہر زنا کی اس الزام وہی
کے الزام کی اس طرح تردید کر دی تو اس پر زنا کی حد نہیں
جدائی ہو جائے گی۔

بَابُ قَوْلِهِ:

﴿وَالْخَامِسَةُ أَنَّ لَعْنَةَ اللَّهِ عَلَيْهِ إِنْ كَانَ مِنَ الْكَاذِبِينَ﴾

٤٧٤٦ـ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الرَّبِيعِ، قَالَ: حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَجُلًا أَتَى رَسُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَرَأَيْتَ رَجُ رَأَى مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيَقْتُلُهُ فَتَقْتُلُونَهُ؟ أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ؟ فَأَنْزَلَ اللَّهُ فِيهِمَا مَا ذُكِرَ فِي الْقُرْآنِ مِنَ التَّلَاعُنِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:

کے ساتھ ایک غیر مرد کو دیکھا ہو کیا وہ اسے قتل کر دے؟ لیکن پھر آپ قصاص میں قاتل کو قتل کر دیں گے۔ پھر اسے کیا کرنا چاہئے؟ انہی کے متعلق اللہ تعالیٰ نے دو آیات نازل کیں جن میں "لعان" کا ذکر ہے۔ چنانچہ

بخاری نے ح 4757 کمی بیشی کے ساتھ مختلف ابواب میں نقل کیں:

بخاری نے کمی بیشی کے ساتھ اس روایت کو بھی مختلف ابواب میں نقل کیا ہے:

صحيح البخاري،كتَاب تَفْسِيرِ الْقُرْآن،2. بَابُ: {وَالْخَامِسَةُ أَنَّ لَعْنَةَ اللَّهِ عَلَيْهِ إِنْ كَانَ مِنَ الْكَاذِبِينَ} :حديث 4746

https://hamariweb.com/islam/hadith/sahih-bukhari-4746

صحيح البخاري،كتَاب تَفْسِيرِ الْقُرْآن،4. بَابُ قَوْلِهِ: {وَالْخَامِسَةُ أَنَّ غَضَبَ اللَّهِ عَلَيْهَا إِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِينَ} :حديث 4748

https://hamariweb.com/islam/hadith/sahih-bukhari-4748

صحيح البخاري،كتَاب الطَّلَاقِ،4. بَابُ مَنْ أَجَازَ طَلَاقَ الثَّلَاثِ:حديث 5259

https://hamariweb.com/islam/hadith/sa
/hih-bukhari-5259

صحيح البخاري،كِتَاب الطَّلَاَق،27. بَابُ إِحْلَاَف
الْمُلاَعِنِ:حديث 5306

https://hamariweb.com/islam/hadith/sa
/hih-bukhari-5306

صحيح البخاري،كِتَاب الطَّلَاَق،29. بَابُ اللِّعَانِ وَمَنْ طَلَّقَ
بَعْدَ اللِّعَانِ:حديث 5308

https://hamariweb.com/islam/hadith/sa
/hih-bukhari-5308

صحيح البخاري،كِتَاب الطَّلَاَق،34. بَابُ التَّفْرِيقِ بَيْنَ
الْمُتَلاَعِنَيْنِ:حديث 5313

https://hamariweb.com/islam/hadith/sahih-bukhari-5313

صحيح البخاري،كِتَاب الطَّلَاقِ،34. بَابُ التَّفْرِيقِ بَيْنَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ:،حديث 5314

https://hamariweb.com/islam/hadith/sahih-bukhari-5314

صحيح البخاري،كِتَاب الطَّلَاقِ،35. بَابُ يَلْحَقُ الْوَلَدُ بِالْمُلَاعِنَةِ:حديث 5315

https://hamariweb.com/islam/hadith/sahih-bukhari-5315

صحيح البخاري،كِتَاب الْفَرَائِضِ،17. بَابُ مِيرَاثِ الْمُلَاعَنَةِ:حديث 6748

https://hamariweb.com/islam/hadith/sahih-bukhari-6748

صحيح البخاري،كِتَاب الِاعْتِصَامِ بِالْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ،5. بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ التَّعَمُّقِ وَالتَّنَازُعِ فِي الْعِلْمِ وَالْغُلُوِّ فِي الدِّينِ وَالْبِدَعِ:حديث 7304

https://hamariweb.com/islam/hadith/sahih-bukhari-7304

مسلم نے اپنی صحیح میں متعدد طرق سے اس روایت کو نقل کیا ہے :

صحیح مسلم ح 3746:

4 - (1493) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، ح وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَاللَّفْظُ لَهُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ: سُئِلْتُ عَنِ الْمُتَلَاعِنَيْنِ فِي إِمْرَةِ مُصْعَبٍ أَيُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا؟ قَالَ: فَمَا دَرَيْتُ مَا أَقُولُ، فَمَضَيْتُ إِلَى مَنْزِلِ ابْنِ عُمَرَ بِمَكَّةَ، فَقُلْتُ لِلْغُلَامِ: اسْتَأْذِنْ لِي، قَالَ: إِنَّهُ قَائِلٌ، فَسَمِعَ صَوْتِي، قَالَ ابْنُ جُبَيْرٍ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: ادْخُلْ، فَوَاللهِ، مَا جَاءَ بِكَ هَذِهِ السَّاعَةَ إِلَّا حَاجَةٌ، فَدَخَلْتُ فَإِذَا هُوَ مُفْتَرِشٌ بَرْذَعَةً مُتَوَسِّدٌ وِسَادَةً حَشْوُهَا لِيفٌ،

قُلْتُ: أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُتَلاَعِنَانِ أَيُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا؟ قَالَ: سُبْحَانَ اللهِ، نَعَمْ، إِنَّ أَوَّلَ مَنْ سَأَلَ عَنْ ذَلِكَ فُلاَنُ بْنُ فُلاَنٍ، قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَرَأَيْتَ أَنْ لَوْ وَجَدَ أَحَدُنَا امْرَأَتَهُ عَلَى فَاحِشَةٍ، كَيْفَ يَصْنَعُ إِنْ تَكَلَّمَ تَكَلَّمَ بِأَمْرٍ عَظِيمٍ؟ وَإِنْ سَكَتَ سَكَتَ عَلَى مِثْلِ ذَلِكَ، قَالَ: فَسَكَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُجِبْهُ، فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذَلِكَ أَتَاهُ، فَقَالَ: " إِنَّ الَّذِي سَأَلْتُكَ عَنْهُ قَدِ ابْتُلِيتُ بِهِ، فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ هَؤُلَاءِ الْآيَاتِ فِي سُورَةِ النُّورِ: {وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ} [النور: 6] فَتَلاَهُنَّ عَلَيْهِ، وَوَعَظَهُ، وَذَكَّرَهُ، وَأَخْبَرَهُ: أَنَّ عَذَابَ الدُّنْيَا أَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْآخِرَةِ، قَالَ: لاَ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا كَذَبْتُ عَلَيْهَا، ثُمَّ دَعَاهَا فَوَعَظَهَا وَذَكَّرَهَا، وَأَخْبَرَهَا أَنَّ عَذَابَ الدُّنْيَا أَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْآخِرَةِ. قَالَتْ: لاَ، وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ إِنَّهُ لَكَاذِبٌ، فَبَدَأَ بِالرَّجُلِ، فَشَهِدَ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللهِ إِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِينَ، وَالْخَامِسَةُ أَنَّ لَعْنَةَ اللهِ عَلَيْهِ إِنْ كَانَ مِنَ الْكَاذِبِينَ، ثُمَّ ثَنَّى بِالْمَرْأَةِ، فَشَهِدَتْ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللهِ إِنَّهُ لَمِنَ الْكَاذِبِينَ، وَالْخَامِسَةُ أَنَّ غَضَبَ اللهِ عَلَيْهَا إِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِينَ، ثُمَّ فَرَّقَ بَيْنَهُمَا،

سعید بن جبیر سے روایت ہے، مجھ سے پوچھا گیا لعان کرنے والوں کا مسئلہ مصعب بن زبیر کی خلافت میں۔ میں حیران ہوا کیا جواب دوں تو میں چلا عبداللہ بن عمر کے مکان کی طرف مکہ میں اور اس کے غلام سے کہا: میری عرض کرو۔ اس نے کہا: وہ آرام کرتا ہے ۔ اس نے میری آواز سنی اور کہا: کیا مبیر کا بیٹا ہے؟ میں نے کہا: ہاں اس نے کہا: اندر آ قسم اللہ کی تو کسی کام سے آیا ہو گا، میں اندر گیا تو وہ ایک کمبل بچھائے بیٹھا تھا اور ایک تکیے پر ٹیکا لگائے تھا جو چھال سے کھجور کی بھرا ہوا تھا، میں کہا: اے ابوعبدالرحمٰن! لعان کرنے والوں میں جدائی کی جائے گی؟ اس نے کہا: سبحان اللہ! بے شک جدائی کی جائے گی اور سب سے پہلے اس باب میں فلاں نے پوچھا جو فلاں کا بیٹا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ اس نے کہا: یا رسول اللہ! آپ کیا سمجھتے ہیں اگر ہم سے کوئی اپنی عورت کو برا کام کراتے دیکھے تو کیا کرے اگر منہ سے نکالے تو بری بات نکالے گا اگر چپ رہے تو ایسی بری بات سے کیونکر چپ رہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ سن کر چپ ہو رہے اور جواب نہیں دیا۔ پھر وہ شخص آپ

صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا: یا رسول اللہ! جو بات میں نے آپ سے پوچھتی تھی میں خود اس میں پڑ گیا تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیتیں اتاریں سورہ نور میں «وَالَّذِين يرمُونَ أَزْوَاجهم» (24: النور: 6-9) آخر تک۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیتیں مرد کو پڑھ کر سنائیں اور اس کو نصیحت کی اور سمجھایا کہ دنیا کا عذاب آخرت کے عذاب سے آسان ہے ، وہ بولا: نہیں قسم اس کی جس نے آپ کو سچائی کے ساتھ بھیجا میں نے عورت پر طوفان نہیں جوڑا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کو بلا لیا اور اس کو ڈرایا اور سمجھایا اور فرما دیا دنیا کا عذاب سہل ہے آخرت کے عذاب سے، وہ بولی: نہیں۔ قسم اس کی جس نے آپ کو سچائی کے ساتھ بھیجا ہے میرا خاوند جھوٹ بولتا ہے تب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے شروع کیا مرد سے اور اس نے چار گواہیاں دیں اللہ تعالیٰ کے نام کی مقرر وہ سچا ہے اور پانچویں بار میں یہ کہا کہ اللہ کی لعنت ہو اس پر اگر وہ جھوٹا ہو پھر عورت کو بلایا اس نے چار گواہیاں دیں اللہ تعالیٰ کے نام کی، مرد جھوٹا ہے

اور پانچویں بار میں یہ کہا: اللہ کا غضب اترے اس پر اگر وہ سچا ہو اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جدائی کر دی ان دونوں میں۔

صحيح مسلم،كِتَاب اللِّعَانِ،1. باب:حديث 3746

https://islamweb.net/ar/library/index.php?page=bookcontents&ID=2814&bk_no=1&flag=1

صحیح مسلم ح 3755 ابن مسعود سے بھی روایت کی ہے:

10 - (1495) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ، قَالَ إِسْحَاقُ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: إِنَّا لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ فِي الْمَسْجِدِ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ، فَقَالَ: لَوْ أَنَّ رَجُلاً وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلاً، فَتَكَلَّمَ، جَلَدْتُمُوهُ، أَوْ قَتَلَ، قَتَلْتُمُوهُ، وَإِنْ سَكَتَ، سَكَتَ عَلَى غَيْظٍ، وَاللهِ لَأَسْأَلَنَّ عَنْهُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ أَتَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَأَلَهُ فَقَالَ: لَوْ أَنَّ رَجُلاً وَجَدَ مَعَ

امْرَأَتِه رَجُلاً فَتَكَلَّمَ، جَلَدْتُمُوهُ، أَوْ قَتَلَ، قَتَلْتُمُوهُ، أَوْ سَكَتَ، سَكَتَ عَلَى غَيْظ، فَقَالَ: «اللهُمَّ افْتَحْ وَجَعَلَ يَدْعُو»، فَنَزَلَتْ آيَةُ اللِّعَانِ: وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ شُهَدَاءُ إِلاَّ أَنْفُسُهُمْ هَذِهِ الأَيَاتُ، فَابْتُلِيَ بِهِ ذَلِكَ الرَّجُلُ مِنْ بَيْنِ النَّاسِ، فَجَاءَ هُوَ وَامْرَأَتُهُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَلاَعَنَا فَشَهِدَ الرَّجُلُ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللهِ إِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِينَ، ثُمَّ لَعَنَ الْخَامِسَةَ أَنَّ لَعْنَةَ اللهِ عَلَيْهِ إِنْ كَانَ مِنَ الْكَاذِبِينَ، فَذَهَبَتْ لِتَلْعَنَ، فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَهْ، فَأَبَتْ، فَلَعَنَتْ، فَلَمَّا أَدْبَرَا، قَالَ» لَعَلَّهَا أَنْ تَجِيءَ بِهِ أَسْوَدَ جَعْداً "، فَجَاءَتْ بِهِ أَسْوَدَ جَعْداً،

عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے میں جمعہ کی رات کو مسجد میں تھا، اتنے میں ایک مرد انصاری آیا اور بولا: اگر کوئی اپنی جورو کے پاس کسی مرد کو پائے اور منہ سے نکالے تو تم اس کو کوڑے لگاؤ گے حد قذف کے، اگر مار ڈالے تو تم اس کو مار ڈالو گے (قصاص میں) اگر چپ رہے تو اپنا غصہ پی کر چپ رہے۔ قسم اللہ کی! میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھوں گا اس مسئلے کو جب دوسرا دن ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس

آیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا۔ اس نے کہا کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ کسی کو پائے پھر منہ سے نکالے تو تم کوڑے لگاؤ گے، اگر مار ڈالے تو تم اس کو بھی مار ڈالو گے اگر چپ رہے تو اپنا غصہ کھا کر چپ رہے (یہ بھی نہیں ہو سکتا)۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "یااللہ کھول دے اس مشکل کو۔" اور دعا کرنے لگے تب لعان کی آیت اتری «وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُن لَّهُمْ شُهَدَاءُ إِلَّا أَنفُسُهُمْ» اخیر تک۔ پھر اس مرد کا امتحان لیا گیا لوگوں کے سامنے اور وہ اور اس کی جورو دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور لعان کیا پہلے مرد نے گواہی دی چار بار کہ وہ سچا ہے پھر پانچویں بار لعنت کر کے کہا: اگر وہ جھوٹا ہو تو اس پر لعنت ہے اللہ تعالیٰ کی۔ پھر عورت چلی لعان کرنے کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ٹھہر اور اگر خاوند کی بات سچ ہے تو اپنے قصور کا اقرار کر۔" لیکن اس نے نہ مانا اور لعان کیا جب پیٹھ موڑ کر چلے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اس عورت کا بچہ شاید کالے

رنگ کا گھونگریالے بالوں والاپیدا ہو گا اس شخص کی صورت پر جس کا خاوند کو گمان تھا۔“ پھر ویسا ہی کالا گھونگریالے بالوں والاپیدا ہوا۔

صحیح مسلم،کِتَاب اللِّعَانِ،1. باب:حدیث 3755

https://islamicurdubooks.com/ur/hadith/hadith_.php?vhadith_id=12726&bookid=2&zoom_highlight=%D8%B9%D9%84%D9%82%D9%85%D8%A9+%D9%82%D9%8A%D8%B3+%D8%A7%D9%84%D9%86%D8%AE%D8%B9%D9%8A+5715

صحابیہ کا توبہ سے انکار:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ و سلم نے توبہ کی دعوت بھی دی کہ اقرار جرم کر کے سزا پاکر پاک ہو جاؤ تاکہ آخرت کے عذاب سے بچ جاؤ مگر انہوں نے چند روزہ دنیاوی زندگی کو آخرت پر ترجیح دی اور توبہ نہیں کی:

صحیح بخاری ح 5311:

5311 - حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ، أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ: رَجُلٌ قَذَفَ امْرَأَتَهُ، فَقَالَ: فَرَّقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَخَوَيْ بَنِي العَجْلاَنِ، وَقَالَ: «اللَّهُ يَعْلَمُ أَنَّ أَحَدَكُمَا كَاذِبٌ، فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ» فَأَبَيَا، وَقَالَ: «اللَّهُ يَعْلَمُ أَنَّ أَحَدَكُمَا كَاذِبٌ، فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ» فَأَبَيَا، فَقَالَ: «اللَّهُ يَعْلَمُ أَنَّ أَحَدَكُمَا كَاذِبٌ، فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ» فَأَبَيَا، فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا قَالَ أَيُّوبُ: فَقَالَ لِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، إِنَّ فِي الحَدِيثِ شَيْئًا لاَ أَرَاكَ تُحَدِّثُهُ؟ قَالَ: قَالَ الرَّجُلُ مَالِي؟ قَالَ: قِيلَ: «لاَ مَالَ لَكَ، إِنْ كُنْتَ صَادِقًا فَقَدْ دَخَلْتَ بِهَا، وَإِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَهُوَ أَبْعَدُ مِنْكَ»

سعید بن جبیر نے بیان کیا کہ میں نے ابن عمر سے ایسے شخص کا حکم پوچھا جس نے اپنی بیوی پر تہمت لگائی ہو تو اس نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی عجلان کے میاں بیوی کے درمیان ایسی صورت میں جدائی کرا دی تھی اور فرمایا تھا کہ اللہ خوب جانتا ہے کہ تم میں سے ایک جھوٹا ہے۔ تو کیا تم میں سے ایک (جو واقعی گناہ میں مبتلا ہو) رجوع کرے گا ان دونوں نے انکار کیا آپ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے پھر فرمایا کہ اللہ خوب جانتا ہے کہ تم میں سے ایک جھوٹا ہے۔ تو کیا تم میں سے ایک (جو واقعی گناہ میں مبتلا ہو) رجوع کرے گا ان دونوں نے انکار کیا، آپ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے پھر فرمایا:

کہ اللہ خوب جانتا ہے کہ تم میں سے ایک جھوٹا ہے۔ تو کیا تم میں سے ایک (جو واقعی گناہ میں مبتلا ہو) رجوع کرے گا ان دونوں نے انکار کیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں جدائی کر دی۔

صحيح البخاري، كِتَاب الطَّلَاقِ، 32. بَابُ صَدَاقِ الْمُلاَعَنَةِ: حديث 5311

https://hamariweb.com/islam/hadith/sahih-bukhari-5311

۵۳۱۰۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي
اللَّيْثُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَ
ابْنِ الْقَاسِمِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَ
ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّهُ ذُكِرَ التَّلَاعُنُ عِنْدَ ا
فَقَالَ عَاصِمُ بْنُ عَدِيٍّ فِي ذَلِكَ
انْصَرَفَ، فَأَتَاهُ رَجُلٌ مِنْ قَوْمِهِ يَ
أَنَّهُ وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا، فَقَالَ
ابْتُلِيتُ بِهَذَا إِلَّا لِقَوْلِي، فَذَهَ
النَّبِيِّ ﷺ فَأَخْبَرَهُ بِالَّذِي وَجَدَ عَ
وَكَانَ ذَلِكَ الرَّجُلُ مُصْفَرًّا قَلِيْ
سَبْطَ الشَّعَرِ، وَكَانَ الَّذِي ادَّعَ
وَجَدَهُ عِنْدَ أَهْلِهِ خَدْلًا آدَمَ كَ
فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((اللَّهُمَّ بَيِّنْ))
شِبْهًا بِالرَّجُلِ الَّذِي ذَكَرَ زَوْجُهَا أَ
فَلَاعَنَ النَّبِيُّ ﷺ بَيْنَهُمَا. قَالَ رَ
عَبَّاسٍ فِي الْمَجْلِسِ: هِيَ الَّتِي قَالَ
((لَوْ رَجَمْتُ أَحَدًا بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ رَجَمْ
فَقَالَ: لَا تِلْكَ امْرَأَةٌ كَانَتْ تُظْهِرُ فِي الْإِسْلَامِ
السُّوءَ. قَالَ أَبُو صَالِحٍ وَعَبْدُاللَّهِ بْنُ يُوسُفَ:
خَدِلًا. [أطرافه في: ۵۳۱۶، ۶۸۵۵، ۶۸۵۶،
۷۲۳۸] [مسلم: ۳۷۵۸؛ نسائي: ۳۴۷۰، ۳۴۷۱]

(۵۳۱۰) ہم سے سعید بن عفیر نے بیان کیا، کہا مجھ سے لیث نے بیان کیا،

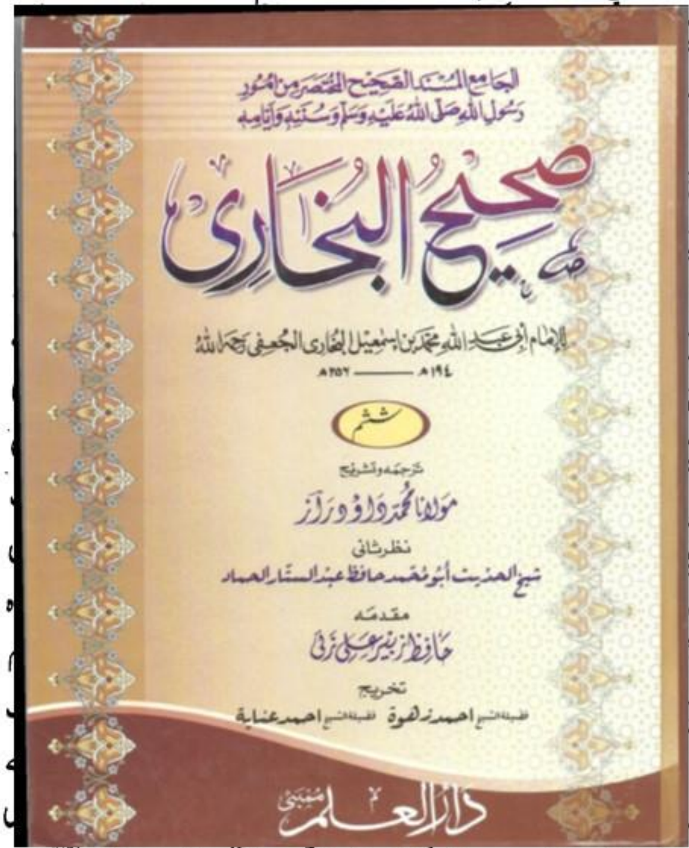

کے درمیان لعان کرایا۔ ایک شاگرد نے مجلس میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا: کیا یہی وہ عورت ہے جس کے متعلق نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تھا: ''اگر میں کسی کو بلا شہادت کے سنگسار کر سکتا تو اسے کرتا۔'' ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ نہیں۔ (یہ جملہ) آنحضرت ﷺ نے اس عورت کے متعلق فرمایا تھا جس کی بدکاری اسلام کے زمانہ میں کھل گئی تھی۔ ابوصالح اور عبداللہ بن یوسف نے اس حدیث میں بجائے خدلا کے کسرہ کے ساتھ دال خدلا روایت کیا ہے لیکن معنی وہی ہے۔

علی ناصر

بَابُ صَدَاقِ الْمُلَاعَنَةِ

باب: اس بارے میں کہ لعان کرنے والی کا مہر ملے گا

۵۳۱۱۔ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا

(۵۳۱۱) ہم سے عمرو بن زرارہ نے بیان کیا، کہا ہم کو اسماعیل نے خبر دی،

إِسْمَاعِيلُ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ: رَجُلٌ قَذَفَ امْرَأَتَهُ فَقَالَ: فَرَّقَ النَّبِيُّ ﷺ بَيْنَ أَخَوَيْ بَنِي الْعَجْلَانِ، وَقَالَ: ((اللَّهُ يَعْلَمُ أَنَّ أَحَدَكُمَا كَاذِبٌ، فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ)). فَأَبَيَا وَقَالَ: ((اللَّهُ يَعْلَمُ أَنَّ أَحَدَكُمَا كَاذِبٌ، فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ)). فَأَبَيَا فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا. قَالَ أَيُّوبُ: فَقَالَ لِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ: إِنَّ فِي الْحَدِيثِ شَيْئًا لَا أَرَاكَ تُحَدِّثُهُ قَالَ: قَالَ الرَّجُلُ مَالِي؟ قَالَ: قِيلَ: ((لَا مَالَ لَكَ، إِنْ كُنْتَ صَادِقًا فَقَدْ دَخَلْتَ بِهَا، وَإِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَهُوَ أَبْعَدُ مِنْكَ)). [أطرافه في: ٥٣١٢، ٥٣٤٩، ٥٣٥٠] [مسلم: ٣٧٤٩؛ ابوداود: ٢٢٥٨؛ نسائي: ٣٤٧٥]

انہیں ایوب نے، ان سے سعید بن جبیر نے بیان کیا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ایسے شخص کا حکم پوچھا جس نے اپنی بیوی پر تہمت لگائی ہو تو انہوں نے کہا کہ نبی کریم ﷺ نے بنی عجلان کے میاں بیوی کے درمیان ایسی صورت میں جدائی کرادی تھی اور فرمایا تھا: ''اللہ خوب جانتا ہے کہ تم میں سے ایک جھوٹا ہے، تو کیا تم میں سے ایک (جو واقعی گناہ میں مبتلا ہو) رجوع کرے گا۔'' لیکن ان دونوں نے انکار کیا تو حضور اکرم ﷺ نے ان میں جدائی کردی۔ اور بیان کیا کہ مجھ سے عمرو بن دینار نے فرمایا کہ حدیث کے بعض اجزاء میرا خیال ہے کہ میں نے ابھی تم سے بیان نہیں کیے ہیں۔ فرمایا کہ ان صاحب نے (جنہوں نے لعان کیا تھا) کہا کہ میرے مال کا کیا ہوگا (جو میں نے اسے مہر میں دیا تھا؟) بیان کیا کہ اس پر ان سے کہا گیا کہ ''وہ مال (جو عورت کو مہر میں دیا تھا) اب تمہارا نہیں رہا۔ اگر تم سچے ہو (اس تہمت لگانے میں تب بھی کیونکہ) تم اس عورت کے پاس تنہائی میں جا چکے ہو اور اگر تم جھوٹے ہو تب تو تم کو اور بھی مہر نہ ملنا چاہیے۔''

بَابُ قَوْلِ الْإِمَامِ لِلْمُتَلَاعِنَيْنِ إِنَّ أَحَدَكُمَا كَاذِبٌ فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ

باب: حاکم کا لعان کرنے والوں سے یہ کہنا: تم میں سے ایک ضرور جھوٹا ہے تو کیا وہ توبہ کرتا ہے؟

٥٣١٢ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ عَمْرٌو: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ، قَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ الْمُتَلَاعِنَيْنِ. فَقَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِلْمُتَلَاعِنَيْنِ: ((حِسَابُكُمَا عَلَى اللَّهِ أَحَدُكُمَا كَاذِبٌ، لَا سَبِيلَ لَكَ عَلَيْهَا)). قَالَ: مَالِي قَالَ: ((لَا مَالَ لَكَ، إِنْ كُنْتَ صَدَقْتَ عَلَيْهَا، فَهُوَ بِمَا اسْتَحْلَلْتَ مِنْ فَرْجِهَا، وَإِنْ كُنْتَ كَذَبْتَ عَلَيْهَا، فَذَاكَ أَبْعَدُ لَكَ)). قَالَ سُفْيَانُ: حَفِظْتُهُ مِنْ عَمْرٍو وَقَالَ أَيُّوبُ: سَمِعْتُ

(۵۳۱۲) ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے بیان کیا کہ عمرو نے کہا کہ میں نے سعید بن جبیر سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے لعان کرنے والوں کا حکم پوچھا تو انہوں نے بیان کیا کہ ان کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: ''تمہارا حساب تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے، تم میں سے ایک جھوٹا ہے۔ اب تمہیں تمہاری بیوی پر کوئی اختیار نہیں۔'' ان صحابی نے عرض کیا: میرا مال واپس کرادیجیے (جو مہر میں دیا گیا تھا) آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''اب وہ تمہارا مال نہیں ہے۔ اگر تم اس کے معاملہ میں سچے ہو تو تمہارا یہ مال اس کے بدلہ میں ختم ہو چکا کہ تم نے اس کی شرمگاہ کو حلال کیا تھا اور اگر تم نے اس

صحیح بخاری ح 5312:

5312 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ عَمْرٌو: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ، قَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ، عَنْ حَدِيثِ المُتَلاَعِنَيْنِ، فَقَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمُتَلاَعِنَيْنِ: «حِسَابُكُمَا عَلَى اللَّهِ، أَحَدُكُمَا كَاذِبٌ، لاَ سَبِيلَ لَكَ عَلَيْهَا» قَالَ: مَالِي؟ قَالَ: «لاَ مَالَ لَكَ، إِنْ كُنْتَ صَدَقْتَ عَلَيْهَا فَهُوَ بِمَا اسْتَحْلَلْتَ مِنْ فَرْجِهَا، وَإِنْ كُنْتَ كَذَبْتَ عَلَيْهَا فَذَاكَ أَبْعَدُ لَكَ» قَالَ سُفْيَانُ: حَفِظْتُهُ مِنْ عَمْرٍو وَقَالَ أَيُّوبُ، سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ، قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ: رَجُلٌ لاَعَنَ امْرَأَتَهُ، فَقَالَ: بِإِصْبَعَيْهِ - وَفَرَّقَ سُفْيَانُ بَيْنَ إِصْبَعَيْهِ، السَّبَّابَةِ وَالوُسْطَى - فَرَّقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَخَوَيْ بَنِي العَجْلاَنِ "، وَقَالَ: «اللَّهُ يَعْلَمُ إِنَّ أَحَدَكُمَا كَاذِبٌ، فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ» ثَلاَثَ مَرَّاتٍ " قَالَ سُفْيَانُ: حَفِظْتُهُ مِنْ عَمْرٍو وَأَيُّوبَ كَمَا أَخْبَرْتُكَ "

سعید بن جبیر نے بیان کیا کہ میں نے ابن عمر سے لعان کرنے والوں کا حکم پوچھا تو اس نے بیان کیا کہ ان کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم نے فرمایا تھا کہ تمہارا حساب تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے۔ تم میں سے ایک جھوٹا ہے۔

صحيح البخاري،كتَاب الطَّلَاق،33. بَابُ قَوْلِ الإِمَامِ لِلْمُتَلاَعِنَيْنِ إِنَّ أَحَدَكُمَا كَاذِبٌ فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ:حديث 5312

https://hamariweb.com/islam/hadith/sahih-bukhari-5312

إِسْمَاعِيلُ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ: رَجُلٌ قَذَفَ امْرَأَتَهُ فَقَالَ: فَرَّقَ النَّبِيُّ ﷺ بَيْنَ أَخَوَيْ بَنِي الْعَجْلَانِ، وَقَالَ: ((اللَّهُ يَعْلَمُ أَنَّ أَحَدَكُمَا كَاذِبٌ، فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ)). فَأَبَيَا وَقَالَ: ((اللَّهُ يَعْلَمُ أَنَّ أَحَدَكُمَا كَاذِبٌ، فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ)). فَأَبَيَا فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا. قَالَ أَيُّوبُ: فَقَالَ لِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ: إِنَّ فِي الْحَدِيثِ شَيْئًا لَا أَرَاكَ تُحَدِّثُهُ قَالَ: قَالَ الرَّجُلُ مَالِي؟ قَالَ: قِيلَ: ((لَا مَالَ لَكَ، إِنْ كُنْتَ صَادِقًا فَقَدْ دَخَلْتَ بِهَا، وَإِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَهُوَ أَبْعَدُ مِنْكَ)). [أطرافه في: ٥٣١٢، ٥٣٤٩، ٥٣٥٠] [مسلم: ٣٧٤٩؛ ابوداود: ٢٢٥٨؛ نسائي: ٣٤٧٥]

انہیں ایوب نے، ان سے سعید بن جبیر نے بیان کیا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ایسے شخص کا حکم پوچھا جس نے اپنی بیوی پر تہمت لگائی ہو تو انہوں نے کہا کہ نبی کریم ﷺ نے بنی عجلان کے میاں بیوی کے درمیان ایسی صورت میں جدائی کرادی تھی اور فرمایا تھا: ''اللہ خوب جانتا ہے کہ تم میں سے ایک جھوٹا ہے، تو کیا تم میں سے ایک (جو واقعی گناہ میں مبتلا ہو) رجوع کرے گا۔'' لیکن ان دونوں نے انکار کیا تو حضور اکرم ﷺ نے ان میں جدائی کردی۔ اور بیان کیا کہ مجھ سے عمرو بن دینار نے فرمایا کہ حدیث کے بعض اجزاء میرا خیال ہے کہ میں نے ابھی تم سے بیان نہیں کیے ہیں۔ فرمایا کہ ان صاحب نے (جنہوں نے لعان کیا تھا) کہا کہ میرے مال کا کیا ہوگا (جو میں نے اسے مہر میں دیا تھا؟) بیان کیا کہ اس پر ان سے کہا گیا کہ ''وہ مال (جو عورت کو مہر میں دیا تھا) اب تمہارا نہیں رہا۔ اگر تم سچے ہو (اس تہمت لگانے میں تب بھی کیونکہ) تم اس عورت کے پاس تنہائی میں جا چکے ہو اور اگر تم جھوٹے ہو تب تو تم کو اور بھی مہر نہ ملنا چاہیے۔''

بَابُ قَوْلِ الْإِمَامِ لِلْمُتَلَاعِنَيْنِ إِنَّ أَحَدَكُمَا كَاذِبٌ فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ

باب: حاکم کا لعان کرنے والوں سے یہ کہنا: تم میں سے ایک ضرور جھوٹا ہے تو کیا وہ توبہ کرتا ہے؟

٥٣١٢- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ عَمْرٌو: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ، قَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ الْمُتَلَاعِنَيْنِ. فَقَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِلْمُتَلَاعِنَيْنِ: ((حِسَابُكُمَا عَلَى اللَّهِ أَحَدُكُمَا كَاذِبٌ، لَا سَبِيلَ لَكَ عَلَيْهَا)). قَالَ: مَالِي قَالَ: ((لَا مَالَ لَكَ، إِنْ كُنْتَ صَدَقْتَ عَلَيْهَا، فَهُوَ بِمَا اسْتَحْلَلْتَ مِنْ فَرْجِهَا، وَإِنْ كُنْتَ كَذَبْتَ عَلَيْهَا، فَذَاكَ أَبْعَدُ لَكَ)). قَالَ سُفْيَانُ: حَفِظْتُهُ مِنْ عَمْرٍو وَقَالَ أَيُّوبُ: سَمِعْتُ

(۵۳۱۲) ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے بیان کیا کہ عمرو نے کہا کہ میں نے سعید بن جبیر سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے لعان کرنے والوں کا حکم پوچھا تو انہوں نے بیان کیا کہ ان کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: ''تمہارا حساب تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے، تم میں سے ایک جھوٹا ہے۔ اب تمہیں تمہاری بیوی پر کوئی اختیار نہیں۔'' ان صحابی نے عرض کیا: میرا مال واپس کرا دیجیے (جو مہر میں دیا گیا تھا) آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''اب وہ تمہارا مال نہیں ہے۔ اگر تم اس کے معاملہ میں سچے ہو تو تمہارا یہ مال اس کے بدلہ میں ختم ہو چکا کہ تم نے اس کی شرمگاہ کو حلال کیا تھا اور اگر تم نے اس

سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ: رَجُلٌ لَاعَنَ امْرَأَتَهُ فَقَالَ بِإِصْبَعَيْهِ- وَفَرَّقَ سُفْيَانُ بَيْنَ إِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطَى- فَرَّقَ النَّبِيُّ ﷺ بَيْنَ أَخَوَيْ بَنِي الْعَجْلَانِ، وَقَالَ: ((اللَّهُ يَعْلَمُ إِنَّ أَحَدَكُمَا كَاذِبٌ فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ؟)) ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. قَالَ سُفْيَانُ: حَفِظْتُهُ مِنْ عَمْرٍو وَأَيُّوبَ كَمَا أَخْبَرْتُكَ.

[راجع: ٥٣١١]

[مسلم: ٣٧٤٨؛ ابوداود: ٢٢٥٧؛ نسائي: ٣٤٧٦]

علی ناصر

پر جھوٹی تہمت لگائی تھی پھر تو وہ تم سے بعید تر ہے۔'' سفیان نے بیان کیا کہ یہ حدیث میں نے عمرو سے یاد کی اور ایوب نے بیان کیا کہ میں نے سعید بن جبیر سے سنا، کہا کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ایسے شخص کے متعلق پوچھا: جس نے اپنی بیوی سے لعان کیا ہو تو آپ ﷺ نے اپنی دو انگلیوں سے اشارہ کیا۔ سفیان نے اس اشارہ کو اپنی دو شہادت اور بیچ کی انگلیوں کو جدا کر کے بتایا کہ نبی کریم ﷺ نے قبیلہ بنی عجلان کے میاں بیوی کے درمیان جدائی کرائی تھی اور فرمایا تھا: ''اللہ جانتا ہے کہ تم میں سے ایک جھوٹا ہے، تو کیا وہ رجوع کر لے گا؟'' آپ ﷺ نے تین مرتبہ یہ فرمایا۔ علی بن عبداللہ مدینی نے کہا: سفیان بن عیینہ نے مجھ سے کہا، میں نے یہ حدیث جیسے عمرو بن دینار اور ایوب سے سن کر یاد رکھی تھی ویسے ہی تجھ سے بیان کر دی۔ حاصل یہ ہوا کہ سفیان نے اس حدیث کو عمرو بن دینار اور ایوب سختیانی دونوں سے روایت کیا ہے۔

تشریح: حاصل یہ ہوا کہ سفیان نے اس حدیث کو عمرو بن دینار اور ایوب سختیانی دونوں سے روایت کیا ہے۔

بَابُ التَّفْرِيقِ بَيْنَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ

باب: لعان کرنے والوں میں جدائی کرانا

٥٣١٣- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَرَّقَ بَيْنَ رَجُلٍ وَامْرَأَتِهِ قَذَفَهَا، وَأَحْلَفَهُمَا. [راجع: ٤٧٤٨]

٥٣١٤- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، قَالَ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، لَاعَنَ النَّبِيُّ ﷺ بَيْنَ رَجُلٍ وَامْرَأَتِهِ مِنَ الْأَنْصَارِ، وَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا. [راجع: ٤٧٤٨]

[مسلم: ٣٧٥٣]

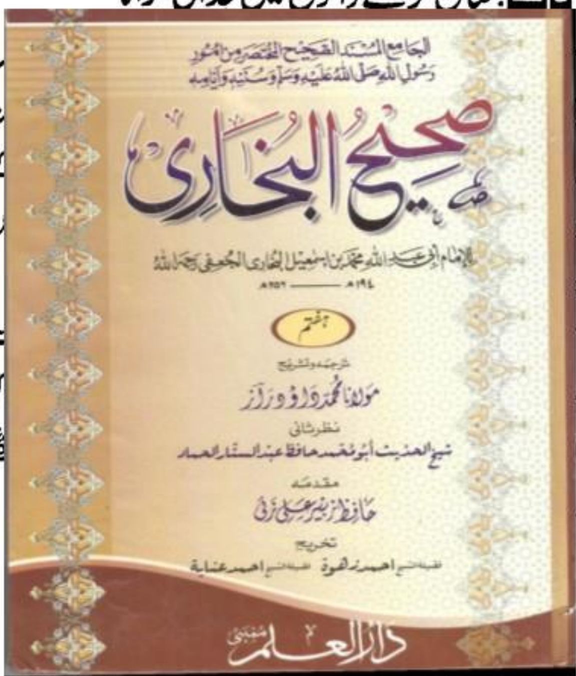

بَابٌ: يُلْحَقُ الْوَلَدُ بِالْمُلَاعِنَةِ

کہ یہ میرا بچہ نہیں ہے) ماں سے ملا دیا جائے گا

صحیح بخاری ح 5349:

5349 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ، أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ: رَجُلٌ قَذَفَ امْرَأَتَهُ؟ فَقَالَ: فَرَّقَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَخَوَيْ بَنِي العَجْلاَنِ، وَقَالَ: «اللَّهُ يَعْلَمُ أَنَّ أَحَدَكُمَا كَاذِبٌ، فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ؟» فَأَبَيَا، فَقَالَ: «اللَّهُ يَعْلَمُ أَنَّ أَحَدَكُمَا كَاذِبٌ، فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ؟» فَأَبَيَا، فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا - قَالَ أَيُّوبُ: فَقَالَ لِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ: فِي الحَدِيثِ شَيْءٌ لاَ أَرَاكَ تُحَدِّثُهُ قَالَ - قَالَ الرَّجُلُ: مَالِي؟ قَالَ: «لاَ مَالَ لَكَ، إِنْ كُنْتَ صَادِقًا فَقَدْ دَخَلْتَ بِهَا، وَإِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَهُوَ أَبْعَدُ مِنْكَ»

سعید بن کبیر نے بیان کیا کہ میں نے ابن عمر سے ایسے شخص کے بارے میں سوال کیا جس نے اپنی بیوی پر تہمت لگائی ہو تو اس نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ بنی عجلان کے میاں بیوی میں جدائی کرا دی تھی اور فرمایا تھا کہ اللہ خوب جانتا ہے کہ تم میں سے ایک جھوٹا ہے، تو کیا وہ رجوع کرے گا؟ لیکن دونوں نے انکار کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوبارہ فرمایا کہ اللہ خوب جانتا ہے اسے جو تم میں سے ایک

جھوٹا ہے وہ توبہ کرتا ہے یا نہیں؟ لیکن دونوں نے پھر توبہ سے انکار کیا۔

پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں جدائی کرا دی۔

صحيح البخاري، كِتَاب الطَّلَاقِ، 52. بَابُ الْمَهْرِ لِلْمَدْخُولِ عَلَيْهَا: حديث 5349

https://hamariweb.com/islam/hadith/sahih-bukhari-5349

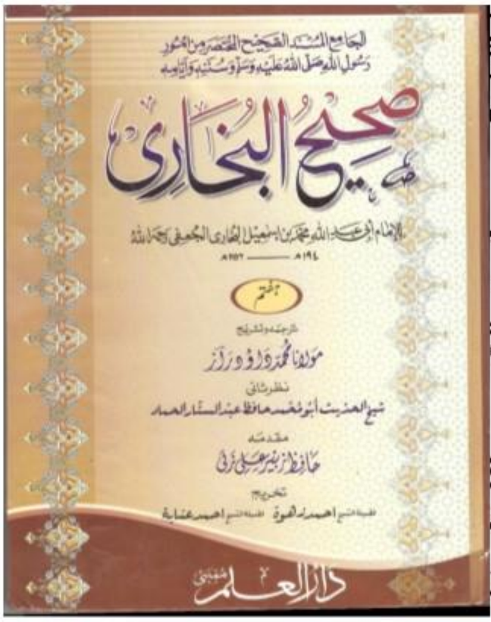

حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنْ كَسْبِ الْإِمَاءِ. [راجع: ٢٢٨٣] کریم ﷺ نے ل

تشریح: حافظ نے کہا اگر عمداً کوئی محرم عورت مثلاً ماں، بہن، بیٹی وغیرہ سے حرام ج
اہلحدیث کا یہی فتویٰ ہے۔ اس کا یہ جرم اتنا سنگین ہے کہ اسے ختم کر دینا ہی عین انصاف

بَابُ الْمَهْرِ لِلْمَدْخُولِ عَلَيْهَا

باب: جس
ہو جانا

وَكَيْفَ الدُّخُولُ؟ أَوْ طَلَّقَهَا قَبْلَ الدُّخُولِ وَالْمَسِيسِ.

اور صحبت کے کیا معن
حکم (جماع کرنا یا خ

تشریح: اہل کوفہ کہتے ہیں کہ محض خلوت ہو جانے سے ہی مہر واجب ہو جاتا ہے جما
ہی واجب ہوگا جب جماع کرے یہی قرین قیاس ہے۔

٥٣٤٩ـ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ: رَجُلٌ قَذَفَ امْرَأَتَهُ فَقَالَ: فَرَّقَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ بَيْنَ أَخَوَيْ بَنِي الْعَجْلَانِ وَقَالَ: ((اللَّهُ يَعْلَمُ أَنَّ أَحَدَكُمَا كَاذِبٌ، فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ؟)) فَأَبَيَا، فَقَالَ: ((اللَّهُ يَعْلَمُ أَنَّ أَحَدَكُمَا كَاذِبٌ، فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ)). فَأَبَيَا، فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا. قَالَ أَيُّوبُ: فَقَالَ لِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ فِي الْحَدِيثِ شَيْءٌ لَا أَرَاكَ تُحَدِّثُهُ قَالَ: قَالَ الرَّجُلُ: مَالِي. قَالَ: ((لَا مَالَ لَكَ، إِنْ كُنْتَ صَادِقًا فَقَدْ دَخَلْتَ بِهَا، وَإِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَهُوَ أَبْعَدُ مِنْكَ)). [راجع: ٣٥١١]

(۵۳۴۹) ہم سے عمرو بن زرارہ نے بیان کیا، کہا ہم کو اسماعیل بن علیہ نے خبر دی، انہیں ایوب سختیانی نے اور ان سے سعید بن جبیر نے بیان کیا کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ایسے شخص کے بارے میں سوال کیا جس نے اپنی بیوی پر تہمت لگائی ہو تو انہوں نے کہا کہ نبی کریم ﷺ نے قبیلۂ بنی عجلان کے میاں بیوی میں جدائی کرادی تھی اور فرمایا تھا: ''اللہ خوب جانتا ہے کہ تم میں سے ایک جھوٹا ہے، تو کیا وہ رجوع کرے گا۔'' لیکن دونوں نے انکار کیا آپ ﷺ نے دوبارہ فرمایا: ''اللہ خوب جانتا ہے اسے جو تم میں سے ایک جھوٹا ہے وہ توبہ کرتا ہے یا نہیں۔'' لیکن دونوں نے پھر توبہ سے انکار کیا۔ پس آنحضرت ﷺ نے ان میں جدائی کرادی۔ ایوب نے بیان کیا کہ مجھ سے عمرو بن دینار نے کہا کہ یہاں حدیث میں ایک چیز اور ہے میں نے تمہیں اسے بیان کرتے نہیں دیکھا۔ وہ یہ ہے کہ (تہمت لگانے والے) شوہر نے کہا تھا کہ میرا مال (مہر) واپس دلوا دیجیے۔ آنحضرت ﷺ نے اس پر فرمایا: ''وہ تمہارا مال ہی نہیں رہا۔ اگر تم سچے بھی ہو تو تم اس سے خلوت کر چکے ہو اور اگر جھوٹے ہو تب تو تم کو بطریق اولیٰ کچھ نہ ملنا چاہیے۔''

علی ناصر

تشریح: حدیث کے لفظ ((دخلت بها)) سے نکلا کہ جماع سے مہر واجب ہوتا ہے کیونکہ دوسری روایت میں لفظ ((بما استحللت من فرجها)) صاف موجود ہے۔ اگر وہ مرد اس عورت سے صحبت نہ کر چکا ہوتا تو بے شک اگر اس نے سارا مہر ادا کر دیا ہوتا تو اس کو اس میں سے کچھ یعنی نصف واپس ملتا آخری جملہ کا مطلب ہے کہ تو نے اس عورت سے صحبت بھی کی پھر اسے بدنام بھی کیا۔ اب مال مہر کا سوال ہی کیا ہے؟ اس سے یہ بھی ظاہر ہوا کہ

مسلم نے بھی اس قسم کی روایات اپنی صحیح میں روایت کی ہیں:

صحیح مسلم ح 3748:

5 - (1493) وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى، قَالَ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمُتَلَاعِنَيْنِ: «حِسَابُكُمَا عَلَى اللهِ، أَحَدُكُمَا كَاذِبٌ، لَا سَبِيلَ لَكَ عَلَيْهَا»، قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، مَالِي، قَالَ: «لَا مَالَ لَكَ، إِنْ كُنْتَ صَدَقْتَ عَلَيْهَا، فَهُوَ بِمَا اسْتَحْلَلْتَ مِنْ فَرْجِهَا، وَإِنْ كُنْتَ كَذَبْتَ عَلَيْهَا، فَذَاكَ أَبْعَدُ لَكَ مِنْهَا». قَالَ زُهَيْرٌ فِي رِوَايَتِهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو، سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ، يَقُولُ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لعان کرنے والوں کو، "دونوں کا حساب اللہ تعالیٰ پر ہے تم میں سے ایک جھوٹا ہے۔

صحيح مسلم، كِتَاب اللِّعَانِ، 1. باب:حديث 3748

https://www.urdupoint.com/islam/hadees-detail/sahih-muslim/hadees-no-20016.html

عَذَابَ الدُّنْيَا أَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْآخِرَةِ قَالَتْ لَا
وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ إِنَّهُ لَكَاذِبٌ فَبَدَأَ بِالرَّجُلِ
فَشَهِدَ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللَّهِ إِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِينَ
وَالْخَامِسَةُ أَنَّ لَعْنَةَ اللَّهِ ...
الْكَاذِبِينَ ثُمَّ ثَنَّى بِالْمَ...
شَهَادَاتٍ بِاللَّهِ إِنَّهُ لَمِنَ الْ...
غَضَبَ اللَّهِ عَلَيْهَا إِنْ كَ...
فَرَّقَ بَيْنَهُمَا *

پڑھ کر سنائیں، اور وعظ و نصیحت فرمائی، اور فرمایا کہ دنیا کا
عذاب آخرت کے عذاب سے آسان ہے، اس نے عرض کیا،
نہیں قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا
...ہے، اس کے بعد
...اور فرمایا کہ دنیا
...وہ بولی قسم ہے
...بھیجا ہے، یہ جھوٹا
...ں نے اللہ تعالیٰ
...ر پانچویں مرتبہ
...لعنت ہو، پھر
...کی چار گواہیاں
...ر مرد سچا ہے تو
...پ نے دونوں

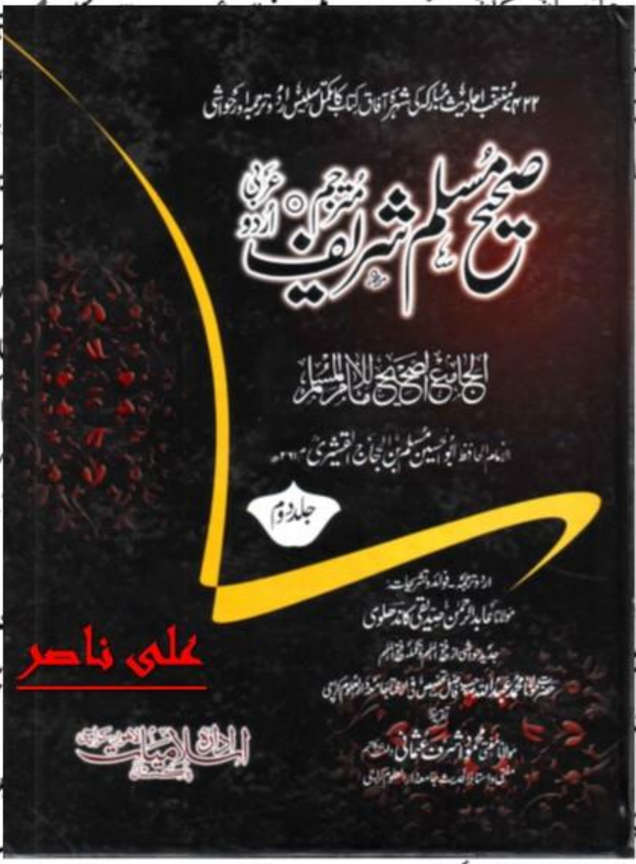

(فائدہ) ان گواہیوں کا نام لعان ہے ...
گا، اور نفس لعان سے جدائی واقع نہ...
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان...

...لعان کیا جائے
...پر لعان کے بعد

١٢٤٧- وَحَدَّثَنِيهِ عَلِيُّ ...
حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ...
أَبِي سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ قَالَ
سُئِلْتُ عَنِ الْمُتَلَاعِنَيْنِ زَمَنَ مُصْعَبِ بْنِ الزُّبَيْرِ
فَلَمْ أَدْرِ مَا أَقُولُ فَأَتَيْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ
فَقُلْتُ أَرَأَيْتَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ أَيُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا ثُمَّ ذَكَرَ
بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ *

...الملک بن ابی
...، کہ حضرت
مصعب بن زبیرؓ کے زمانہ خلافت میں مجھ سے لعان کرنے والوں
کے متعلق دریافت کیا گیا، لیکن مجھے معلوم نہیں تھا، کہ میں کیا
جواب دوں، چنانچہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ
عنہما کے پاس گیا، اور ان سے دریافت کیا، کہ کیا لعان کرنے
والوں میں تفریق کی جائے گی، پھر بقیہ حدیث بیان کی ہے۔

١٢٤٨- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ
بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى
قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ
بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ

۱۲۴۸۔ یحییٰ بن یحییٰ اور ابو بکر بن ابی شیبہ اور زہیر بن حرب،
سفیان بن عیینہ، عمرو، سعید بن جبیر حضرت ابن عمر رضی اللہ
تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لعان کرنے والوں سے ارشاد

ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمُتَلَاعِنَيْنِ حِسَابُكُمَا عَلَى اللَّهِ أَحَدُكُمَا كَاذِبٌ لَا سَبِيلَ لَكَ عَلَيْهَا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَالِي قَالَ لَا مَالَ لَكَ إِنْ كُنْتَ صَدَقْتَ عَلَيْهَا فَهُوَ بِمَا اسْتَحْلَلْتَ مِنْ فَرْجِهَا وَإِنْ كُنْتَ كَذَبْتَ عَلَيْهَا فَذَاكَ أَبْعَدُ لَكَ مِنْهَا قَالَ زُهَيْرٌ فِي رِوَايَتِهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ يَقُولُ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

فرمایا، تمہارا حساب اللہ تعالیٰ پر ہے، اور تم دونوں میں سے ایک جھوٹا ہے، اور تیرا اب اس عورت پر کوئی بس نہیں ہے، اس نے عرض کیا، یا رسول اللہ میرا مال! آپ نے فرمایا، تیرا مال تجھے نہیں مل سکتا، کیونکہ اگر تو سچا ہے تو مال اس کا بدلہ ہے، جو اس کی شرم گاہ تیرے لئے حلال ہو چکی، اور اگر تو جھوٹا ہے تو اس سے مال ملنے کی سبیل اور دور ہو گئی، زہیر نے اپنی روایت میں "عن" کے بجائے یہ الفاظ روایت کئے ہیں، "عن عمرو سمع سعید بن جبیر یقول سمعت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

۱۲۴۹- وَحَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فَرَّقَ رَسُولُ الـ...
وَسَلَّمَ بَيْنَ أَخَوَيْ بَنِي الْعَجـ...
أَنَّ أَحَدَكُمَا كَاذِبٌ فَهَلْ مِـ...

(فائدہ) اس حدیث سے معلوم ہوا کـ...
لعان کرانے کی حاجت نہ تھی، پہلے ...
کہ یہ جھوٹا ہے، اس کو توبہ کر لینی چا...

۱۲۵۰- وَحَدَّثَنَاه ابْنُ ...
سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ سَمِعَ ...
سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ اللِّعَا...
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ...

۱۲۵۱- وَحَدَّثَنَا أَبُو غَسَّا...
بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّـ...
الْمُثَنَّى قَالُوا حَدَّثَنَا مُعَاذُ ...
حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ ...
جُبَيْرٍ قَالَ لَمْ يُفَرِّقِ الْمُصْعَبُ ...
سَعِيدٌ فَذَكَرَ ذَلِكَ لِعَبْدِ اللَّـ...
نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَخَوَيْ بَنِي

۱۲۴۹۔ ابو الربیع زہرانی، حماد، ایوب، سعید بن جبیر، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ آنحضرت صلی
... کے درمیان
...ہے، کہ تم میں
... والا ہے۔
...اولاً تو آپ کو
...میں فرمادیتے،

...بن جبیر بیان
...تعالیٰ عنہما سے
... حسب سابق
...۔

...بشار، معاذ بن
...بن جبیر بیان
...کرنے والوں
...تے ہیں کہ میں
...اللہ تعالیٰ عنہما
...صلی اللہ علیہ
وسلم نے بنی عجلان کے دو میاں بیوی کے درمیان جدائی اور

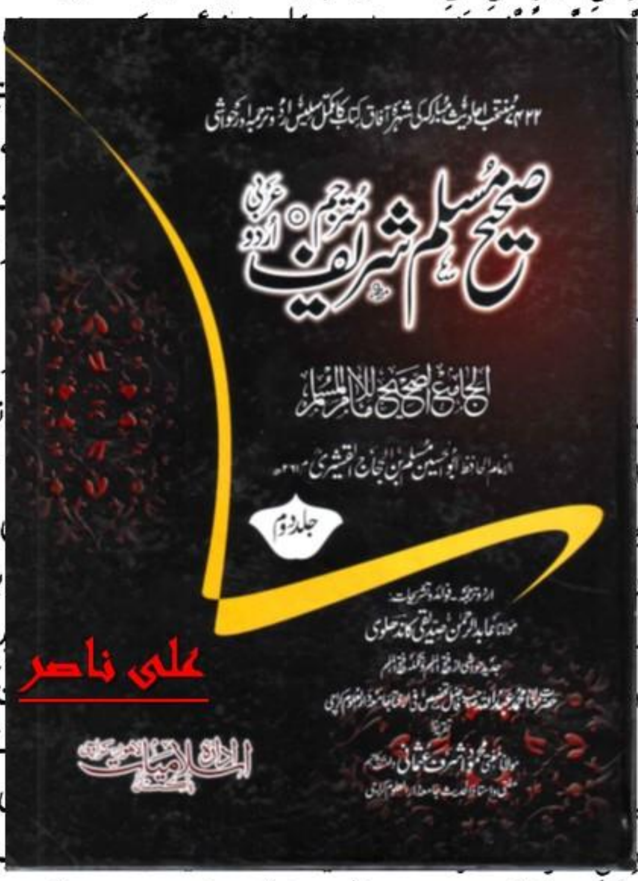

صحیح مسلم ح 3749:

6 - (1493) وحَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: فَرَّقَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَخَوَيْ بَنِي الْعَجْلَانِ، وَقَالَ: «اللهُ يَعْلَمُ أَنَّ أَحَدَكُمَا كَاذِبٌ، فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ»؟،

عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جدائی کر دی بنی عجلان کے شوہر بیوی میں اور فرمایا: "اللہ تعالیٰ جانتا ہے تم میں سے کوئی جھوٹا ہے پھر کیا تم میں سے کوئی توبہ کرتا ہے؟"

صحیح مسلم،كِتَاب اللِّعَانِ،1. باب:حدیث 3749

https://www.urdupoint.com/islam/hadees-detail/sahih-muslim/hadees-no-20024.html

ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمُتَلَاعِنَيْنِ حِسَابُكُمَا عَلَى اللَّهِ أَحَدُكُمَا كَاذِبٌ لَا سَبِيلَ لَكَ عَلَيْهَا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَالِي قَالَ لَا مَالَ لَكَ إِنْ كُنْتَ صَدَقْتَ عَلَيْهَا فَهُوَ بِمَا اسْتَحْلَلْتَ مِنْ فَرْجِهَا وَإِنْ كُنْتَ كَذَبْتَ عَلَيْهَا فَذَاكَ أَبْعَدُ لَكَ مِنْهَا قَالَ زُهَيْرٌ فِي رِوَايَتِهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ يَقُولُ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ *

فرمایا، تمہارا حساب اللہ تعالیٰ پر ہے، اور تم دونوں میں سے ایک جھوٹا ہے، اور تیرا اب اس عورت پر کوئی بس نہیں ہے، اس نے عرض کیا، یارسول اللہ میرا مال! آپ نے فرمایا، تیرا مال تجھے نہیں مل سکتا، کیونکہ اگر تو سچا ہے تو مال اس کا بدلہ ہے، جو اس کی شرم گاہ تیرے لئے حلال ہو چکی، اور اگر تو جھوٹا ہے تو اس سے مال ملنے کی سبیل اور دور ہو گئی، زہیر نے اپنی روایت میں "عن" کے بجائے یہ الفاظ روایت کئے ہیں، "عن عمر وسمع سعید بن جبیر یقول سمعت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

١٢٤٩- وَحَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فَرَّقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَخَوَيْ بَنِي الْعَجْلَانِ وَقَالَ اللَّهُ يَعْلَمُ أَنَّ أَحَدَكُمَا كَاذِبٌ فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ *

۱۲۴۹۔ ابو الربیع زہرانی، حماد، ایوب، سعید بن جبیر، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی عجلان کے دو میاں بیوی کے درمیان تفریق کرادی اور فرمایا اللہ تعالیٰ بخوبی واقف ہے، کہ تم میں سے ایک جھوٹا ہے، کیا تم میں سے کوئی توبہ کرنے والا ہے۔

(فائدہ) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب نہیں تھا، اور نہ ہی آپ حاضر ناظر ہیں، ورنہ اولاً تو آپ کو لعان کرانے کی حاجت نہ تھی، پہلے ہی فرمادیتے کہ ان دونوں میں سے یہ جھوٹا ہے، اور اگر آپ لعان بھی کراتے، تو پھر بعد میں فرمادیتے، کہ یہ جھوٹا ہے، اس کو توبہ کر لینی چاہئے، دائر بین الزوجین اور اس احتمال کی گنجائش ہی نہ تھی۔

۱۲۵۰۔ ابن ابی عمر، سفیان، ایوب، حضرت سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے لعان کے متعلق دریافت کیا، تو انہوں نے حسب سابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت بیان کی۔

۱۲۵۱۔ ابو غسان مسمعی اور محمد بن مثنیٰ اور ابن بشار، معاذ بن ہشام، بواسطہ اپنے والد قتادہ، عزرہ، حضرت سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں، کہ حضرت مصعب بن زبیرؓ نے لعان کرنے والوں کے درمیان تفریق نہیں کرائی، سعیدؒ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اس چیز کا تذکرہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کیا، تو انہوں نے بیان کیا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی عجلان کے دو میاں بیوی کے درمیان جدائی اور

مشهور

زانيه

صحابيه

مشهور زانیہ صحابیہ:

صحیح بخاری ح 5310:

5310 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ [ص:55] بْنِ القَاسِمِ، عَنِ القَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّهُ ذُكِرَ التَّلاَعُنُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ عَاصِمُ بْنُ عَدِيٍّ فِي ذَلِكَ قَوْلاً ثُمَّ انْصَرَفَ، فَأَتَاهُ رَجُلٌ مِنْ قَوْمِهِ يَشْكُو إِلَيْهِ أَنَّهُ قَدْ وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلاً، فَقَالَ عَاصِمٌ: مَا ابْتُلِيتُ بِهَذَا الأَمْرِ إِلاَّ لِقَوْلِي، فَذَهَبَ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ بِالَّذِي وَجَدَ عَلَيْهِ امْرَأَتَهُ، وَكَانَ ذَلِكَ الرَّجُلُ مُصْفَرًّا قَلِيلَ اللَّحْمِ سَبْطَ الشَّعَرِ، وَكَانَ الَّذِي ادَّعَى عَلَيْهِ أَنَّهُ وَجَدَهُ عِنْدَ أَهْلِهِ خَدْلاً آدَمَ كَثِيرَ اللَّحْمِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اللَّهُمَّ بَيِّنْ» فَجَاءَتْ شَبِيهًا بِالرَّجُلِ الَّذِي ذَكَرَ زَوْجُهَا أَنَّهُ وَجَدَهُ، فَلاَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا. قَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عَبَّاسٍ فِي المَجْلِسِ: هِيَ الَّتِي قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَوْ رَجَمْتُ أَحَدًا بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ، رَجَمْتُ هَذِهِ» فَقَالَ: لاَ، تِلْكَ

امْرَأَةٌ كَانَتْ تُظْهِرُ فِي الإِسْلاَمِ السُّوءَ قَالَ أَبُو صَالِحٍ، وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ: آدَمَ خَدِلاً

ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں لعان کا ذکر ہوا اور عاصم نے اس سلسلہ میں کوئی بات کہی (کہ میں اگر اپنی بیوی کے ساتھ کسی غیر مرد کو دیکھ لوں تو وہیں قتل کر دوں) اور چلا گیا، پھر اس کی قوم کے ایک صحابی (عویمر) اس کے پاس آیا یہ شکایت لے کر کہ اس نے اپنی بیوی کے ساتھ ایک غیر مرد کو پایا ہے۔ عاصم نے کہا کہ مجھے آج یہ ابتلاء میری اسی بات کی وجہ سے ہوا ہے (جو تو نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کہی تھی) پھر وہ اسے لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ واقعہ بتایا جس میں ملوث اس صحابی نے اپنی بیوی کو پایا تھا۔ یہ شخص زرد رنگ، کم گوشت والا (پتلا دبلا) اور سیدھے بالوں والا تھا اور جس کے متعلق اس نے دعویٰ کیا تھا کہ اسے اس نے اپنی بیوی کے ساتھ (تنہائی میں) پایا، وہ گھٹے ہوئے جسم کا، گندمی اور بھرے گوشت

والا تھا۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی کہ اے اللہ! اس معاملہ کو صاف کر دے۔ چنانچہ اس عورت نے بچہ اسی مرد کی شکل کا جنا جس کے متعلق شوہر نے دعویٰ کیا تھا کہ اسے اس نے اپنی بیوی کے ساتھ پایا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میاں بیوی کے درمیان لعان کرایا۔ ایک شاگرد نے مجلس میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا کیا یہی وہ عورت ہے جس کے متعلق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اگر میں کسی کو بلا شہادت کے سنگسار کر سکتا تو اس عورت کو سنگسار کرتا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ نہیں (یہ جملہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے) اس عورت کے متعلق فرمایا تھا جو اسلام لانے کے بعد بدکاری کرتی تھی۔

صحيح البخاري، كتَاب الطَّلَاقِ، 31. بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَوْ كُنْتُ رَاجِمًا بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ»:حديث 5310

https://hamariweb.com/islam/hadith/sahih-bukhari-5310

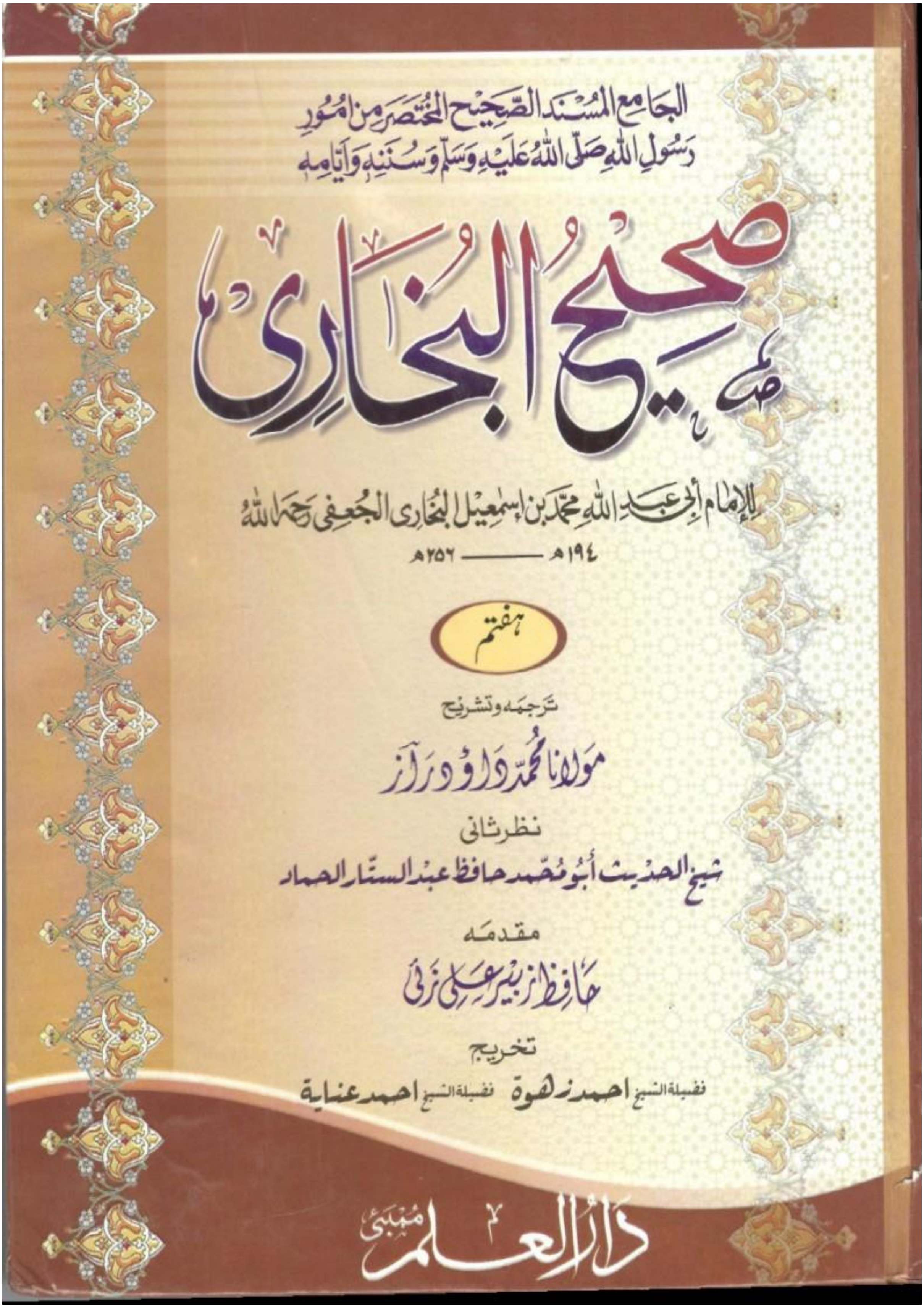
الجامع المسند الصحيح المختصر من امور
رسول الله صلى الله عليه وسلم وسننه وايامه
صحيح البخاري
للإمام أبي عبد الله محمد بن إسمعيل البخاري الجعفي رحمه الله
١٩٤ھ ——— ٢٥٦ھ
ہفتم
ترجمہ وتشریح
مولانا محمد داود راز
نظرثانی
شیخ الحدیث ابو محمد حافظ عبد الستار الحماد
مقدمہ
حافظ زبیر علی زئی
تخریج
فضیلۃ الشیخ احمد زہوۃ فضیلۃ الشیخ احمد عنایۃ
دار العلم ممبئی

٥٣١٠ـ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّهُ ذُكِرَ التَّلَاعُنُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ عَاصِمُ بْنُ عَدِيٍّ فِي ذَلِكَ قَوْلًا، ثُمَّ انْصَرَفَ، فَأَتَاهُ رَجُلٌ مِنْ قَوْمِهِ يَشْكُو إِلَيْهِ أَنَّهُ وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا، فَقَالَ عَاصِمٌ مَا ابْتُلِيتُ بِهَذَا إِلَّا لِقَوْلِي، فَذَهَبَ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأَخْبَرَهُ بِالَّذِي وَجَدَ عَلَيْهِ امْرَأَتَهُ وَكَانَ ذَلِكَ الرَّجُلُ مُصْفَرًّا قَلِيلَ اللَّحْمِ سَبْطَ الشَّعَرِ، وَكَانَ الَّذِي ادَّعَى عَلَيْهِ أَنَّهُ وَجَدَهُ عِنْدَ أَهْلِهِ خَدَلًا آدَمَ كَثِيرَ اللَّحْمِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((اللَّهُمَّ بَيِّنْ)). فَجَاءَتْ شِبْهًا بِالرَّجُلِ الَّذِي ذَكَرَ زَوْجُهَا أَنَّهُ وَجَدَهُ، فَلَاعَنَ النَّبِيُّ ﷺ بَيْنَهُمَا. قَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْمَجْلِسِ: هِيَ الَّتِي قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَوْ رَجَمْتُ أَحَدًا بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ رَجَمْتُ هَذِهِ)). فَقَالَ: لَا تِلْكَ امْرَأَةٌ كَانَتْ تُظْهِرُ فِي الْإِسْلَامِ السُّوءَ. قَالَ أَبُو صَالِحٍ وَعَبْدُاللَّهِ بْنُ يُوسُفَ: خَدِلًا. [أطرافه في: ٥٣١٦، ٦٨٥٥، ٦٨٥٦، ٧٢٣٨] [مسلم: ٣٧٥٨؛ نسائي: ٣٤٧٠، ٣٤٧١]

(۵۳۱۰) ہم سے سعید بن عفیر نے بیان کیا، کہا مجھ سے لیث نے بیان کیا، ان سے یحییٰ بن سعید نے، ان سے عبدالرحمٰن بن قاسم نے، ان سے قاسم بن محمد نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ نبی اکرم ﷺ کی مجلس میں لعان کا ذکر ہوا اور عاصم رضی اللہ عنہ نے اس سلسلہ میں کوئی بات کہی (کہ میں اگر اپنی بیوی کے ساتھ کسی غیر مرد کو دیکھ لوں تو وہیں قتل کر دوں اور چلے گئے، پھر ان کی قوم کے ایک صحابی (عویمر رضی اللہ عنہ) ان کے پاس آئے یہ شکایت لے کر کہ انہوں نے اپنی بیوی کے ساتھ ایک غیر مرد کو پایا ہے۔ عاصم رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے آج یہ ابتلا میری اسی بات کی وجہ سے ہوا ہے (جو آپ نے آنحضرت ﷺ کے سامنے کہی تھی) پھر وہ انہیں لے کر حضور اکرم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آنحضرت ﷺ کو وہ واقعہ بتایا جس میں ملوث اس صحابی نے اپنی بیوی کو پایا تھا۔ یہ صاحب زرد رنگ، کم گوشت والے (دبلے پتلے) اور سیدھے بال والے تھے اور جس کے متعلق انہوں نے دعویٰ کیا تھا کہ اسے انہوں نے اپنی بیوی کے ساتھ (تنہائی میں) پایا، وہ گٹھے ہوئے جسم کا، گندمی اور بھرے گوشت والا تھا۔ پھر حضور اکرم ﷺ نے دعا فرمائی: ”اے اللہ! اس معاملہ کو صاف کر دے۔“ چنانچہ اس عورت نے بچہ اسی مرد کی شکل کا جنا جس کے متعلق شوہر نے دعویٰ کیا تھا کہ اسے انہوں نے اپنی بیوی کے ساتھ پایا تھا۔ آنحضرت ﷺ نے میاں بیوی کے درمیان لعان کرایا۔ ایک شاگرد نے مجلس میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا: کیا یہی وہ عورت ہے جس کے متعلق نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تھا: ”اگر میں کسی کو بلا شہادت کے سنگسار کر سکتا تو اسے کرتا۔“ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ نہیں۔ (یہ جملہ) آنحضرت ﷺ نے اس عورت کے متعلق فرمایا تھا جس کی بدکاری اسلام کے زمانہ میں کھل گئی تھی۔ ابوصالح اور عبداللہ بن یوسف نے اس حدیث میں بجائے خدلا کے کسرہ کے ساتھ دال خدلا روایت کیا ہے لیکن معنی وہی ہے۔

علی ناصر

بَابُ صَدَاقِ الْمُلَاعَنَةِ

باب: اس بارے میں کہ لعان کرنے والی کا مہر ملے گا

٥٣١١ـ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا

(۵۳۱۱) ہم سے عمرو بن زرارہ نے بیان کیا، کہا ہم کو اسماعیل نے خبر دی،

صحیح بخاری ح 5316:

5316 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلاَلٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ القَاسِمِ، عَنِ القَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّهُ قَالَ: ذُكِرَ المُتَلاَعِنَانِ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ عَاصِمُ بْنُ عَدِيٍّ فِي ذَلِكَ قَوْلًا ثُمَّ انْصَرَفَ، فَأَتَاهُ رَجُلٌ مِنْ قَوْمِهِ، فَذَكَرَ لَهُ أَنَّهُ وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا، فَقَالَ عَاصِمٌ: مَا ابْتُلِيتُ بِهَذَا الأَمْرِ إِلَّا لِقَوْلِي، فَذَهَبَ بِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ بِالَّذِي وَجَدَ عَلَيْهِ امْرَأَتَهُ، وَكَانَ ذَلِكَ الرَّجُلُ مُصْفَرًّا، قَلِيلَ اللَّحْمِ سَبْطَ الشَّعَرِ، وَكَانَ الَّذِي وَجَدَ عِنْدَ أَهْلِهِ آدَمَ خَدْلًا كَثِيرَ اللَّحْمِ، جَعْدًا قَطَطًا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اللَّهُمَّ بَيِّنْ» فَوَضَعَتْ شَبِيهًا بِالرَّجُلِ الَّذِي ذَكَرَ زَوْجُهَا أَنَّهُ وَجَدَ عِنْدَهَا، فَلاَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا، فَقَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عَبَّاسٍ فِي المَجْلِسِ: هِيَ الَّتِي قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَوْ رَجَمْتُ أَحَدًا بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ لَرَجَمْتُ هَذِهِ»؟ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لاَ، تِلْكَ امْرَأَةٌ كَانَتْ تُظْهِرُ السُّوءَ فِي الإِسْلاَمِ

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک شاگرد نے مجلس میں پوچھا، کیا یہ وہی عورت ہے جس کے متعلق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اگر میں کسی کو بلا شہادت سنگسار کرتا تو اسے کرتا؟ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ نہیں۔ یہ دوسری عورت تھی جو اسلام کے زمانہ میں اعلانیہ بدکاری کیا کرتی تھی۔

صحيح البخاري، كِتَاب الطَّلَاقِ، 36. بَابُ قَوْلِ الإِمَامِ اللَّهُمَّ بَيِّنْ: حديث 5316

https://hamariweb.com/islam/hadith/sahih-bukhari-5316

(اسی کا بچہ کہلائے گا)

٥٣١٥ـ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ، قَالَ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَاعَنَ بَيْنَ رَجُلٍ وَامْرَأَتِهِ، فَانْتَفَى مِنْ وَلَدِهَا فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا، وَأَلْحَقَ الْوَلَدَ بِالْمَرْأَةِ. [راجع: ٤٧٤٨] [مسلم: ٣٧٥٢؛ ابوداود: ٢٢٥٩؛ ترمذي: ١٢٠٣؛ نسائي: ٣٤٧٧؛ ابن ماجه: ٢٠٦٩]

(۵۳۱۵) ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا، کہا ہم سے مالک بن انس نے، کہا مجھ سے نافع نے بیان کیا اوران سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک صاحب اوران کی بیوی کے درمیان لعان کرایا تھا، پھران صاحب نے اپنی بیوی کے لڑکے کا انکار کیا تو آنحضرت ﷺ نے دونوں کے درمیان جدائی کرادی اور لڑکا عورت کو دے دیا۔

بَابُ قَوْلِ الْإِمَامِ: اللَّهُمَّ بَيِّنْ

باب: امام یا حاکم لعان کے وقت یوں دعا کرے: یا اللہ! جو اصل حقیقت ہے وہ کھول دے

٥٣١٦ـ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ الْقَاسِمِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّهُ قَالَ: ذُكِرَ الْمُتَلَاعِنَانِ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ عَاصِمُ بْنُ عَدِيٍّ فِي ذَلِكَ قَوْلًا، ثُمَّ انْصَرَفَ فَأَتَاهُ رَجُلٌ مِنْ قَوْمِهِ، فَذَكَرَ لَهُ أَنَّهُ وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا، فَقَالَ عَاصِمٌ: مَا ابْتُلِيتُ بِهَذَا الْأَمْرِ إِلَّا لِقَوْلِي. فَذَهَبَ بِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَخْبَرَهُ بِالَّذِي وَجَدَ عَلَيْهِ امْرَأَتَهُ، وَكَانَ ذَلِكَ الرَّجُلُ مُصْفَرًّا قَلِيلَ اللَّحْمِ سَبْطَ الشَّعْرِ، وَكَانَ الَّذِي وَجَدَ عِنْدَ أَهْلِهِ آدَمَ خَدْلًا كَثِيرَ اللَّحْمِ جَعْدًا قَطَطًا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((اللَّهُمَّ بَيِّنْ)). فَوَضَعَتْ شَبِيهًا بِالرَّجُلِ الَّذِي ذَكَرَ زَوْجُهَا أَنَّهُ وَجَدَ عِنْدَهَا، فَلَاعَنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

(۵۳۱۶) ہم سے اسماعیل نے بیان کیا، کہا مجھ سے سلیمان بن بلال نے بیان کیا، ان سے یحییٰ بن سعید نے، کہا مجھے عبدالرحمٰن بن قاسم نے خبر دی، انہیں قاسم بن محمد نے اور انہیں ابن عباس رضی اللہ عنہما نے، انہوں نے بیان کیا کہ لعان کرنے والوں کا ذکر نبی کریم ﷺ کی مجلس میں ہوا تو عاصم بن عدی رضی اللہ عنہ نے اس پر ایک بات کہی (کہ اگر میں اپنی بیوی کے ساتھ کسی کو پاؤں تو وہیں قتل کر ڈالوں) پھر واپس آئے تو ان کی قوم کے ایک صاحب ان کے پاس آئے اور ان سے کہا کہ میں نے اپنی بیوی کے ساتھ ایک غیر مرد کو پایا ہے۔ عاصم نے کہا کہ اس معاملہ میں میرا یہ ابتلا میری اس بات کی وجہ سے ہوا ہے (جس کے کہنے کی جرأت میں نے حضور کے سامنے کی تھی) پھر وہ ان صاحب کو ساتھ لے کر آنحضرت ﷺ کے پاس گئے اور آنحضرت ﷺ کو اس صورت سے مطلع کیا جس میں انہوں نے اپنی بیوی کو پایا تھا۔ یہ صاحب زرد رنگ، کم گوشت اور سیدھے بالوں والے تھے اور وہ جسے انہوں نے اپنی بیوی کے پاس پایا تھا گندمی گھٹے جسم کا زرد، بھرے گوشت والا تھا اس کے بال بہت زیادہ گھنگھریالے تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اے اللہ! معاملہ صاف کر دے۔'' چنانچہ ان کی بیوی نے جو بچہ جنا وہ اسی شخص سے مشابہ تھا جس کے متعلق شوہر نے کہا تھا کہ انہوں نے

بَيْنَهُمَا، فَقَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْمَجْلِسِ: هِيَ الَّتِي قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَوْ رَجَمْتُ أَحَدًا بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ لَرَجَمْتُ هَذِهِ)). فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لَا تِلْكَ امْرَأَةٌ كَانَتْ تُظْهِرُ السُّوْءَ فِي الْإِسْلَامِ. [راجع: ٥٣١٠]

اپنی بیوی کے پاس اسے پایا تھا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے دونوں کے درمیان لعان کرایا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک شاگرد نے مجلس میں پوچھا: کیا یہ وہی عورت ہے جس کے متعلق حضور اکرم ﷺ نے فرمایا تھا: "اگر میں کسی کو بلا شہادت سنگسار کرتا تو اسے کرتا" ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: نہیں، یہ دوسری عورت تھی جو اسلام کے زمانہ میں علانیہ بدکاری کیا کرتی تھی۔

تشریح: مگر گواہوں سے اس پر بدکاری ثابت نہیں ہوئی نہ اس نے اقرار کیا اسی وجہ سے اس پر حد نہ جاری ہو سکی۔

بَابٌ: إِذَا طَلَّقَهَا ثَلَاثًا ثُمَّ تَزَوَّجَتْ بَعْدَ الْعِدَّةِ زَوْجًا غَيْرَهُ فَلَمْ يَمَسَّهَا

باب: جب کسی نے اپنی بیوی کو تین طلاق دی اور بیوی نے عدت گزار کر دوسرے شوہر سے شادی کی لیکن دوسرے شوہر نے اس سے صحبت نہیں کی

٥٣١٧ـ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ، عَنْ هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيَّ تَزَوَّجَ امْرَأَةً، ثُمَّ طَلَّقَهَا فَتَزَوَّجَتْ آخَرَ فَأَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَتْ لَهُ أَنَّهُ لَا يَأْتِيهَا، وَإِنَّهُ لَيْسَ مَعَهُ إِلَّا مِثْلُ هُدْبَةٍ فَقَالَ: ((لَا حَتَّى تَذُوقِي عُسَيْلَتَهُ، وَيَذُوقَ عُسَيْلَتَكِ)) [راجع: ٢٦٣٩]

(۵۳۱۷) ہم سے عمرو بن علی نے بیان کیا، کہا ہم سے یحییٰ نے بیان کیا، کہا

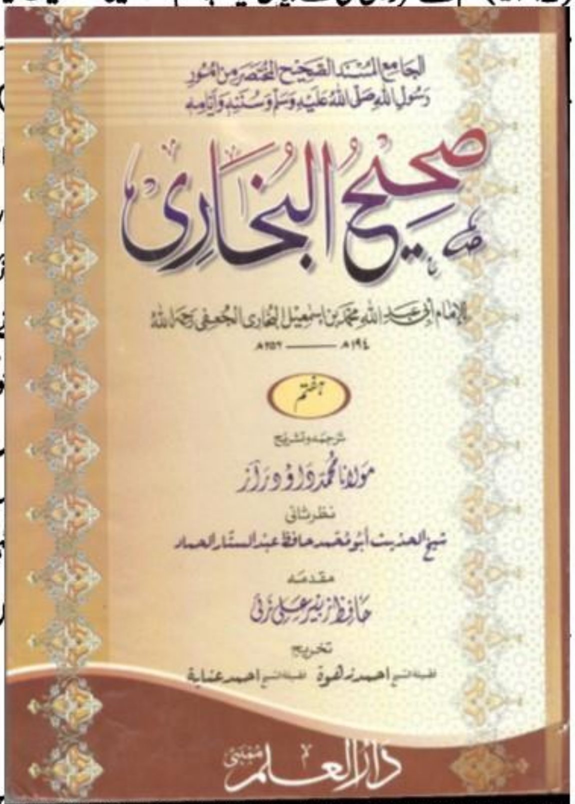

علی ناصر

تشریح: پہلے شوہر سے تمہارا نکاح صحیح نہیں ہوگا۔

بَابُ قَوْلِهِ:

﴿وَاللَّائِي يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيضِ مِنْ نِسَائِكُمْ إِنِ ارْتَبْتُمْ﴾ الْآيَةَ. [الطلاق: ٤] قَالَ مُجَاهِدٌ:

اگر تمہیں شبہ ہو۔" کی تفسیر میں مجاہد نے کہا: یعنی جن عورتوں کا حال تم کو معلوم

صحیح بخاری ح 6856:

6856 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ القَاسِمِ، عَنِ القَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، ذُكِرَ التَّلاَعُنُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ عَاصِمُ بْنُ عَدِيٍّ فِي ذَلِكَ قَوْلاً ثُمَّ انْصَرَفَ، وَأَتَاهُ رَجُلٌ مِنْ قَوْمِهِ يَشْكُو أَنَّهُ وَجَدَ مَعَ أَهْلِهِ رَجُلاً، فَقَالَ عَاصِمٌ: مَا ابْتُلِيتُ بِهَذَا إِلَّا لِقَوْلِي، فَذَهَبَ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ بِالَّذِي وَجَدَ عَلَيْهِ امْرَأَتَهُ، وَكَانَ ذَلِكَ الرَّجُلُ مُصْفَرًّا، قَلِيلَ اللَّحْمِ، سَبِطَ الشَّعَرِ، وَكَانَ الَّذِي ادَّعَى عَلَيْهِ أَنَّهُ وَجَدَهُ عِنْدَ أَهْلِهِ آدَمَ خَدِلاً، كَثِيرَ اللَّحْمِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اللَّهُمَّ بَيِّنْ» فَوَضَعَتْ شَبِيهًا بِالرَّجُلِ الَّذِي ذَكَرَ زَوْجُهَا أَنَّهُ وَجَدَهُ عِنْدَهَا، فَلاَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا، فَقَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عَبَّاسٍ فِي المَجْلِسِ: هِيَ الَّتِي قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَوْ رَجَمْتُ أَحَدًا بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ رَجَمْتُ هَذِهِ» فَقَالَ: لاَ، تِلْكَ امْرَأَةٌ كَانَتْ تُظْهِرُ فِي الإِسْلاَمِ السُّوءَ

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مجلس میں ایک صاحب نے کہا کہ یہ وہی تھا جس کے متعلق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اگر میں کسی کو بلا گواہی کے رجم کر سکتا تو اسے رجم کرتا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ نہیں یہ تو وہ عورت تھی جو اسلام لانے کے بعد برائیاں اعلانیہ کرتی تھی۔

صحيح البخاري،كتاب المحاربين،43. بَابُ مَنْ أَظْهَرَ الْفَاحِشَةَ وَاللَّطْخَ وَالتُّهَمَةَ بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ: حديث 6856

https://hamariweb.com/islam/hadith/sahih-bukhari-6856

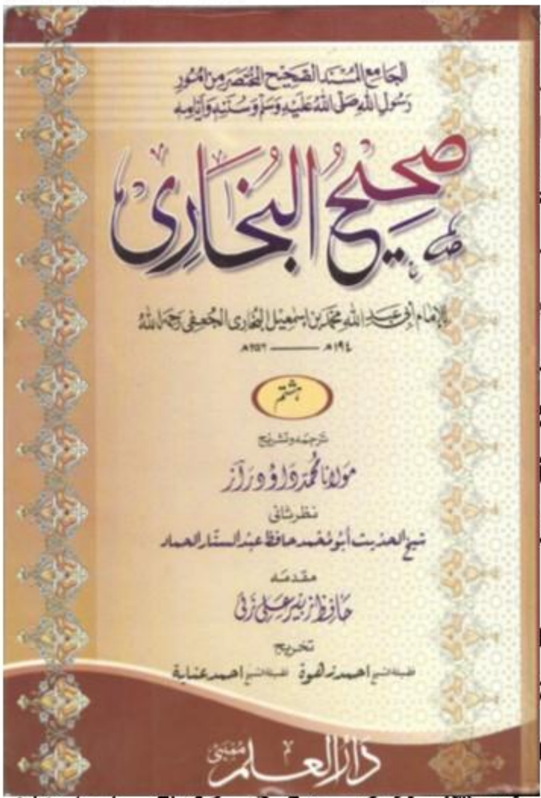

الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: شَهِدْتُ الْمُتَلَاعِنَيْنِ وَأَنَا ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ فَرَّقَ بَيْنَهُمَا فَقَالَ زَوْجُهَا: كَذَبْتُ عَلَيْهَا إِنْ أَمْسَكْتُهَا قَالَ: فَحَفِظْتُ ذَاكَ مِنَ الزُّهْرِيِّ إِنْ جَاءَ تْ بِهِ كَذَا وَكَذَا فَهُوَ وَإِنْ جَاءَتْ بِهِ كَذَا وَكَذَا كَأَنَّهُ وَحَرَةٌ فَهُوَ وَسَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يَقُوْلُ: جَاءَتْ بِهِ لِلَّذِيْ يُكْرَهُ. [راجع: ٤٢٣]

ان سے ... میں نے ... پندرہ سا... شوہر نے ... مطلب ... سے یہ ر... شوہر سچا ... شوہر جھو... نے اس آ...

علی ناصر

تشریح: یعنی اس مرد کی طرح جس سے تہمت لگائی تھی باوجود اس کے نبی ... نہیں دیا جا سکتا جب تک باضابطہ ثبوت نہ ہو۔

٦٨٥٥۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْقَاسِمِ ابْنِ مُحَمَّدٍ، قَالَ: ذَكَرَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْمُتَلَاعِنَيْنِ فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ شَدَّادٍ: هِيَ الَّتِيْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَوْ كُنْتُ رَاجِمًا امْرَأَةً عَنْ غَيْرِ بَيِّنَةٍ)) قَالَ: لَا، تِلْكَ امْرَأَةٌ أَعْلَنَتْ.

[راجع: ٥٣١٠] [مسلم: ٣٧٦٠؛ ابن ماجه: ٢٥٦٠]

(٦٨٥٥ ... کیا، کہا ... حضرت ... عبداللہ بن شداد رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ وہی تھی جس کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: ''اگر میں کسی عورت کو بلا گواہی رجم کر سکتا (تو اسے ضرور کرتا)۔'' ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ نہیں یہ وہ عورت تھی جو (فسق و فجور) ظاہر کیا کرتی تھی۔

تشریح: یہاں روایت میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا نام نامی آیا ہے جو مشہور ترین صحابی ہیں۔ ان کی ماں کا نام لبابہ بنت حارث ہے ہجرت سے تین سال پہلے پیدا ہوئے وفات نبوی کے وقت ان کی عمر پندرہ سال کی تھی۔ نبی کریم ﷺ نے ان کے لیے علم و حکمت کی دعا فرمائی جس کے نتیجہ میں یہ اس وقت کے ربانی عالم قرار پائے۔ امت میں سب سے زیادہ حسین، سب سے بڑھ کر فصیح، حدیث کے سب سے بڑے عالم حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ان کو اجلہ صحابہ رضی اللہ عنہم کی موجودگی میں اپنے پاس بٹھاتے اور ان سے مشورہ لیتے اور ان کی رائے کو ترجیح دیتے تھے۔ آخر عمر میں نابینا ہو گئے تھے۔ گورا رنگ، قد دراز، جسم خوبصورت۔ غیرت مند تھے اور ڈاڑھی کو مہندی کا خضاب لگایا کرتے تھے۔ اکہتر سال کی عمر میں بعہد خلافت ابن زبیر ٦٨ھ میں وفات پائی (رضی اللہ عنہ و أرضاہ)

٦٨٥٦۔ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنِ الْقَاسِمِ

(٦٨٥٦) ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا، کہا ہم سے لیث بن سعد نے بیان کیا، کہا مجھ سے یحییٰ بن سعید نے بیان کیا، ان سے عبدالرحمٰن بن قاسم نے بیان کیا، ان سے قاسم بن محمد نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے

ابْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ذُكِرَ الْمُتَلَاعِنَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ عَاصِمُ بْنُ عَدِيٍّ فِي ذَلِكَ قَوْلًا ثُمَّ انْصَرَفَ فَأَتَاهُ رَجُلٌ مِنْ قَوْمِهِ يَشْكُو أَنَّهُ وَجَدَ مَعَ أَهْلِهِ رَجُلًا قَالَ عَاصِمٌ: مَا ابْتُلِيتُ بِهَذَا إِلَّا لِقَوْلِي فَذَهَبَ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأَخْبَرَهُ بِالَّذِي وَجَدَ عَلَيْهِ امْرَأَتَهُ وَكَانَ ذَلِكَ الرَّجُلُ مُصْفَرًّا قَلِيلَ اللَّحْمِ سَبِطَ الشَّعَرِ وَكَانَ الَّذِي ادَّعَى عَلَيْهِ أَنَّهُ وَجَدَهُ عِنْدَ أَهْلِهِ آدَمَ خَدْلًا كَثِيرَ اللَّحْمِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((اللَّهُمَّ بَيِّنْ)) فَوَضَعَتْ شَبِيهًا بِالرَّجُلِ الَّذِي ذَكَرَ زَوْجُهَا أَنَّهُ وَجَدَهُ عِنْدَهَا فَلَاعَنَ النَّبِيُّ ﷺ بَيْنَهُمَا فَقَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْمَجْلِسِ: هِيَ الَّتِي قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَوْ رَجَمْتُ أَحَدًا بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ رَجَمْتُ هَذِهِ؟)) فَقَالَ: لَا تِلْكَ امْرَأَةٌ كَانَتْ تُظْهِرُ فِي الْإِسْلَامِ السُّوْءَ.

کہ نبی کریم ﷺ کی مجلس میں لعان کا ذکر آیا تو عاصم بن عدی رضی اللہ عنہ نے اس پر ایک بات کہی، پھر وہ واپس آئے۔ اس کے بعد ان کی قوم کے ایک صاحب یہ شکایت لے کر ان کے پاس آئے کہ انہوں نے اپنی بیوی کے ساتھ غیر مرد کو دیکھا ہے۔ عاصم رضی اللہ عنہ نے اس پر کہا کہ میں اپنی اس بات کی وجہ سے آزمائش میں ڈالا گیا ہوں، پھر ان صاحب کو لے کر نبی کریم ﷺ کی مجلس میں تشریف لائے اور آپ کو اس کی اطلاح دی جس حالت میں انہوں نے اپنی بیوی کو پایا۔ وہ صاحب زرد رنگ، کم گوشت، سیدھے بالوں والے تھے۔ پھر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "اے اللہ! اس معاملے کو ظاہر کر دے۔" چنانچہ اس عورت کے ہاں اسی شخص کی شکل کا بچہ پیدا ہوا جس کے متعلق شوہر نے کہا تھا کہ اسے انہوں نے اپنی بیوی کے ساتھ دیکھا ہے، پھر آنحضرت ﷺ نے دونوں کے درمیان لعان کرایا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مجلس میں ایک صاحب نے کہا کہ یہ وہی تھی جس کے متعلق آپ ﷺ نے فرمایا تھا: "اگر میں کسی کو بلا گواہی کے رجم کر سکتا تو اسے رجم کرتا۔" ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ نہیں، یہ تو وہ عورت تھی جو اسلام لانے کے بعد برائیاں اعلانیہ کرتی تھی۔

[راجع: ٥٣١٠]

بَابُ رَمْيِ الْمُحْصَنَاتِ:

باب: پاک دامن عورتوں پر تہمت لگانا گناہ ہے

﴿وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنَاتِ ثُمَّ لَمْ يَأْتُوْا بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمَانِيْنَ جَلْدَةً وَّلَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَةً أَبَدًا وَأُولَئِكَ هُمُ الْفَاسِقُوْنَ إِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْ بَعْدِ ذَلِكَ وَأَصْلَحُوْا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾ [النور: ٤، ٥] ﴿إِنَّ الَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنَاتِ الْغَافِلَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ لُعِنُوْا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ﴾. [النور: ٢٣] [وَقَوْلِ اللَّهِ: ﴿وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ أَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ شُهَدَآءَ﴾ الْآيَةَ].

اور اللہ پاک نے سورۂ نور میں فرمایا: "جو لوگ پاک دامن آزاد عورتوں پر تہمت لگاتے ہیں، پھر چار گواہ رؤیت کے نہیں لاتے تو ان کو اسّی کوڑے لگاؤ اور آیندہ ان کی گواہی کبھی بھی منظور نہ کرو یہی بدکار لوگ ہیں جو ان میں سے اس کے بعد توبہ کر لیں اور نیک سیرت ہو جائیں تو بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔" اس سورت میں مزید فرمایا: "بے شک جو لوگ پاک دامن آزاد بھولی بھالی ایماندار عورتوں پر تہمت لگاتے ہیں وہ دنیا اور آخرت دونوں جگہ ملعون ہوں گے اور ان کو ملعون ہونے کے ساتھ بڑا عذاب بھی ہوگا۔" اسی سورت میں فرمایا: "اور جو لوگ اپنی بیویوں پر تہمت لگائیں اور ان کے اپنے سوا ان کے پاس گواہ بھی کوئی نہ ہو تو......" آخر

مسلم نے بھی اپنی صحیح میں اس کو روایت کیا:

صحیح مسلم ح 3785:

12 - (1497) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحِ بْنِ الْمُهَاجِرِ، وَعِيسَى بْنُ حَمَّادٍ الْمِصْرِيَّانِ، وَاللَّفْظُ لِابْنِ رُمْحٍ، قَالَا: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّهُ قَالَ: ذُكِرَ التَّلَاعُنُ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ عَاصِمُ بْنُ عَدِيٍّ فِي ذَلِكَ قَوْلًا، ثُمَّ انْصَرَفَ، فَأَتَاهُ رَجُلٌ مِنْ قَوْمِهِ يَشْكُو إِلَيْهِ أَنَّهُ وَجَدَ مَعَ أَهْلِهِ رَجُلًا، فَقَالَ عَاصِمٌ: مَا ابْتُلِيتُ بِهَذَا إِلَّا لِقَوْلِي، فَذَهَبَ بِهِ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ بِالَّذِي وَجَدَ عَلَيْهِ امْرَأَتَهُ، وَكَانَ ذَلِكَ الرَّجُلُ مُصْفَرًّا، قَلِيلَ اللَّحْمِ، سَبِطَ الشَّعَرِ، وَكَانَ الَّذِي ادَّعَى عَلَيْهِ أَنَّهُ وَجَدَ عِنْدَ أَهْلِهِ خَدْلًا، آدَمَ، كَثِيرَ اللَّحْمِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اللهُمَّ بَيِّنْ»، فَوَضَعَتْ شَبِيهًا بِالرَّجُلِ الَّذِي ذَكَرَ زَوْجُهَا أَنَّهُ وَجَدَهُ عِنْدَهَا، فَلَاعَنَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا، فَقَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْمَجْلِسِ: أَهِيَ الَّتِي قَالَ رَسُولُ اللهِ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَوْ رَجَمْتُ أَحَدًا بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ رَجَمْتُ هَذِهِ»؟،

فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: «لاَ تِلْكَ امْرَأَةٌ كَانَتْ تُظْهِرُ فِي الإِسْلاَمِ السُّوءَ».

ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: نہیں وہ دوسری عورت تھی جو مسلمانوں میں برائی کے ساتھ مشہور تھی۔

صحیح مسلم،کِتَاب اللِّعَانِ،1. باب:حدیث 3758

https://www.urdupoint.com/islam/hadees-detail/sahih-muslim/hadees-no-20068.html

وَسَلَّمَ أَبْصِرُوهَا فَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَبْيَضَ سَبِطًا قَضِيءَ الْعَيْنَيْنِ فَهُوَ لِهِلَالِ بْنِ أُمَيَّةَ وَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَكْحَلَ جَعْدًا حَمْشَ السَّاقَيْنِ فَهُوَ لِشَرِيكِ ابْنِ سَحْمَاءَ قَالَ فَأُنْبِئْتُ أَنَّهَا جَاءَتْ بِهِ أَكْحَلَ جَعْدًا حَمْشَ السَّاقَيْنِ *

بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، دیکھتے رہو، اگر اس عورت کے سفید رنگ کا سیدھے بال والا، لال آنکھوں والا بچہ پیدا ہوا تو وہ ہلال بن امیہؓ کا ہے، اور اگر سرگین آنکھوں، گھونگھریالے بالوں، اور پتلی پنڈلی والا بچہ پیدا ہو تو وہ شریک بن سحماء کا ہے، حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں، کہ مجھے اطلاع ملی، کہ اس عورت کے سرگیں چشم، گھونگھریالے بالوں اور پتلی پنڈلی والا بچہ پیدا ہوا ہے۔

١٢٥٨- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحِ بْنِ الْمُهَاجِرِ وَعِيسَى بْنُ حَمَّادٍ الْمِصْرِيَّانِ وَاللَّفْظُ لِابْنِ رُمْحٍ قَالَا أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ ذُكِرَ التَّلَاعُنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَاصِمُ بْنُ عَدِيٍّ فِي ذَلِكَ قَوْلًا ثُمَّ انْصَرَفَ فَأَتَاهُ رَجُلٌ مِنْ قَوْمِهِ يَشْكُو إِلَيْهِ أَنَّهُ وَجَدَ مَعَ أَهْلِهِ رَجُلًا فَقَالَ عَاصِمٌ مَا ابْتُلِيتُ بِهَذَا إِلَّا لِقَوْلِي فَذَهَبَ بِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ بِالَّذِي وَجَدَ عَلَيْهِ امْرَأَتَهُ وَكَانَ ذَلِكَ الرَّجُلُ مُصْفَرًّا قَلِيلَ اللَّحْمِ سَبِطَ الشَّعَرِ وَكَانَ الَّذِي ادَّعَى عَلَيْهِ أَنَّهُ وَجَدَ عِنْدَ أَهْلِهِ خَدْلًا آدَمَ كَثِيرَ اللَّحْمِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ بَيِّنْ فَوَضَعَتْ شَبِيهًا بِالرَّجُلِ الَّذِي ذَكَرَ زَوْجُهَا أَنَّهُ وَجَدَهُ عِنْدَهَا فَلَاعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا فَقَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْمَجْلِسِ أَهِيَ الَّتِي قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ رَجَمْتُ أَحَدًا بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ رَجَمْتُ هَذِهِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا تِلْكَ امْرَأَةٌ كَانَتْ تُظْهِرُ فِي

۱۲۵۸۔ محمد بن رمح بن مہاجر اور عیسیٰ بن حماد، لیث، یحییٰ بن سعید، عبدالرحمٰن بن قاسم، قاسم بن محمد، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لعان کا تذکرہ کیا گیا، اور عاصم بن عدیؓ نے اس کے متعلق کچھ کہا تھا، تب وہ چلے گئے ان ہی کی قوم میں سے ایک آدمی ان کے پاس آیا، اور ان سے آکر شکایت کی، کہ میں نے اپنی بیوی کے پاس ایک اجنبی مرد پایا ہے، حضرت عاصمؓ کہنے لگے میں اپنی بات کی بنا پر اس بلا میں گرفتار ہوا، الغرض عاصم اس شخص کو لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، اس نے حضور کو وہ حالت بتلائی جس میں اپنی بیوی کو پایا تھا، اور یہ شخص زرد رو، لاغر اندام دراز مو تھا، اور جس آدمی پر اس نے زنا کا الزام لگایا تھا، وہ فربہ ساق، گندم گوں، اور پر گوشت تھا تو رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ تو اس چیز کو واضح فرما دے، چنانچہ جب اس عورت کے بچہ پیدا ہوا، تو وہ اس شخص کے مشابہ تھا، جس پر اس نے زنا کا الزام لگایا تھا، بالآخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں میں لعان کرا دیا، حاضرین میں سے ایک شخص نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے دریافت کیا، کیا یہ وہی عورت تھی، جس کے بارے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا، کہ اگر بغیر گواہوں کے میں کسی عورت کو سنگسار کراتا، تو اس

الْإِسْلَامِ السُّوءَ *

عورت کو کراتا، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، نہیں، وہ عورت تو وہ تھی، جس نے علی الاعلان اسلام میں بدکاری کا افشاء کیا تھا۔

١٢٥٩ - وَحَدَّثَنِيهِ أَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ الْأَزْدِيُّ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى حَدَّ... بْنُ الْقَاسِمِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَ... أَنَّهُ قَالَ ذُكِرَ الْمُتَلَاعِنَانِ عِنْدَ ... اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ اللَّ... قَوْلِهِ كَثِيرَ اللَّحْمِ قَالَ جَعْدًا قَطَ...

١٢٦٠ - وَحَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِ... وَاللَّفْظُ لِعَمْرٍو قَالَا حَدَّثَنَا سُفْ... أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَ... اللَّهِ بْنُ شَدَّادٍ وَذُكِرَ الْمُتَلَاعِنَا... فَقَالَ ابْنُ شَدَّادٍ أَهُمَا اللَّذَانِ ... اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتُ رَ... بَيِّنَةٍ لَرَجَمْتُهَا فَقَالَ ابْنُ عَبَّا... أَعْلَنَتْ قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ ... الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْ...

١٢٦١ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ ... الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ عَ... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ سَعْدَ بْنَ ... قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ ... امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيَقْتُلُهُ قَالَ رَسُو... عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا قَالَ سَعْدٌ بَلَى وَالَّذِي أَكْرَمَكَ بِالْحَقِّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۲۵۹۔ احمد بن یوسف ازدی، اسماعیل بن ابی اویس، سلیمان بن بلال، یحییٰ، عبدالرحمٰن بن قاسم، قاسم بن محمد، حضرت ابن

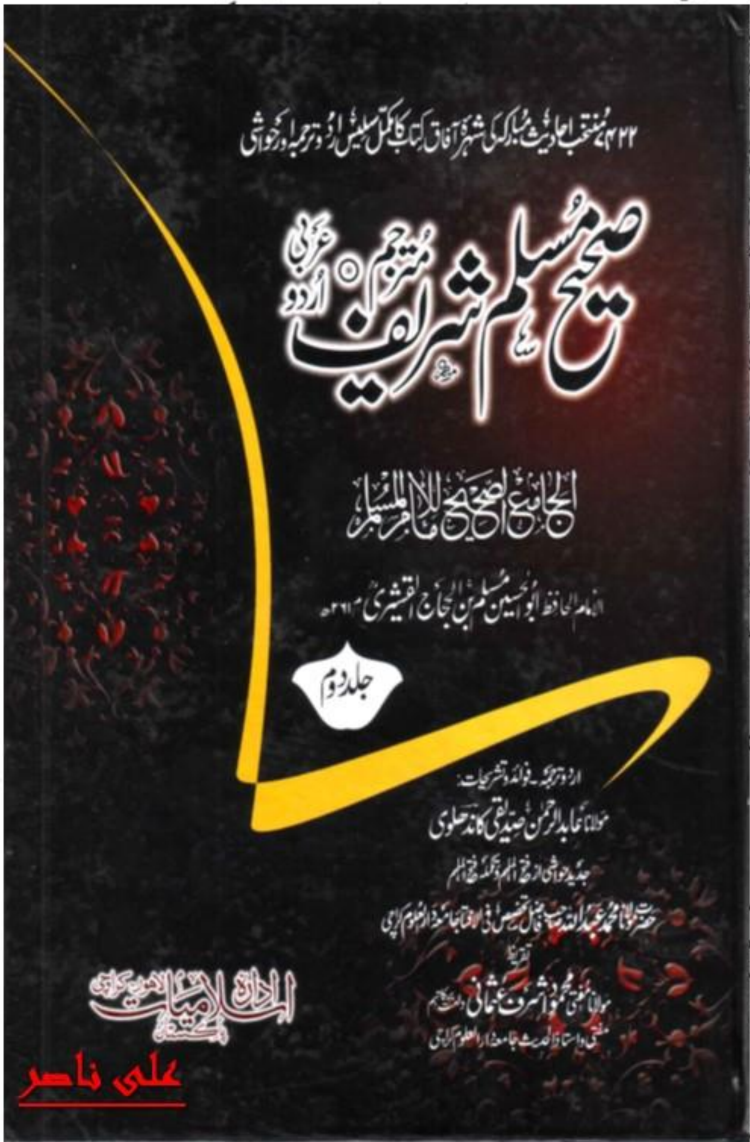

نہیں، حضرت سعدؓ بولے کیوں نہیں، ایسے شخص کو مار ڈالنا چاہیے، قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ

صحیح مسلم ح 3760:

13 - (1497) وحَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ، وَابْنُ أَبِي عُمَرَ، وَاللَّفْظُ لِعَمْرٍو، قَالاَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ شَدَّادٍ: وَذُكِرَ الْمُتَلاَعِنَانِ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ، فَقَالَ ابْنُ شَدَّادٍ: أَهُمَا اللَّذَانِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَوْ كُنْتُ رَاجِمًا أَحَدًا بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ لَرَجَمْتُهَا»، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لاَ تِلْكَ امْرَأَةٌ أَعْلَنَتْ، قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ: فِي رِوَايَتِهِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ

قاسم بن محمد سے روایت ہے، ابن عباس رضی اللہ عنہما کے سامنے لعان والوں کا ذکر ہوا تو عبد اللہ بن شداد نے کہا: ان ہی میں وہ عورت تھی جس کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا: اگر میں کسی کو بغیر گواہوں کے رجم کرتا تو اس عورت کو رجم کرتا۔“ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: نہیں وہ عورت دوسری تھی جو علانیہ بدکار تھی۔

صحیح مسلم،كِتَاب اللِّعَانِ،1. باب:حدیث 3760

https://www.urdupoint.com/islam/hadees-detail/sahih-muslim/hadees-no-20076.html

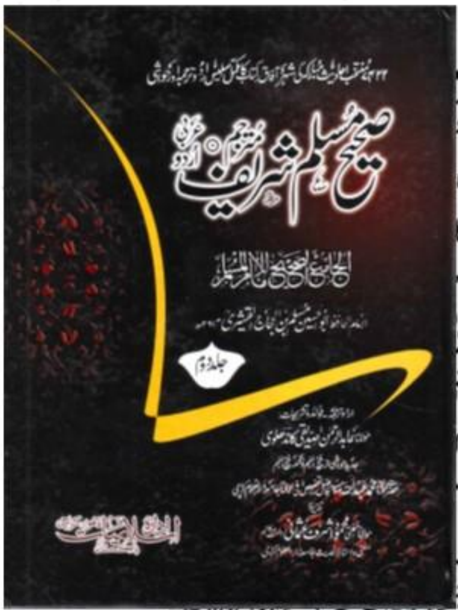

الْإِسْلَامِ السُّوءَ *

۱۲۵۹- وَحَدَّثَنِيهِ أَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ الْأَزْدِيُّ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْقَاسِمِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ ذُكِرَ الْمُتَلَاعِنَانِ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ اللَّيْثِ وَزَادَ فِيهِ بَعْدَ قَوْلِهِ كَثِيرَ اللَّحْمِ قَالَ جَعْدًا قَطَطًا *

عورت کو ... نہیں، وہ ... بدکاری کا ... ۱۲۵۹۔ ا ... بلال، یح ... عباس رض ... بیان کیا ... والوں کا ... اتنا اضاف ... وہ فربہ جسم

۱۲۶۰- وَحَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ وَاللَّفْظُ لِعَمْرٍو قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَدَّادٍ وَذُكِرَ الْمُتَلَاعِنَانِ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ ابْنُ شَدَّادٍ أَهُمَا اللَّذَانِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتُ رَاجِمًا أَحَدًا بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ لَرَجَمْتُهَا فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا تِلْكَ امْرَأَةٌ أَعْلَنَتْ قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ فِي رِوَايَتِهِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ *

۱۲۶۰۔ عمرو ناقد، ابن ابی عمر، سفیان بن عیینہ، ابوزناد، قاسم بن محمد، حضرت عبداللہ بن شداد سے روایت ہے، کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے سامنے دو لعان کرنے والوں کا تذکرہ آیا، تو عبداللہ بن شداد نے دریافت کیا، کیا ان ہی میں وہ عورت تھی جس کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا، کہ اگر میں کسی کو بغیر گواہوں کے سنگسار کرتا، تو اس عورت کو سنگسار کرتا، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، نہیں وہ دوسری عورت تھی، جس نے اسلام میں علانیہ طور پر بدکاری کی تھی، ابن ابی عمرؓ نے اپنی روایت میں عبداللہ بن شداد کا واسطہ بیان نہیں کیا، بلکہ "عن القاسم بن محمد قال سمعت ابن عباس" کے الفاظ کہے ہیں۔

علی ناصر

۱۲۶۱- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ الْأَنْصَارِيَّ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ الرَّجُلَ يَجِدُ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيَقْتُلُهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا قَالَ سَعْدٌ بَلَى وَالَّذِي أَكْرَمَكَ بِالْحَقِّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۲۶۱۔ قتیبہ بن سعید، عبدالعزیز دراوردی، سہیل بواسطہ اپنے والد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ حضرت سعد بن عبادہ انصاری نے عرض کیا، یارسول اللہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ کسی غیر مرد کو پائے، تو کیا اسے قتل کر ڈالے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا نہیں، حضرت سعدؓ بولے کیوں نہیں، ایسے شخص کو مار ڈالنا چاہئے، قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ

کیا ایسے لوگوں(صحابہ اور صحابیہ کے نام پر) کو مومنین پر فوقیت دی جا سکتی ہے؟

مگر کیا کیا جائے نواصب کا،یہ وہ احمق افراد ہیں جو ایسے فاسق اور فاجر لوگوں کو مومنین پر فوقیت دیتے ہیں ، اپنے اس قرآن ، سنت اور عقل کے خلاف عقیدہ کو عین دین و شریعت سمجھتے ہیں اور اس کے انکار کرنے والوں پر کفر کے فتوے لگاتے ہیں۔

ایک صحابی کے زنا کی داستان جسکو سنگسار کیا گیا تھا:

صحیح بخاری ح 2696:

حَدَّثنَا آدَمُ ، حَدَّثنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ ، حَدَّثنَا الزُّهْرِيُّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ، قَالَا : جَاءَ أَعْرَابِيٌّ ، فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ، اقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ ، فَقَامَ خَصْمُهُ ، فَقَالَ : صَدَقَ ، اقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ ، فَقَالَ الْأَعْرَابِيُّ : إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا عَلَى هَذَا فَزَنَى بِامْرَأَتِهِ ، فَقَالُوا لِي : عَلَى ابْنِكَ الرَّجْمُ ، فَفَدَيْتُ ابْنِي مِنْهُ بِمِائَةٍ مِنَ الْغَنَمِ وَوَلِيدَةٍ ، ثُمَّ سَأَلْتُ أَهْلَ الْعِلْمِ ، فَقَالُوا : إِنَّمَا عَلَى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللَّهِ ، أَمَّا الْوَلِيدَةُ وَالْغَنَمُ فَرَدٌّ عَلَيْكَ وَعَلَى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ ، وَأَمَّا أَنْتَ يَا أُنَيْسُ لِرَجُلٍ فَاغْدُ عَلَى امْرَأَةِ هَذَا فَارْجُمْهَا ، فَغَدَا عَلَيْهَا أُنَيْسٌ فَرَجَمَهَا .

ابوہریرہ اور زید بن خالد جہنی نے بیان کیا کہ ایک دیہاتی(صحابی) آیا اور عرض کیا ،یا رسول اللہ !ہمارے درمیان کتاب اللہ سے فیصلہ کر دیجئے۔ دوسرے فریق (صحابی) نے بھی یہی کہا کہ اس نے سچ کہا ہے۔ آپ ہمارا

فیصلہ کتاب اللہ کے مطابق کر دیں۔ دیہاتی نے کہا کہ میرا لڑکا(صحابی) اس کے یہاں مزدور تھا۔ پھر اس نے اس کی بیوی سے زنا کیا۔ قوم نے کہا تمہارے لڑکے کو رجم کیا جائے گا ،لیکن میں نے اپنے لڑکے کے اس جرم کے بدلے میں سو بکریاں اور ایک باندی دے دی ،پھر میں نے علم والوں سے پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ اس کے سوا کوئی صورت نہیں کہ تمہارے لڑکے کو سو کوڑے لگائے جائیں اور ایک سال کے لئے ملک بدر کر دیا جائے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”میں تمہارا فیصلہ کتاب اللہ ہی سے کروں گا۔ باندی اور بکریاں تو تمہیں واپس لوٹا دی جاتی ہیں ، البتہ تمہارے لڑکے کو سو کوڑے لگائے جائیں گے اور ایک سال کے لئے ملک بدر کیا جائے گا اور انیس تم (یہ قبیلہ اسلم کا فرد تھا) اس عورت کے گھر جاؤ اور اسے رجم کر دو (اگر وہ زنا کا اقرار کر لے) چنانچہ انیس گئے ،اور (چونکہ اس نے بھی زنا کا اقرار کر لیا تھا اس لئے) اسے رجم کر دیا۔“

صحيح بخاري ح 2696

https://hamariweb.com/islam/hadith/sahih-bukhari-2696

﴿بَيْنَهُمَا صُلْحًا وَالصُّلْحُ خَيْرٌ﴾ بیوی صلح کرلیں تو صلح ہی بہتر ہے''

٢٦٩٤ـ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ: ﴿وَإِنِ امْرَأَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوْزًا أَوْ إِعْرَاضًا﴾ [النساء: ١٢٨] قَالَتْ: هُوَ الرَّجُلُ يَرَى مِنِ امْرَأَتِهِ مَا لَا يُعْجِبُهُ، كِبَرًا أَوْ غَيْرَهُ فَيُرِيْدُ فِرَاقَهَا فَتَقُوْلُ: أَمْسِكْنِي، وَاقْسِمْ لِيْ مَا شِئْتَ. قَالَتْ: فَلَا بَأْسَ إِذَا تَرَاضَيَا. [راجع: ٢٤٥٠]

(۲۶۹۴) ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان ثوری نے بیان کیا ہشام بن عروہ سے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے (اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی تفسیر میں فرمایا) ''اگر کوئی عورت اپنے شوہر کی طرف سے بے توجہی دیکھے'' تو اس سے مراد ایسا شوہر ہے جو اپنی بیوی میں ایسی چیزیں پائے جو اسے پسند نہ ہوں، عمر کی زیادتی وغیرہ اس لیے اسے اپنے سے جدا کرنا چاہتا ہو اور عورت کہے کہ مجھے جدا نہ کرو (نفقہ وغیرہ) جس طرح تم چاہو دیتے رہنا۔ تو انہوں نے فرمایا کہ اگر دونوں اس پر راضی ہو جائیں تو کوئی حرج نہیں ہے۔

تشریح: پھر اگر مرد قرارداد کے موافق اس کی باری میں دوسری عورت کے پاس رہے یا اس کو خرچ کم دے تو گنا ہگار نہ ہوگا۔ کیونکہ عورت نے اپنی رضا مندی سے اپنا حق ساقط کر دیا، جیسا کہ حضرت سودہ رضی اللہ عنہا نے اپنی رضا سے اپنی باری حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو دے دی تھی اور نبی کریم ﷺ ان کی باری کے دن حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے یہاں رہا کرتے تھے۔ میاں بیوی کا باہمی طور پر صلح صفائی سے رہنا اسلام میں بڑی اہمیت رکھتا ہے۔

بَابٌ إِذَا اصْطَلَحُوْا عَلَى صُلْحِ جَوْرٍ فَهُوَ مَرْدُوْدٌ

باب: اگر ظلم کی بات پر صلح کریں تو وہ صلح لغو ہے

٢٦٩٥، ٢٦٩٦ـ حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ عُبَيْدِاللَّهِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ، قَالَا: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللَّهِ اقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ. فَقَامَ خَصْمُهُ قَالَ: صَدَقَ، اقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ. فَقَالَ الْأَعْرَابِيُّ: إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيْفًا عَلَى هَذَا، فَزَنَى بِامْرَأَتِهِ، فَقَالُوْا: لِيْ عَلَى ابْنِكَ الرَّجْمُ. فَفَدَيْتُ ابْنِي مِنْهُ بِمِائَةٍ مِنَ الْغَنَمِ وَوَلِيْدَةٍ، ثُمَّ سَأَلْتُ أَهْلَ الْعِلْمِ، فَقَالُوْا: إِنَّمَا عَلَى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيْبُ عَامٍ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا

(۲۶۹۵، ۹۶) ہم سے آدم نے بیان کیا، کہا ہم سے ابن ابی ذئب نے بیان کیا، کہا ہم سے زہری نے بیان کیا، ان سے عبیداللہ بن عبداللہ نے اور ان سے ابو ہریرہ اور زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ ایک دیہاتی آیا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! ہمارے درمیان کتاب اللہ سے فیصلہ کر دیجئے۔ دوسرے فریق نے بھی یہی کہا کہ اس نے سچ کہا ہے۔ آپ ہمارا فیصلہ کتاب اللہ کے مطابق کر دیں۔ دیہاتی نے کہا کہ میرا لڑکا اس کے یہاں مزدور تھا۔ پھر اس نے اس کی بیوی سے زنا کیا۔ قوم نے کہا تمہارے لڑکے کو رجم کیا جائے گا، لیکن میں نے اپنے لڑکے کے اس جرم کے بدلے میں سو بکریاں اور ایک باندی دے دی۔ پھر میں نے علم والوں سے پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ اس کے سوا کوئی صورت نہیں کہ تمہارے لڑکے کو سو کوڑے لگائے جائیں اور ایک سال کے لیے ملک بدر کر دیا جائے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''میں تمہارا فیصلہ کتاب اللہ ہی سے کروں گا۔ باندی اور بکریاں تو

صلح کے مسائل کا بیان 73/4 كِتَابُ الصُّلْحِ

بِكِتَابِ اللَّهِ، أَمَّا الْوَلِيْدَةُ وَالْغَنَمُ فَرَدٌّ عَلَيْكَ، وَعَلَى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيْبُ عَامٍ، وَأَمَّا أَنْتَ يَا أُنَيْسُ لِرَجُلٍ فَاغْدُ عَلَى امْرَأَةِ هَذَا فَارْجُمْهَا)). فَغَدَا عَلَيْهَا أُنَيْسٌ فَرَجَمَهَا.

[راجع: ٢٣١٤، ٢٣١٥]

تمہیں کو واپس لوٹا دی جاتی ہیں، البتہ تمہارے لڑکے کو سو کوڑے لگائے جائیں گے اور ایک سال کے لیے ملک بدر کیا جائے گا اور انیس تم (یہ قبیلہ اسلم کے ایک صحابی تھے) اس عورت کے گھر جاؤ اور اسے رجم کر دو (اگر وہ زنا کا اقرار کر لے)'' چنانچہ انیس گئے اور (چونکہ اس نے بھی زنا کا اقرار کر لیا تھا اس لیے) اسے رجم کر دیا۔

تشریح: گویا بیوی کے خاوند سے سو بکریاں اور ایک لونڈی دے کر صلح کر لی۔ باب کا مطلب اس سے نکلتا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، تیری بکریاں اور لونڈی تجھ کو واپس ملیں گی، کیونکہ یہ ناجائز اور خلاف شرع صلح تھی۔ ابن دقیق العید نے کہا، اس حدیث سے یہ نکلا کہ معاوضہ ناجائز کے بدل جو چیز لی جائے اس کا پھیر دینا واجب ہے۔ لینے والا اس کا مالک نہیں ہوتا۔ روایت میں اہل علم سے مراد وہ صحابہ ہیں جو نبی کریم ﷺ کی زندگی میں فتویٰ دیا کرتے تھے۔ جیسے خلفائے اربعہ اور معاذ بن جبل اور ابی بن کعب اور زید بن ثابت اور عبدالرحمٰن بن عوف (رضی اللہ عنہم)

یہ بھی معلوم ہوا کہ جو مسئلہ معلوم نہ ہو اہل علم سے اس کی تحقیق کر لینا ضروری ہے اور یہ تحقیق کتاب و سنت کی روشنی میں ہونی چاہیے نہ کہ محض تقلید کے اندھیرے میں ٹھوکریں کھائی جائیں۔ آیت:

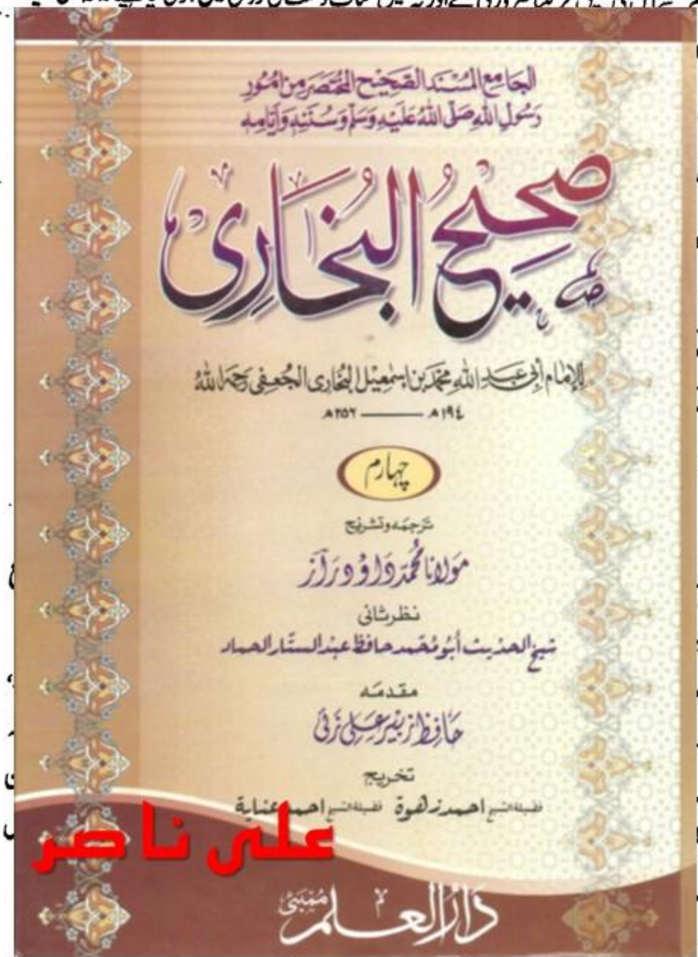

٢٦٩٧ - حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ، ... إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْقَ... مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ النَّبِ... ((مَنْ أَحْدَثَ فِي أَمْرِنَا هَذَا مَا لَيْسَ ... رَدٌّ)). رَوَاهُ عَبْدُاللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْـ... وَعَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَبِي عَوْنٍ عَنْ ... إِبْرَاهِيمَ. [مسلم: ٤٤٩٢، ٤٤٩٣؛ ٤٦٠٦؛ ابن ماجه: ١٤]

تشریح: عبداللہ بن جعفر کی روایت کو امام مسلم ... ہو وہ لغو اور باطل ہے اور جب معاہدہ صلح باطل ٹھہ... یہ حدیث شریعت کی اصل الاصول ہے ... چہلم، شب برات کا حلوہ، محرم کا کھچڑا، تعزیہ، شد... ہیں کہ زمانہ رسالت اور زمانہ صحابہ و تابعین میں ... بدعات سیئہ کا ثبوت نہیں ملے گا۔ اگر سارے ا... بنانا بے حد ضروری ہے۔ کسی نے سچ کہا ہے۔ ... مسلک ...

جنت الفردوس کو سیدھی گئی ہے یہ سڑک

اس روایت کو بخاری نے دیگر ابواب میں بھی روایت کیا ہے:

صحيح بخاري ح 6634

https://hamariweb.com/islam/hadith/sahih-bukhari-6634

صحيح بخاري ح 6828

https://hamariweb.com/islam/hadith/sahih-bukhari-6828

صحيح بخاري ح 6843

https://hamariweb.com/islam/hadith/sahih-bukhari-6843

صحيح بخاري ح 6860

https://hamariweb.com/islam/hadith/sahih-bukhari-6860

صحيح بخاري ح 7194

https://hamariweb.com/islam/hadith/sahih-bukhari-7194

مسلم نے بھی اپنی صحیح میں روایت کیا ہے:

صحیح مسلم ح 4435:

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ، أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ، أَنَّهُمَا قَالَا: إِنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَعْرَابِ أَتَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ [ص:1325]، أَنْشُدُكَ اللهَ إِلَّا قَضَيْتَ لِي بِكِتَابِ اللهِ، فَقَالَ الْخَصْمُ الْآخَرُ: وَهُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ نَعَمْ، فَاقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللهِ وَأْذَنْ لِي، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «قُلْ»، قَالَ: إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا عَلَى هَذَا، فَزَنَى بِامْرَأَتِهِ، وَإِنِّي أُخْبِرْتُ أَنَّ عَلَى ابْنِي الرَّجْمَ، فَافْتَدَيْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَوَلِيدَةٍ، فَسَأَلْتُ أَهْلَ الْعِلْمِ، فَأَخْبَرُونِي أَنَّمَا عَلَى ابْنِي جَلْدُ مِائَةٍ، وَتَغْرِيبُ عَامٍ، وَأَنَّ عَلَى امْرَأَةِ هَذَا الرَّجْمَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللهِ، الْوَلِيدَةُ وَالْغَنَمُ رَدٌّ، وَعَلَى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ، وَتَغْرِيبُ عَامٍ، وَاغْدُ يَا أُنَيْسُ إِلَى امْرَأَةِ هَذَا، فَإِنِ

اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا»، قَالَ: فَغَدَا عَلَيْهَا، فَاعْتَرَفَتْ، فَأَمَرَ بِهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُجِمَتْ

ابوہریرہ اورزید بن خالد جہنی سے روایت ہے ،ایک دیہاتی شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا :میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں آپ میرا فیصلہ اللہ کی کتاب کے موافق کر دیجئے۔ دوسرا اس کا حریف وہ اس سے زیادہ سمجھ دار تھا بولا :بہت اچھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی کتاب کے موافق حکم کیجیئے۔ اور اذن دیجئیے مجھ کو بات کرنے کا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" :کہہ۔ "اس نے

لیث نے ابن شہاب سے ، انھوں نے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود سے ، انھوں نے حضرت ابوہریرہ اور حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ان دونوں نے کہا : بادیہ نشینوں میں سے ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا : اے اللہ کے رسول ! میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں ، آپ میرے لیے اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ کریں ۔ (اس کے) مخالف فریق نے کہا : اور وہ اس سے زیادہ سمجھ دار تھا ، جی ہاں ، ہمارے درمیان اللہ کی کتاب کی رو سے فیصلہ کیجیے اور

مجھے (کچھ کہنے کی) اجازت دیجیے ۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : """ کہو ۔ """ اس نے کہا : میرا بیٹا اس کے ہاں مزدور تھا ، اس نے اس کی بیوی سے زنا کیا اور مجھے بتایا گیا کہ میرے بیٹے پر رجم (کی سزا) ہے ، چنانچہ میں نے اس کی طرف سے ایک سو بکریاں اور ایک لونڈی بطور فدیہ دی ، اور اہل علم سے پوچھا تو انھوں نے مجھے بتایا ہے کہ میرے بیٹے پر (تو) ایک سو کوڑے اور ایک سال کی جلا وطنی ہے اور رجم اس کی عورت پر ہے ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : """ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میں تمہارے درمیان اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ کروں گا ، لونڈی اور بکریاں تجھے واپس ملیں گی ، تمہارے بیٹے پر ایک سو کوڑے اور ایک سال کی جلا وطنی ہے ۔ اُنیس! (انس بن ضحاک اسلمی رضی اللہ عنہ مراد ہیں ۔ عورت انھی کے قبیلے سے تھی) اس (دوسرے آدمی) کی عورت کے ہاں جاؤ ، اگر وہ اعتراف کرے تو اسے رجم کر دو ۔ """ کہا : وہ اس کے ہاں گئے تو اس نے اعتراف کر لیا ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس (کو رجم کرنے) کا حکم دیا ، چنانچہ اسے رجم کر دیا گیا۔

صحيح مسلم ح 4435

https://hamariweb.com/islam/hadith/sa
/hih-muslim-4435

فَفَعَلَ فَأَمَرَ بِهَا نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشُكَّتْ عَلَيْهَا ثِيَابُهَا ثُمَّ أَمَرَ بِهَا فَرُجِمَتْ ثُمَّ صَلَّى عَلَيْهَا فَقَالَ لَهُ عُمَرُ تُصَلِّي عَلَيْهَا يَا نَبِيَّ اللَّهِ وَقَدْ زَنَتْ فَقَالَ لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَوْ قُسِمَتْ بَيْنَ سَبْعِينَ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ لَوَسِعَتْهُمْ وَهَلْ وَجَدْتَ تَوْبَةً أَفْضَلَ مِنْ أَنْ جَادَتْ بِنَفْسِهَا لِلَّهِ تَعَالَى *

وسلم نے اس عورت کے متعلق حکم دیا تو اس کے کپڑے مضبوط باندھے گئے (تاکہ ستر نہ کھلے) پھر حکم دیا، وہ رجم کی گئی پھر اس کے بعد اس پر نماز پڑھی، حضرت عمرؓ بولے، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ اس پر نماز پڑھتے ہیں، اس نے تو زنا کیا ہے، آپؐ نے فرمایا، اس نے ایسی توبہ کی ہے اگر مدینہ کے ستر آدمیوں پر تقسیم کی جائے تو انہیں بھی کافی ہو جائے اور تو نے اس سے افضل کوئی توبہ دیکھی ہے کہ اس نے اپنی جان محض اللہ کی خوشنودی میں قربان کر دی۔

١٩٢٩- وَحَدَّثَنَاه أَبُو بَكْرِ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا أَبَانُ الْعَطَّارُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

۱۹۲۹۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، عفان بن مسلم، ابان العطار، یحییٰ بن ابی کثیر سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت مروی ہے۔

١٩٣٠- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح و حَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّهُمَا قَالَا إِنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَعْرَابِ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْشُدُكَ اللَّهَ إِلَّا قَضَيْتَ لِي بِكِتَابِ اللَّهِ فَقَالَ الْخَصْمُ الْآخَرُ وَهُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ نَعَمْ فَاقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ وَأْذَنْ لِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ قَالَ إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا عَلَى هَذَا فَزَنَى بِامْرَأَتِهِ وَإِنِّي أُخْبِرْتُ أَنَّ عَلَى ابْنِي الرَّجْمَ فَافْتَدَيْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَوَلِيدَةٍ فَسَأَلْتُ أَهْلَ الْعِلْمِ فَأَخْبَرُونِي أَنَّمَا عَلَى ابْنِي جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ وَأَنَّ عَلَى امْرَأَةِ هَذَا الرَّجْمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللَّهِ الْوَلِيدَةُ وَالْغَنَمُ رَدٌّ

۱۹۳۰۔ قتیبہ بن سعید، لیث (دوسری سند) محمد بن رمح، لیث، ابن شہاب، عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود، حضرت ابوہریرہ، اور حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ ایک دیہاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اور عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ کو اللہ تعالیٰ کی قسم دیتا ہوں کہ آپؐ میرا فیصلہ کتاب اللہ کے موافق کر دیں، دوسرا خصم بولا، اور وہ اس سے زیادہ سمجھدار تھا کہ جی ہاں! ہمارے درمیان کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ کیجئے، اور مجھے بولنے کی اجازت دیجئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہو، وہ بولا کہ میرا لڑکا اس کے یہاں ملازم تھا، اس نے اس کی بیوی کے ساتھ زنا کیا مجھے اس بات کی خبر دی گئی کہ میرے لڑکے پر رجم واجب ہے تو میں نے اس کا بدل سو بکریاں اور ایک لونڈی دیدی اس کے بعد میں نے اہل علم سے دریافت کیا، انہوں نے مجھے بتایا کہ میرے لڑکے کو کوڑے لگائے جائیں گے اور ایک سال کے لئے جلا وطن کیا جائے گا، اور اس کی بیوی پر رجم ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ

وَعَلَى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ وَاغْدُ يَا أُنَيْسُ إِلَى امْرَأَةِ هَذَا فَإِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا قَالَ فَغَدَا عَلَيْهَا فَاعْتَرَفَتْ فَأَمَرَ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُجِمَتْ *

میں میری جان ہے میں تم دونوں کے درمیان کتاب اللہ کے موافق فیصلہ دوں گا، لونڈی اور بکریاں تو واپس ہیں اور تیرے بیٹے کے سو کوڑے لگیں گے اور ایک سال کیلئے جلاوطن رہے گا، اور اے انیس! تو صبح اس عورت کے پاس جا، اگر وہ اقرار کرے تو اس کو رجم کردو، چنانچہ وہ صبح گئے تو اس عورت نے اقرار کرلیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا تو وہ رجم کی گئی۔

(فائدہ) ایک سال تک جلاوطن کرنا ہمارے نزدیک غیر محصن کی حد میں داخل نہیں، بلکہ امام کی مصلحت پر موقوف ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "الزانية و الزاني فاجلدوا كل واحد منهما مائة جلدة" اس میں اس چیز کا تذکرہ نہیں ہے (مرقاۃ شرح مشکوۃ)

١٩٣١- وَحَدَّثَنَا أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ ح و حَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ كُلُّهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ *

۱۹۳۱۔ ابوالطاہر اور حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس۔

(دوسری سند) عمرو ناقد، یعقوب بن ابراہیم بن سعد، بواسطہ اپنے والد صالح۔

(تیسری سند) عبد بن حمید، عبدالرزاق معمر، زہری سے اسی

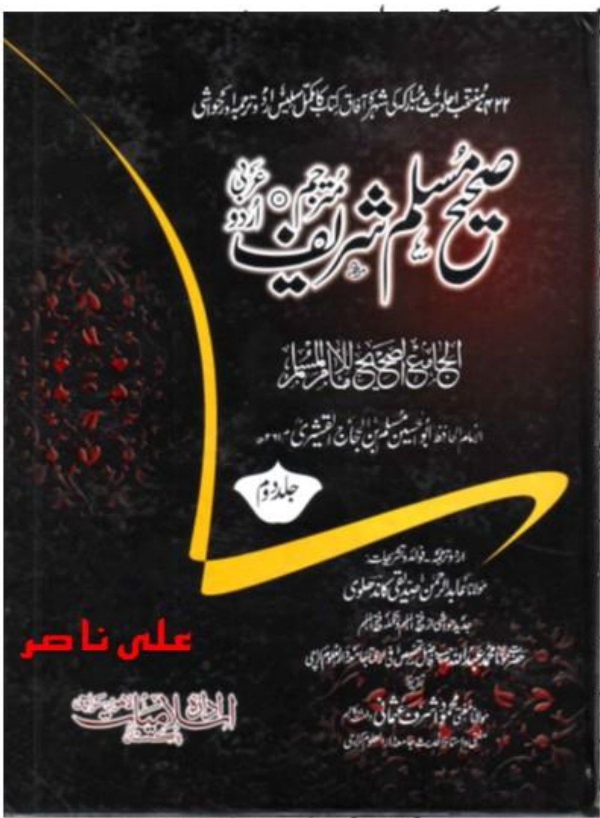

١٩٣٢- حَدَّثَنِي الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى أَبُو صَالِحٍ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ إِسْحَقَ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِيَهُودِيٍّ وَيَهُودِيَّةٍ قَدْ زَنَيَا فَانْطَلَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى جَاءَ يَهُودَ فَقَالَ مَا تَجِدُونَ فِي التَّوْرَاةِ عَلَى مَنْ زَنَى قَالُوا نُسَوِّدُ وُجُوهَهُمَا وَنُحَمِّلُهُمَا وَنُخَالِفُ بَيْنَ وُجُوهِهِمَا وَيُطَافُ بِهِمَا قَالَ فَأْتُوا بِالتَّوْرَاةِ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ فَجَاءُوا بِهَا فَقَرَءُوهَا حَتَّى إِذَا مَرُّوا بِآيَةِ الرَّجْمِ وَضَعَ الْفَتَى الَّذِي يَقْرَأُ يَدَهُ عَلَى آيَةِ الرَّجْمِ وَقَرَأَ مَا بَيْنَ يَدَيْهَا وَمَا وَرَاءَهَا فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ وَهُوَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْهُ فَلْيَرْفَعْ يَدَهُ فَرَفَعَهَا

تھے انہوں نے کہا آپ اسے کہہ دیجئے کہ اپنا ہاتھ اٹھائے، اس

زانی کے صحابی ہونے کی دلیل:

ممکن ہے کوئی یہ اعتراض کرے کہ کس دلیل سے اس زانی کو صحابی کہا؟

اس کا جواب یہ ہے کہ بخاری کی روایت میں تحریف واقعہ ہوئی ہے ابن حجر کے نسخے میں موجود تھا کہ وہ زانی اپنے باپ کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ و سلم کے حضور موجود تھا،ابن حجر لکھتا ہے:

قَوْلُهُ :(إِنَّ ابْنِي هَذَا) فِيهِ أَنَّ الِابْنَ كَانَ حَاضِراً فَأَشَارَ إِلَيْهِ

اس دیہاتی (کا یہ کہنا کہ)میرا یہ بیٹا (اس میں اس کا)ثبوت (ہے کہ وہ وہاں موجود تھا کہ اس کی طرف اشارہ کیا۔

الكتاب: فتح الباري بشرح البخاري

المؤلف: أحمد بن علي بن حجر العسقلاني (٧٧٣ - ٨٥٢ هـ)

رقم كتبه وأبوابه وأحاديثه: محمد فؤاد عبد الباقي [ت ١٣٨٨ هـ]

قام بإخراجه وتصحيح تجاربه: محب الدين الخطيب [ت ١٣٨٩ هـ]

الناشر: المكتبة السلفية - مصر

الطبعة: «السلفية الأولى»، ١٣٨٠ - ١٣٩٠ هـ ج 12ص 139

https://shamela.ws/book/1673/7126

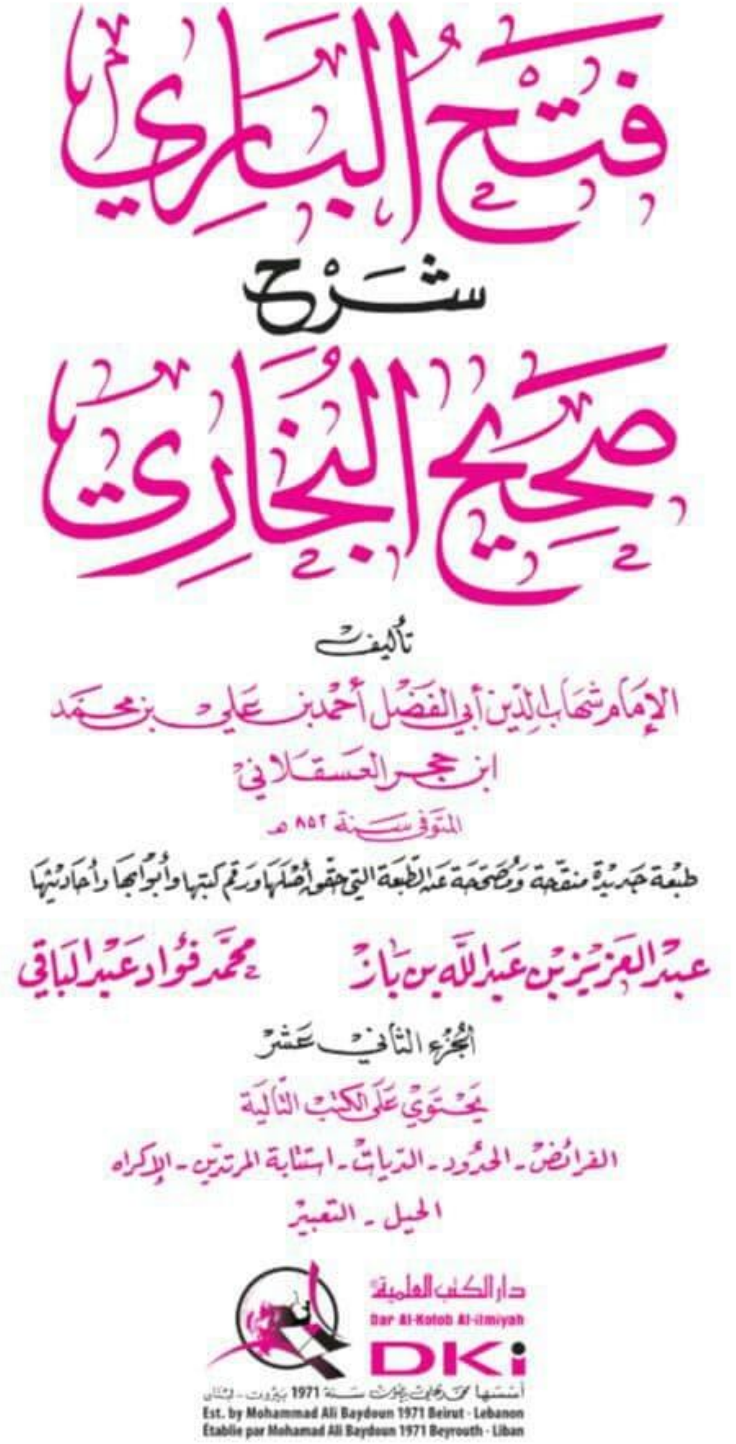

فتح الباري
شرح
صحيح البخاري

تأليف

الإمام شهاب الدين أبي الفضل أحمد بن علي بن محمد

ابن حجر العسقلاني

المتوفى سنة ٨٥٢ هـ

طبعة جديدة منقحة ومصححة على الطبعة التي حقق أصلها ورقم كتبها وأبوابها وأحاديثها

عبد العزيز بن عبد الله بن باز — محمد فؤاد عبد الباقي

الجزء الثاني عشر

يحتوي على الكتب التالية

الفرائض - الحدود - الديات - استتابة المرتدين - الإكراه

الحيل - التعبير

دار الكتب العلمية
Dar Al-Kotob Al-ilmiyah
DKi
أسسها محمد علي بيضون سنة 1971 بيروت - لبنان
Est. by Mohammad Ali Baydoun 1971 Beirut - Lebanon
Établie par Mohamad Ali Baydoun 1971 Beyrouth - Liban

SHIAFAITH.ORG TELEGRAM FACEBOOK

الاستثناء بتأويل المصدر وإن لم يكن فيه حرف مصدري لضرورة افتقار المعنى إليه، وهو من المواضع التي يقع فيها الفعل موقع الاسم ويراد به النفي المحصور فيه المفعول، والمعنى هنا لا أسألك إلا القضاء بكتاب الله، ويحتمل أن تكون إلا جواب القسم لما فيها من معنى الحصر وتقديره أسألك بالله لا تفعل شيئاً إلا القضاء، فالتأكيد إنما وقع لعدم التشاغل بغيره لا لأن لقوله: «بكتاب الله» مفهوماً، وبهذا يندفع إيراد من استشكل فقال: لم يكن النبي ﷺ يحكم إلا بكتاب الله فما فائدة السؤال والتأكيد في ذلك؟ ثم أجاب بأن ذلك من جفاة الأعراب والمراد بكتاب الله ما حكم به وكتب على عباده، وقيل: المراد القرآن وهو المتبادر. وقال ابن دقيق العيد: الأول أولى لأن الرجم والتغريب ليسا مذكورين في القرآن إلا بواسطة أمر الله باتباع رسوله، قيل: وفيما قال نظر لاحتمال أن يكون المراد ما تضمنه قوله تعالى: ﴿أَوْ يَجْعَلَ ٱللَّهُ لَهُنَّ سَبِيلًا﴾ [النساء: ١١] فبين النبي ﷺ أن السبيل جلد البكر ونفيه ورجم الثيب. قلت: وهذا أيضاً بواسطة التبيين، ويحتمل أن يراد بكتاب الله الآية التي نسخت تلاوتها وهي «الشيخ والشيخة إذا زنيا فارجموهما» وسيأتي بيانه في الحديث الذي يليه، وبهذا أجاب البيضاوي، ويبقى عليه التغريب، وقيل: المراد بكتاب الله ما فيه من النهي عن أكل المال بالباطل لأن خصمه كان أخذ منه الغنم والوليد بغير حق فلذلك قال: «**الغنم والوليدة رد عليك**». والذي يترجح أن المراد بكتاب الله ما يتعلق بجميع أفراد القصة مما وقع به الجواب الآتي ذكره، والعلم عند الله تعالى.

قوله: (فقام خصمه وكان أفقه منه) في رواية مالك «فقال الآخر وهو أفقههما» قال شيخنا في «شرح الترمذي» يحتمل أن يكون الراوي كان عارفاً بهما قبل أن يتحاكما فوصف الثاني بأنه أفقه من الأول إما مطلقاً وإما في هذه القصة الخاصة، أو استدل بحسن أدبه في استئذانه وترك رفع صوته إن كان الأول رفعه وتأكيده السؤال على فقهه، وقد ورد أن حسن السؤال نصف العلم، وأورده ابن السني في كتاب «رياضة المتعلمين» حديثاً مرفوعاً بسند ضعيف.

قوله: (فقال اقض بيننا بكتاب الله وائذن لي) في رواية مالك «فقال أجل» وفي رواية الليث «فقال نعم فاقض» وفي رواية ابن أبي ذئب وشعيب «فقال صدق اقض له يا رسول الله بكتاب الله».

قوله: (وائذن لي) زاد ابن أبي شيبة عن سفيان «حتى أقول» وفي رواية مالك «أن أتكلم».

قوله: (قل) في رواية محمد بن يوسف «فقال النبي ﷺ قل» وفي رواية مالك «قال تكلم».

قوله: (قال) ظاهر السياق أن القائل هو الثاني، وجزم الكرماني بأن القائل هو الأول واستند في ذلك لما وقع في كتاب الصلح عن آدم عن ابن أبي ذئب هنا «فقال الأعرابي أن ابني» بعد قوله في أول الحديث «جاء أعرابي» وفيه «فقال خصمه» وهذه الزيادة شاذة والمحفوظ ما في سائر الطرق كما في رواية سفيان في هذا الباب، وكذا وقع في الشروط عن عاصم بن علي عن ابن أبي ذئب موافقاً للجماعة ولفظه «فقال صدق، اقض له يا رسول الله بكتاب الله، إن ابني الخ» فالاختلاف فيه على ابن أبي ذئب، وقد وافق آدم أبو بكر الحنفي عند أبي نعيم في «المستخرج» ووافق عاصماً يزيد بن هارون عند الإسماعيلي.

قوله: (إن ابني هذا) فيه أن الابن كان حاضراً فأشار إليه، وخلا معظم الروايات عن هذه الإشارة.

قوله: (كان عسيفاً على هذا) هذه الإشارة الثانية لخصم المتكلم وهو زوج المرأة، زاد شعيب في روايته «والعسيف الأجير» وهذا التفسير مدرج في الخبر، وكأنه من قول الزهري لما عرف من عادته أنه كان يدخل كثيراً من التفسير في أثناء الحديث كما بينته في مقدمة كتابي في المدرج، وقد فصله مالك فوقع في سياقه «كان عسيفاً على هذا. قال مالك: والعسيف الأجير» وحذفها سائر الرواة، والعسيف بمهملتين الأجير وزنه ومعناه والجمع عسفاء كأجراء، ويطلق أيضاً على الخادم وعلى العبد وعلى السائل، وقيل: يطلق على من يستهان به، وفسره عبد الملك بن حبيب بالغلام الذي لم يحتلم، وإن ثبت ذلك فإطلاقه على صاحب هذه القصة باعتبار حاله في ابتداء الاستئجار. ووقع في رواية للنسائي تعيين كونه أجيراً، ولفظه من طريق عمرو بن شعيب عن ابن شهاب «كان ابني أجيراً لامرأته» وسمي الأجير عسيفاً لأن المستأجر يعسفه في العمل والعسف الجور، أو هو بمعنى الفاعل

امیر صنعانی نے بھی اس کا ذکر کیا کہ بخاری میں یہ جملہ موجود تھا:

قوله" :إن ابني "زاد في البخاري "هذا "قال ابن حجر (٥) :فيه دليل أن الابن كان حاضراً فأشار إليه .

الكتاب: التَّحبير لإيضَاح مَعَاني التَّيسير

المؤلف: محمد بن إسماعيل بن صلاح بن محمد الحسني، الكحلاني ثم الصنعاني، أبو إبراهيم، عز الدين، المعروف كأسلافه بالأمير (ت ١١٨٢هـ)

حققه وعلق عليه وخرج أحاديثه وضبط نصه: محَمَّد صُبْحي بن حَسَن حَلّاق أبو مصعب

الناشر: مَكتَبَةُ الرُّشد، الرياض - المملكة الْعَرَبيَّة السعودية

الطبعة: الأولى، ١٤٣٣ هـ - ٢٠١٢ م ج 3ص 553

https://shamela.ws/book/14309/1751

محمد آدم اتھوپی نے بھی اعتراف کیا ہے:

(إِنَّ ابْنِي) وفي رواية عند البخاريّ: "إن ابني هذاَ"، قَالَ فِي " الفتح": وفيه أن الابن كَانَ حاضرا، فأشار إليه،

الكتاب: شرح سنن النسائي المسمى «ذخيرة العقبى في شرح المجتبى.»

المؤلف: محمد بن علي بن آدم بن موسى الإثيوبي الوَلَّوِي

الناشر: دار المعراج الدولية للنشر (جـ ١ - ٥)، دار آل بروم للنشر والتوزيع (جـ ٦ - ٤٠)

الطبعة: الأولى، ١٤١٦ - ١٤٢٤ هـ ج 39 ص 328

https://shamela.ws/book/12888/18763

زناکاری کو

جہاد پر

ترجیح دینے

والے

صحابہ

زنا کو جہاد پر ترجیح دینے والے صحابہ:

کچھ صحابہ ایسے بھی تھے تو کہ جو نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کے ساتھ جہاد پر جانے سے زیادہ زناکاری کو ترجیح دیتے تھے، چنانچہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم جہاد پر چلے جاتے تو یہ صحابیات کے چکر میں پڑ جاتے اور بکروں کی طرح ممیاتے ہوئے صحابیات سے زنا کرتے ایسے صحابہ کے متعلق مسلم اپنی صحیح میں روایات کرتا ہے:

صحیح مسلم حدیث 4424:

17 - (1692) وحَدَّثَنِي أَبُو كَامِلٍ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ الْجَحْدَرِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ: رَأَيْتُ مَاعِزَ بْنَ مَالِكٍ حِينَ جِيءَ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ قَصِيرٌ، أَعْضَلُ، لَيْسَ عَلَيْهِ رِدَاءٌ، فَشَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ أَنَّهُ زَنَى، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «فَلَعَلَّكَ؟» قَالَ: لَا، وَاللهِ إِنَّهُ قَدْ زَنَى الْأَخِرُ، قَالَ: فَرَجَمَهُ، ثُمَّ خَطَبَ، فَقَالَ: «أَلَا كُلَّمَا نَفَرْنَا غَازِينَ فِي سَبِيلِ اللهِ، خَلَفَ أَحَدُهُمْ

لَهُ نَبِيبٌ كَنَبِيبِ التَّيْسِ، يَمْنَحُ أَحَدُهُمُ الْكُثْبَةَ، أَمَا وَاللهِ، إِنْ يُمْكِنِّي مِنْ أَحَدِهِمْ لَأُنَكِّلَنَّهُ عَنْهُ»

فرمایا: ”جب ہم نکلتے ہیں جہاد کے لیے اللہ تعالیٰ کی راہ میں تو کوئی پیچھے رہ جاتا ہے اور آواز کرتا ہے بکری کی سی آواز (جیسے بکری جماع کے وقت چلاتی ہے) اور دیتا ہے کسی کو تھوڑا دودھ (یعنی جماع کرتا ہے، دودھ سے مراد منی ہے) قسم اللہ کی! اگر اللہ مجھ کو قدرت دے گا ایسے کسی پر تو میں اس کو سزا دوں گا۔“ (تا کہ دوسروں کو عبرت ہو)۔

صحیح مسلم حدیث 4424۔(صحیح مسلم ترجمہ داود راز)

https://www.urdupoint.com/islam/hadees-detail/sahih-muslim/hadees-no-23255.html

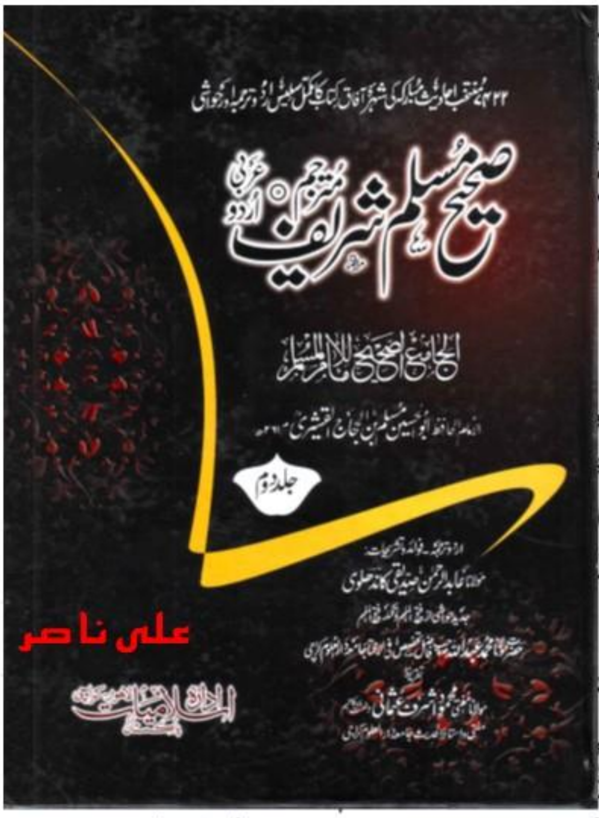

ابْنُ شِهَابٍ فَأَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْـ
اللَّهِ يَقُولُ فَكُنْتُ فِيمَنْ رَجَمَهُ فَرَجَمْنَا
بِالْمُصَلَّى فَلَمَّا أَذْلَقَتْهُ الْحِجَارَةُ هَرَبَ
فَأَدْرَكْنَاهُ بِالْحَرَّةِ فَرَجَمْنَاهُ وَرَوَاهُ اللَّيْثُ أَيْضً
عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ خَالِدِ بْنِ مُسَافِرٍ عَنِ ابْ
شِهَابٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ *

وَحَدَّثَنِيهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِ
حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِ
بِهَذَا الْإِسْنَادِ أَيْضًا وَفِي حَدِيثِهِمَا جَمِيعًا قَا
ابْنُ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْـ
اللَّهِ كَمَا ذَكَرَ عُقَيْلٌ *

(فائدہ) زنا کے ثبوت کے لئے چار مرتبہ اقرار کرنا ضروری ہے

١٩١٨ - وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ ح و حَدَّ إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ وَابْنُ جُرَيْجٍ كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ رِوَايَةِ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ وَأَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ *

ابوسلمہ، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عقیل عن الزہری، عن سعید وابی سلمہ، عن ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ والی روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

١٩١٩ - وَحَدَّثَنِي أَبُو كَامِلٍ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ رَأَيْتُ مَاعِزَ بْنَ مَالِكٍ حِينَ جِيءَ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ قَصِيرٌ أَعْضَلُ لَيْسَ عَلَيْهِ رِدَاءٌ فَشَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ أَنَّهُ زَنَى فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَعَلَّكَ قَالَ لَا وَاللَّهِ إِنَّهُ قَدْ زَنَى الْأَخِرُ قَالَ

۱۹۱۹۔ ابوکامل فضیل بن حسین جحدری، ابوعوانہ، سماک بن حرب، حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ماعز بن مالک کو دیکھا جس وقت کہ انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا، وہ ٹھگنے آدمی تھے، اور ان پر چادر نہیں تھی، انہوں نے اپنے اوپر چار مرتبہ زنا کا اقرار کیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، شاید تم نے (بوسہ لیا ہوگا) ماعز بولے نہیں، خدا کی قسم اس نالائق نے زنا کیا ہے، تب آپ نے انہیں رجم کیا، پھر آپ نے خطبہ دیا اور فرمایا

فَرَجَمَهُ ثُمَّ خَطَبَ فَقَالَ أَلَا كُلَّمَا نَفَرْنَا غَازِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ خَلَفَ أَحَدُهُمْ لَهُ نَبِيبٌ كَنَبِيبِ التَّيْسِ يَمْنَحُ أَحَدُهُمْ الْكُثْبَةَ أَمَا وَاللَّهِ إِنْ يُمْكِنِّي مِنْ أَحَدِهِمْ لَأُنَكِّلَنَّهُ عَنْهُ *

خبر دار جب ہم اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کے لئے نکلتے ہیں تو کوئی پیچھے رہ جاتا ہے اور بکرے کی سی آواز کرتا ہے اور کسی کو تھوڑا دودھ دیتا ہے، خدا کی قسم اگر اللہ تعالیٰ مجھے کسی ایسے پر قوت دے گا تو میں اسے ضرور سزا دوں گا۔

(فائدہ) مطلب یہ ہے کہ زنا کرتا ہے، اور دودھ سے مراد انزال منی ہے، واللہ اعلم بالصواب۔

١٩٢٠- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ ابْنِ ... قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ يَقُولُ أُتِيَ رَ... اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ قَصِيرٍ أَشْ... ذِي عَضَلَاتٍ عَلَيْهِ إِزَارٌ وَقَدْ زَنَى فَرَدَّهُ مَ... ثُمَّ أَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى ... عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّمَا نَفَرْنَا غَازِينَ فِي سَبِيلِ ... تَخَلَّفَ أَحَدُكُمْ يَنِبُّ نَبِيبَ التَّيْسِ ... إِحْدَاهُنَّ الْكُثْبَةَ إِنَّ اللَّهَ لَا يُمْكِنِّي مِنْ ... مِنْهُمْ إِلَّا جَعَلْتُهُ نَكَالًا أَوْ نَكَّلْتُهُ قَالَ فَ... سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ فَقَالَ إِنَّهُ رَدَّهُ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ *

١٩٢٠۔ محمد بن مثنیٰ اور ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، سماک بن حرب، حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ...

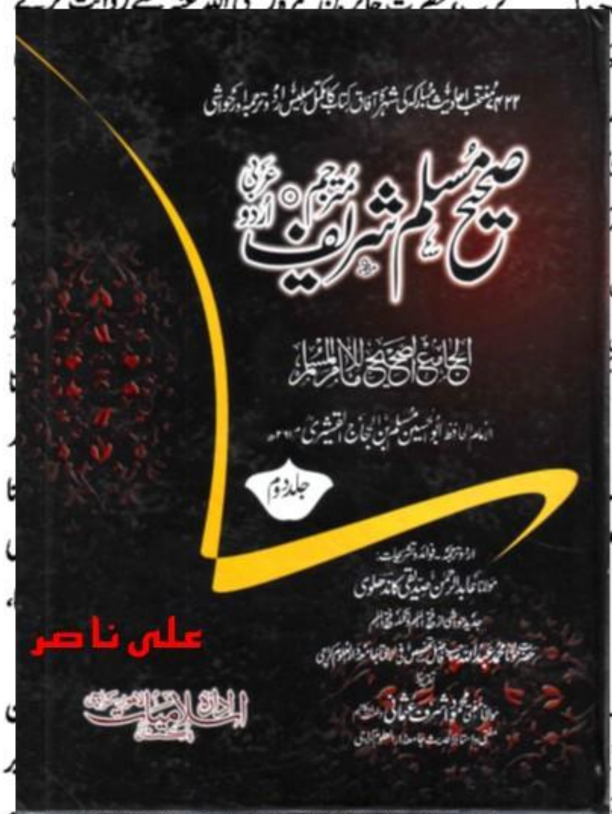

١٩٢١- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ... شَبَابَةُ ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَ... أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ جَعْفَرٍ وَوَافَقَهُ شَبَابَةُ عَلَى قَوْلِهِ فَرَدَّهُ مَرَّتَيْنِ وَفِي حَدِيثِ أَبِي عَامِرٍ فَرَدَّهُ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا *

... ابن جعفر کی روایت کی طرح حدیث نقل کرتے ہیں، دو مرتبہ لوٹانے کے قول میں شبابہ نے ان کی موافقت کی ہے اور ابو عامر کی روایت میں شک کے ساتھ مذکور ہے کہ دو مرتبہ یا تین مرتبہ واپس کیا۔

١٩٢٢- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ وَاللَّفْظُ لِقُتَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ

١٩٢٢۔ قتیبہ بن سعید اور ابو کامل جحدری، ابو عوانہ، سماک، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان

صحیح مسلم حدیث 4425:

18 - (1692) وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، وَابْنُ بَشَّارٍ، وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى، قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ، يَقُولُ: أُتِيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ قَصِيرٍ، أَشْعَثَ، ذِي عَضَلَاتٍ، عَلَيْهِ إِزَارٌ، وَقَدْ زَنَى، فَرَدَّهُ مَرَّتَيْنِ، ثُمَّ أَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «كُلَّمَا نَفَرْنَا غَازِينَ فِي سَبِيلِ اللهِ، تَخَلَّفَ أَحَدُكُمْ يَنِبُّ نَبِيبَ التَّيْسِ، يَمْنَحُ إِحْدَاهُنَّ الْكُثْبَةَ، إِنَّ اللهَ لَا يُمْكِنِّي مِنْ أَحَدٍ مِنْهُمْ إِلَّا جَعَلْتُهُ نَكَالًا» أَوْ «نَكَّلْتُهُ»، قَالَ: فَحَدَّثْتُهُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ، فَقَالَ: «إِنَّهُ رَدَّهُ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ»،

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جب ہم نکلتے ہیں اللہ کی راہ میں جہاد کے لیے تو کوئی نہ کوئی تم میں سے پیچھے رہ جاتا ہے اور بکری کی طرح آواز کرتا ہے کسی عورت کو تھوڑا دودھ دیتا ہے، بے شک اللہ تعالیٰ جب میرے قابو میں ایسے شخص کو دے گا میں اس کو ایسی سزا دوں گا جو نصیحت ہو دوسروں کے لیے۔" راوی نے کہا: میں نے یہ حدیث سعید بن جبیر سے

بیان کی، انھوں نے کہا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار بار اس کی بات کو ٹالا۔

صحیح مسلم حدیث 4425(ترجمہ داود راز)

https://www.urdupoint.com/islam/hadees-detail/sahih-muslim/hadees-no-23257.html

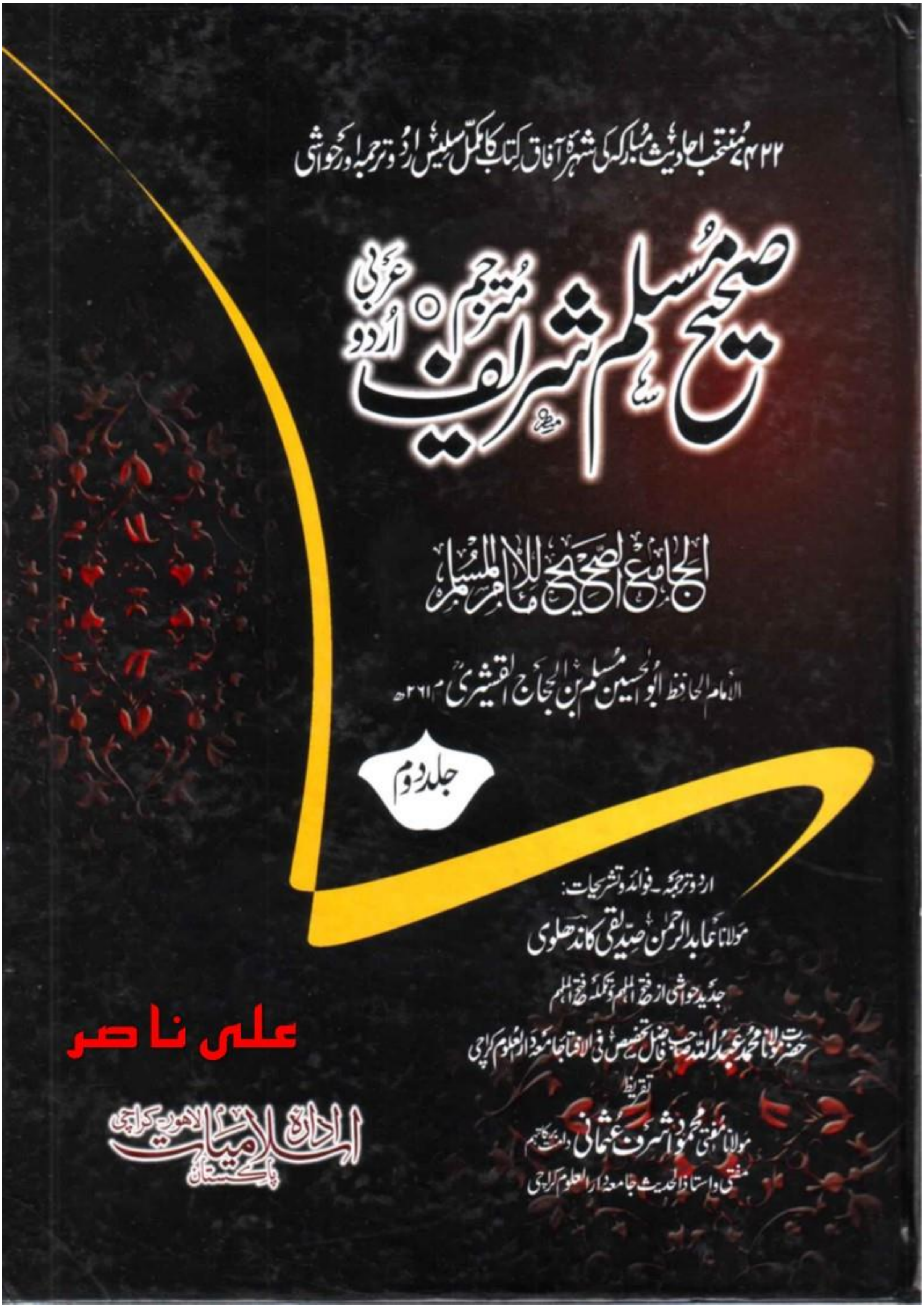
۲۲۰۴ منتخب احادیث مبارکہ کی شہرۂ آفاق کتاب کا مکمل سلیس اردو ترجمہ اور حواشی
صحیح مسلم شریف
مترجم عربی اردو
الجامع الصحیح للامام المسلم
الامام الحافظ ابو الحسین مسلم بن الحجاج القشیری م ۲۶۱ھ
جلد دوم
اردو ترجمہ۔ فوائد و تشریحات:
مولانا عابد الرحمٰن صدیقی کاندھلوی
جدید حواشی از فتح الملہم و تکملہ فتح الملہم
حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب فاضل تخصص فی الافتا جامعہ دارالعلوم کراچی
تقریظ
مولانا مفتی محمود اشرف عثمانی دامت برکاتہم
مفتی و استاذ الحدیث جامعہ دارالعلوم کراچی
علی ناصر
ادارہ اسلامیات لاہور۔ کراچی پاکستان

فَرَجَمَهُ ثُمَّ خَطَبَ فَقَالَ أَلَا كُلَّمَا نَفَرْنَا غَازِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ خَلَفَ أَحَدُهُمْ لَهُ نَبِيبٌ كَنَبِيبِ التَّيْسِ يَمْنَحُ أَحَدُهُمُ الْكُثْبَةَ أَمَا وَاللَّهِ إِنْ يُمْكِنِّي مِنْ أَحَدِهِمْ لَأُنَكِّلَنَّهُ عَنْهُ *

خبردار جب ہم اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کے لئے نکلتے ہیں تو کوئی پیچھے رہ جاتا ہے اور بکرے کی سی آواز کرتا ہے اور کسی کو تھوڑا دودھ دیتا ہے، خدا کی قسم اگر اللہ تعالیٰ مجھے کسی ایسے پر قوت دے گا تو میں اسے ضرور سزا دوں گا۔

(فائدہ) مطلب یہ ہے کہ زنا کرتا ہے اور دودھ سے مراد انزال منی ہے، واللہ اعلم بالصواب۔

۱۹۲۰- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ ابْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ يَقُولُ أُتِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ قَصِيرٍ أَشْعَثَ ذِي عَضَلَاتٍ عَلَيْهِ إِزَارٌ وَقَدْ زَنَى فَرَدَّهُ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ أَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّمَا نَفَرْنَا غَازِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ تَخَلَّفَ أَحَدُكُمْ يَنِبُّ نَبِيبَ التَّيْسِ يَمْنَحُ إِحْدَاهُنَّ الْكُثْبَةَ إِنَّ اللَّهَ لَا يُمْكِنِّي مِنْ أَحَدٍ مِنْهُمْ إِلَّا جَعَلْتُهُ نَكَالًا أَوْ نَكَّلْتُهُ قَالَ فَحَدَّثْتُهُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ فَقَالَ إِنَّهُ رَدَّهُ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ *

۱۹۲۰۔ محمد بن مثنیٰ اور ابن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، سماک بن حرب، حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک ٹھگنا شخص مڑے ہوئے جسم والا، مضبوط ازار بندھے ہوئے لایا گیا، اس نے زنا کیا تھا، آپؐ نے دو مرتبہ اس کی بات کو ٹالا (پھر چار مرتبہ اقرار کرنے کے بعد) آپؐ نے حکم دیا، وہ سنگسار کیا گیا، اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب ہم خدا کی راہ میں جہاد کے لئے نکلتے ہیں تو کوئی نہ کوئی تم سے پیچھے رہ جاتا ہے، اور بکری کی طرح آواز کرتا ہے اور کسی عورت کو تھوڑا سا دودھ دیتا ہے، بیشک جب اللہ تعالیٰ میرے قابو میں ایسے کو کر دے گا تو میں اسے عبرت بنا دوں گا، یا ایسی سزا دوں گا جو دوسروں کے لئے عبرت ہو، راوی کہتے ہیں میں نے یہ سعید بن جبیر سے بیان کیا تو انہوں نے کہا، آپؐ نے اس کی بات کو چار مرتبہ ٹالا۔

۱۹۲۱- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ جَعْفَرٍ وَوَافَقَهُ شَبَابَةُ عَلَى قَوْلِهِ فَرَدَّهُ مَرَّتَيْنِ وَفِي حَدِيثِ أَبِي عَامِرٍ فَرَدَّهُ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا *

۱۹۲۱۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، شبابہ (دوسری سند) اسحاق بن ابراہیم، ابو عامر عقدی، شعبہ، سماک بن حرب، حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ابن جعفر کی روایت کی طرح حدیث نقل کرتے ہیں، دو مرتبہ لوٹانے کے قول میں شبابہ نے ان کی موافقت کی ہے اور ابو عامر کی روایت میں شک کے ساتھ مذکور ہے کہ دو مرتبہ یا تین مرتبہ واپس کیا۔

۱۹۲۲- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ وَاللَّفْظُ لِقُتَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ

۱۹۲۲۔ قتیبہ بن سعید اور ابو کامل جحدری، ابو عوانہ، سماک، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان

صحیح مسلم حدیث 4429:

21 - (1694) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ، حَدَّثَنَا بَهْزٌ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا دَاوُدُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ مَعْنَاهُ، وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ: فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْعَشِيِّ، فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: " أَمَّا بَعْدُ: فَمَا بَالُ أَقْوَامٍ إِذَا غَزَوْنَا يَتَخَلَّفُ أَحَدُهُمْ عَنَّا لَهُ نَبِيبٌ كَنَبِيبِ التَّيْسِ "، وَلَمْ يَقُلْ: «فِي عِيَالِنَا».

آپ صلی اللہ علیہ وسلم شام کو خطبہ کے لیے کھڑے ہوئے تو اللہ تعالیٰ کی حمد و تعریف کی، پھر فرمایا: ”بعد اس کے کیا حال ہے لوگوں کا جب ہم جہاد کو جاتے ہیں تو ان میں سے کوئی پیچھے رہ جاتا ہے اور ایسی آواز نکالتا ہے جیسے بکری۔

صحیح مسلم،كِتَاب الْحُدُودِ،5. باب مَنِ اعْتَرَفَ عَلَى نَفْسِهِ بِالزِّنَا:حدیث 4429

https://www.urdupoint.com/islam/hadees-detail/sahih-muslim/hadees-no-23273.html

آپ نے اس کے لئے دعا فرمائی اور نہ برا کہا۔

١٩٢٤- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ مَعْنَاهُ وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْعَشِيِّ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَمَا بَالُ أَقْوَامٍ إِذَا غَزَوْنَا يَتَخَلَّفُ أَحَدُهُمْ عَنَّا لَهُ نَبِيبٌ كَنَبِيبِ التَّيْسِ وَلَمْ يَقُلْ فِي عِيَالِنَا *

۱۹۲۴۔ محمد بن حاتم، بہز، یزید بن زریع، داؤد سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح حدیث مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شام کو خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے، اولا اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی، پھر ارشاد فرمایا کیا حال ہے لوگوں کا، کہ جب ہم جہاد کے لئے جاتے ہیں تو ان میں سے کوئی پیچھے رہ جاتا ہے، اور بکرے کی طرح آواز کرتا ہے، باقی اس میں عیالنا (ہمارے زنانے) کا لفظ نہیں ہے۔

١٩٢٥- وَحَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّاءَ بْنِ أَبِي زَائِدَةَ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ كِلَاهُمَا عَنْ دَاوُدَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ بَعْضَ هَذَا الْحَدِيثِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ سُفْيَا فَاعْتَرَفَ بِالزِّنَى ثَلَاثَ مَرَّاتٍ *

۱۹۲۵۔ سریج بن یونس، یحییٰ بن زکریا، (دوسری سند) ابوبکر بن ابی شیبہ، معاویہ بن ہشام، سفیان، داؤد سے اسی سند کے ساتھ روایت نقل کرتے ہیں، لیکن اتنا فرق ہے کہ سفیان کی روایت میں ہے کہ اس نے (یعنی ماعز نے) تین مرتبہ زنا کا

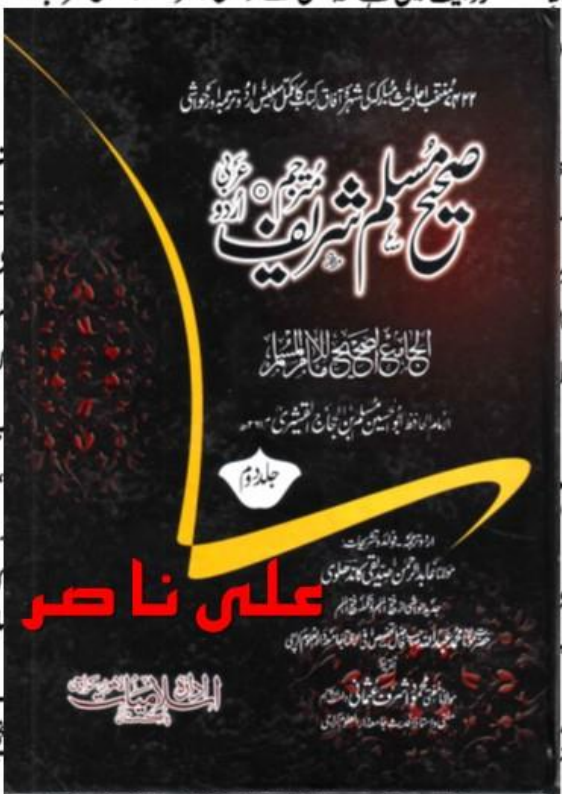

١٩٢٦- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى وَهُوَ ابْنُ الْحَارِ الْمُحَارِبِيُّ عَنْ غَيْلَانَ وَهُوَ ابْنُ جَا الْمُحَارِبِيُّ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَا بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ جَاءَ مَاعِزُ بْنُ مَالِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولَ اللَّهِ طَهِّرْنِي فَقَالَ وَيْحَكَ ارْ فَاسْتَغْفِرِ اللَّهَ وَتُبْ إِلَيْهِ قَالَ فَرَجَعَ غَيْرَ بَعِيدٍ جَاءَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ طَهِّرْنِي فَقَالَ رَسُو اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْحَكَ ارْ فَاسْتَغْفِرِ اللَّهَ وَتُبْ إِلَيْهِ قَالَ فَرَجَعَ غَيْرَ بَعِيدٍ جَاءَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ طَهِّرْنِي فَقَالَ النَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذَلِكَ حَتَّى إِذَا كَانَتِ الرَّابِعَةُ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ فِيمَ أُطَهِّرُكَ

جنون ہے؟ آپ کو بتایا گیا کہ جنون نہیں ہے، پھر آپ نے ارشاد فرمایا کیا اس نے شراب پی ہے؟ چنانچہ ایک شخص نے

نبی(ص) کی

ایک کنیز

(صحابیہ)

کا زنا

نبی(ص)کی ایک کنیز(صحابیہ) کا زنا:

اس برے عمل کی چپیٹ میں ایسے افراد بھی تھے جن کا نام نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم سے براہ راست جڑا تھا، چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کی کنیز بھی اس فعل حرام کی مرتکب ہوئی اور اس سے ایک بچے کو بھی جنم دیا مسلم نے روایت کیا:

صحیح مسلم 4450:

34 - (1705) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ أَبُو دَاوُدَ، حَدَّثَنَا زَائِدَةُ، عَنِ السُّدِّيِّ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ، قَالَ: خَطَبَ عَلِيٌّ، فَقَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ، أَقِيمُوا عَلَى أَرِقَّائِكُمُ الْحَدَّ، مَنْ أَحْصَنَ مِنْهُمْ، وَمَنْ لَمْ يُحْصِنْ، فَإِنَّ أَمَةً لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَنَتْ، فَأَمَرَنِي أَنْ أَجْلِدَهَا، فَإِذَا هِيَ حَدِيثُ عَهْدٍ بِنِفَاسٍ، فَخَشِيتُ إِنْ أَنَا جَلَدْتُهَا أَنْ أَقْتُلَهَا، فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: «أَحْسَنْتَ»،

ابوعبدالرحمٰن سے روایت ہے، سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے خطبہ پڑھا تو فرمایا: اے لوگو! اپنی لونڈی، غلاموں کو حد لگاؤ۔ خواہ محصن ہوں یا نہ ہوں کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک لونڈی نے زنا کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو حکم کیا اسے حد لگانے کا۔ دیکھا تو وہ ابھی جنی تھی۔ میں ڈرا کہیں اس کو کوڑے ماروں وہ مر جائے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”آپ نے اچھا کیا۔“ (جو ابھی کوڑے لگانا موقوف رکھا)۔

صحیح مسلم،كِتَاب الْحُدُودِ،7. باب تَأْخِيرِ الْحَدِّ عَنِ النُّفَسَاءِ:حدیث 4450

https://www.urdupoint.com/islam/hadees-detail/sahih-muslim/hadees-no-23361.html

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَلْدِ الْأَمَةِ إِذَا زَنَتْ
ثَلَاثًا ثُمَّ لِيَبِعْهَا فِي الرَّابِعَةِ *

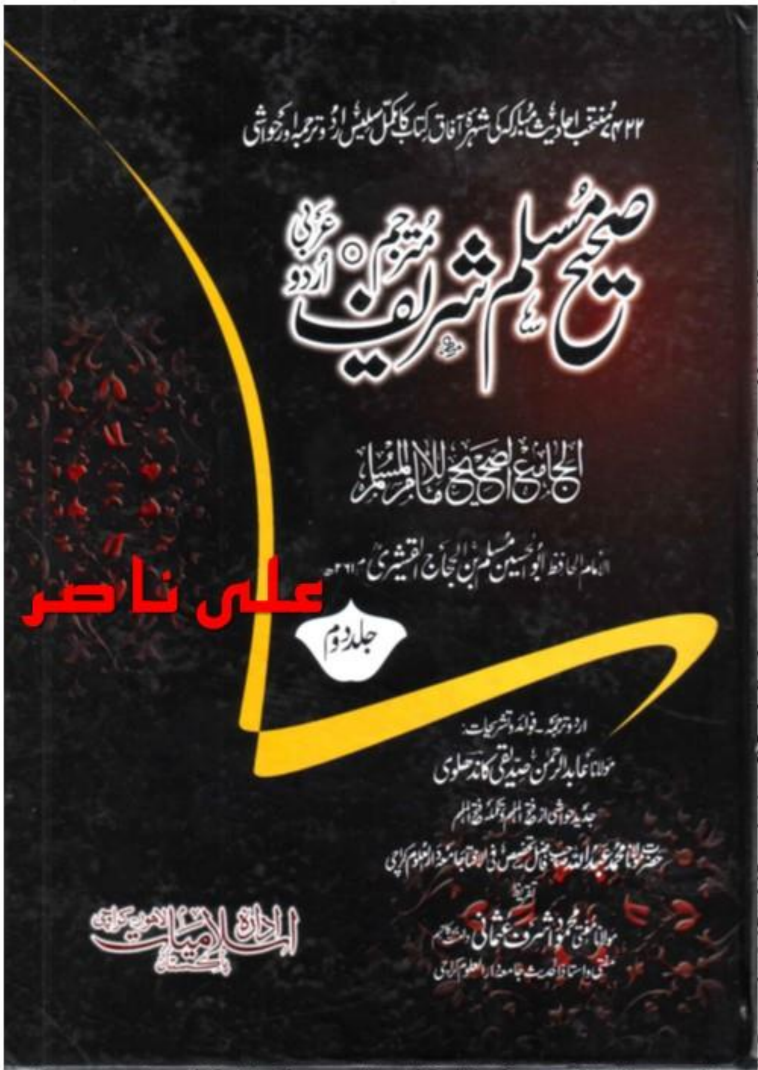

١٩٤٢- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ
حَدَّثَنَا مَالِكٌ ح و حَدَّثَنَا
وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى
شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ
هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
سُئِلَ عَنِ الْأَمَةِ إِذَا زَنَتْ وَ
زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا ثُمَّ إِنْ زَنَتْ
زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا ثُمَّ بِيعُوهَا
شِهَابٍ لَا أَدْرِي أَبَعْدَ الثَّالِثَةِ
الْقَعْنَبِيُّ فِي رِوَايَتِهِ قَالَ ابْنُ
الْحَبْلُ *

١٩٤٣- وَحَدَّثَنَا أَبُو الطَّاهِرِ
قَالَ سَمِعْتُ مَالِكًا يَقُولُ حَدَّ
عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّ ر
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْأَمَةِ
يَذْكُرْ قَوْلَ ابْنِ شِهَابٍ وَالضَّفِ

١٩٤٤- حَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّ
بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنِي
و حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ
أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ كِلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ
اللَّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ
مَالِكٍ وَالشَّكُّ فِي حَدِيثِهِمَا جَمِيعًا فِي بَيْعِهَا
فِي الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ *

عبداللہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مالک کی روایت کی طرح مروی ہے، باقی تیسری مرتبہ اور چوتھی مرتبہ بیچنے میں شک دونوں روایتوں میں مذکور ہے۔

١٩٤٥- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ

۱۹۴۵۔ محمد بن ابوبکر مقدمی، سلیمان، ابوداؤد، زائدہ، سدی،

حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنِ السُّدِّيِّ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ خَطَبَ عَلِيٌّ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَقِيمُوا عَلَى أَرِقَّائِكُمُ الْحَدَّ مَنْ أَحْصَنَ مِنْهُمْ وَمَنْ لَمْ يُحْصِنْ فَإِنَّ أَمَةً لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَنَتْ فَأَمَرَنِي أَنْ أَجْلِدَهَا فَإِذَا هِيَ حَدِيثُ عَهْدٍ بِنِفَاسٍ فَخَشِيتُ إِنْ أَنَا جَلَدْتُهَا أَنْ أَقْتُلَهَا فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَحْسَنْتَ *

سعد بن عبیدہ، حضرت ابو عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خطبہ دیا اور فرمایا اے لوگو اپنی باندیوں اور غلاموں کو حد لگاؤ، خواہ وہ محصن ہوں یا غیر محصن، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک باندی نے زنا کیا تھا تو آپؐ نے مجھے حد لگانے کا حکم دیا تھا، دیکھا تو اس نے ابھی بچہ جنا تھا، میں اس سے ڈرا کہ کہیں اس کے کوڑے ماروں اور وہ مر جائے میں نے یہ چیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کی، آپؐ نے فرمایا، تم نے اچھا کیا (کہ اس وقت کوڑے نہیں لگائے)

١٩٤٦- وَحَدَّثَنَاه إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنِ السُّدِّيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ مَنْ أَحْصَنَ مِنْهُمْ وَمَنْ لَمْ يُحْصِنْ وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ اتْرُكْهَا حَتَّى تَمَاثَلَ *

۱۹۴۶۔ اسحاق بن ابراہیم، یحییٰ بن آدم، اسرائیل، سدی سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی اس میں محصن اور غیر محصن کا تذکرہ نہیں اور اتنی زیادتی ہے کہ اسے چھوڑ دے، یہاں تک کہ اچھی ہو جائے۔

(٢٤٥) بَاب حَدِّ الْخَمْرِ *

١٩٤٧- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَجَلَدَهُ بِجَرِيدَتَيْنِ نَحْوَ أَرْبَعِينَ قَالَ وَفَعَلَهُ أَبُو بَكْرٍ فَلَمَّا كَانَ عُمَرُ اسْتَشَارَ النَّاسَ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ أَخَفَّ الْحُدُودِ ثَمَانِينَ فَأَمَرَ بِهِ عُمَرُ *

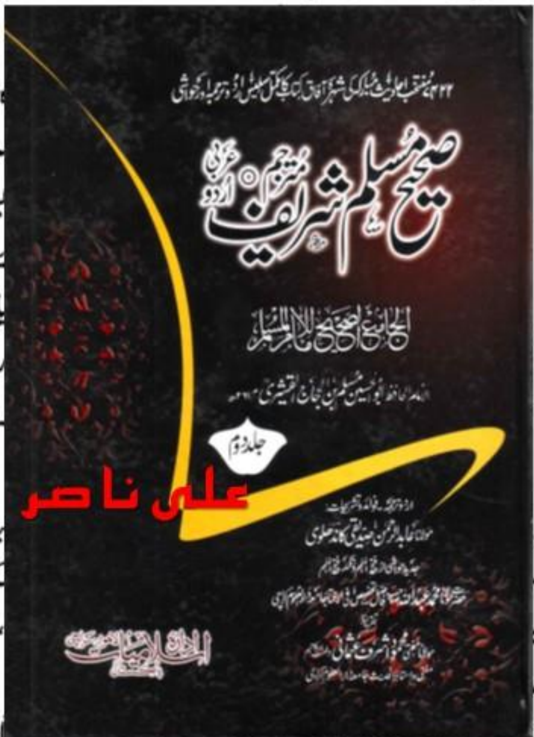

(فائدہ) چالیس کوڑے تعزیراً مارے جاتے تھے، مگر حضرت عمرؓ
چنانچہ صحیح بخاری میں حضرت سائب بن یزید کی مفصل روایت م
زمانے تک چالیس کوڑے شارب خمر کے لگائے جاتے تھے، مگر
موطا امام مالک میں مروی ہے کہ حضرت علیؓ نے فرمایا اسی کوڑے

١٩٤٨- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا

اللہ سبحانہ و تعالی ہی جانتا ہے کہ کس کس جلیل القدر صحابی نے اس کے ساتھ زنا کیا تھا، جس کے نتیجہ میں ایک زنا زادہ صحابی پیدا ہوا۔

ناصبیوں کے سیدنا

مغیرہ بن شعبہ

کے زنا کی داستان

ناصبیوں کے سیدنا مغیرہ بن شعبہ کے زنا کی داستان:

چونکہ یہ بدبخت ممبر پر امیرالمومنین علیہ السلام کو گالیاں دیتا تھا لہذا ناصبیوں کے یہاں اس کی بڑی عزت ہے، اس نے بھی بصرہ میں اپنی دورِ حکومت میں ام جمیل نامی عورت سے زنا کیا تھا بخاری لکھتا ہے:

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {وَلاَ تَقْبَلُوا لَهُمْ شَهَادَةً أَبَدًا، وَأُولَئِكَ هُمُ الفَاسِقُونَ إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا} [النور: 5] وَجَلَدَ عُمَرُ، أَبَا بَكْرَةَ، وَشِبْلَ بْنَ مَعْبَدٍ، وَنَافِعًا بِقَذْفِ المُغِيرَةِ، ثُمَّ اسْتَتَابَهُمْ، وَقَالَ: «مَنْ تَابَ قَبِلْتُ شَهَادَتَهُ»

عمر نے ابوبکرہ، شبل بن معبد (اس کا ماں جائے بھائی) اور نافع بن حارث کو حد لگائی مغیرہ پر تہمت رکھنے کی وجہ سے۔ پھر ان سے توبہ کرائی اور کہا جو کوئی توبہ کر لے اس کی گواہی قبول ہو گی۔

صحيح البخاري، كتَاب الشَّهَادَاتِ، 8. بَابُ شَهَادَةِ الْقَاذِفِ وَالسَّارِقِ وَالزَّانِي

https://mohaddis.com/View/Sahi-Bukhari/T2/2648

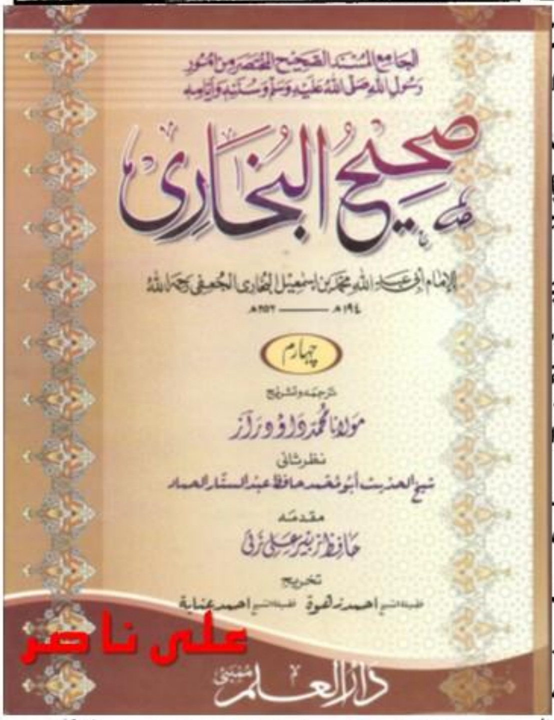

امام بخاری رحمہ اللہ قاذف کی گواہی قبول نہیں کرتے تھے۔ لیکن نکا
غیر اہم نہیں ہے۔ ایک مرد مسلمان کے لئے عمر بھر بلکہ اولاد در اولاد حلال حرا
اسی طرح رمضان کے چاند میں بھی قاذف کی شہادت کے قائل ہیں۔ پس
ہے۔ جس کی غلطی خود ان ہی کے دیگر اقوال صحیحہ سے ثابت ہو رہی ہے اس با
ہے۔ امام شافعی رحمہ اللہ اور اکثر سلف کا قول یہ ہے کہ قاذف جب تک اپنے
وہ نیک کام زیادہ کرنے لگے تو ہم سمجھ جائیں گے کہ اس نے توبہ کی اب اپ
ہوتا ہے کعب بن مالک اور ان کے ساتھیوں کی روایت غزوہ تبوک میں مذکو
توبہ ہے۔ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زانی کو اور کعب بن مالک اور ان کے سا
الفاظ ترجمۃ الباب وقال بعض الناس کے تحت حضرت حافظ ا
رد شهادة المحدود باحاديث قال الحافظ لا يصح منها شي
شہادت جائز نہیں اگرچہ اس نے توبہ کر لی ہو اس بارے میں انہوں نے چن
کوئی بھی حدیث جو وہ اپنی دلیل میں پیش کرتے ہیں صحیح نہیں ہے۔ ان میں
جس کے لفظ یہ ہیں: "لا تجوز شهادة خائن ولا خائنة ولا محدو
ترمذی نے اس کے مثل حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ساتھ ہی یہ بھی کہا ہے لا یص

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: ﴿وَلَا تَقْبَلُوا لَهُمْ شَهَادَةً أَبَدًا وَأُولَئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ ○ إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا﴾ [النور: ٤-٥] وَجَلَدَ عُمَرُ أَبَا بَكْرَةَ وَشِبْلَ بْنَ مَعْبَدٍ وَنَافِعًا بِقَذْفِ الْمُغِيرَةِ ثُمَّ اسْتَتَابَهُمْ وَقَالَ: مَنْ تَابَ قَبِلْتُ شَهَادَتَهُ. وَأَجَازَهُ عَبْدُاللَّهِ بْنُ عُتْبَةَ وَعُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَسَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ وَطَاوُسٌ وَمُجَاهِدٌ وَالشَّعْبِيُّ وَعِكْرِمَةُ وَالزُّهْرِيُّ وَمُحَارِبُ بْنُ دِثَارٍ، وَشُرَيْحٌ وَمُعَاوِيَةُ بْنُ قُرَّةَ. وَقَالَ أَبُو الزِّنَادِ: الْأَمْرُ عِنْدَنَا بِالْمَدِينَةِ إِذَا رَجَعَ الْقَاذِفُ عَنْ قَوْلِهِ فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهُ، قُبِلَتْ شَهَادَتُهُ. وَقَالَ الشَّعْبِيُّ وَقَتَادَةُ: إِذَا أَكْذَبَ نَفْسَهُ جُلِدَ وَقُبِلَتْ شَهَادَتُهُ وَقَالَ الثَّوْرِيُّ: إِذَا جُلِدَ الْعَبْدُ ثُمَّ أُعْتِقَ، جَازَتْ شَهَادَتُهُ، وَإِذَا اسْتُقْضِيَ الْمَحْدُودُ فَقَضَايَاهُ جَائِزَةٌ. وَقَالَ

اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ نور میں) فرمایا: ''ایسے تہمت لگانے والوں کی گواہی کبھی نہ مانو، یہی لوگ تو بدکار ہیں، مگر جو توبہ کر لیں۔'' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابوبکرہ، شبل بن معبد (ان کے ماں جائے بھائی) اور نافع بن حارث کو حد لگائی مغیرہ پر تہمت لگانے کی وجہ سے۔ پھر ان سے توبہ کرائی اور کہا جو کوئی توبہ کر لے اس کی گواہی قبول ہوگی۔ اور عبداللہ بن عتبہ اور عمر بن عبدالعزیز اور سعید بن جبیر اور طاؤس اور مجاہد اور شعبی اور عکرمہ اور زہری اور محارب بن دثار اور شریح اور معاویہ بن قرہ نے بھی توبہ کے بعد اس کی گواہی کو جائز رکھا ہے اور ابوالزناد نے کہا ہمارے نزدیک مدینہ طیبہ میں تو یہ حکم ہے جب قاذف اپنے قول سے پھر جائے اور استغفار کرے تو اس کی گواہی قبول ہوگی اور شعبی اور قتادہ نے کہا جب وہ اپنے آپ کو جھٹلائے اور اس کو حد لگ جائے تو اس کی گواہی قبول ہوگی۔ اور سفیان ثوری نے کہا جب غلام کو حد قذف لگ جائے پھر اس کے بعد وہ آزاد ہو جائے تو اس کی گواہی قبول ہوگی۔ اور جس کو حد قذف لگی ہو اگر وہ قاضی بنایا جائے تو اس کا فیصلہ نافذ ہوگا۔ اور بعض لوگ (امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ) کہتے ہیں قاذف کی گواہی قبول نہ ہوگی گو وہ توبہ کر لے۔ پھر یہ بھی کہتے ہیں کہ بغیر دو گواہوں کے نکاح درست نہیں

بخاری نے اصل واقعہ کو حذف کیا لیکن دیگر محدسین نے واقعہ کو مکمل نقل کیا ہے:

بخاری نے بڑی چالاکی سے اصل واقعہ کو حذف کر دیا فقط نتیجہ بیان کیا اصل داستان کو محدثین اہل سنت نے با اسناد صحیح اپنی کتب میں نقل کیا ہے۔

چنانچہ البانی نے واقعہ کو طحاوی، ابن ابی شیبہ، بیہقی سے نقل کیا اور اسناد کی تصحیح بھی کی ۔

واقعہ کا خلاصہ یہ ہے کہ صحابی ابوبکرہ، و نافع ،اور شبل بن معبد نے عمر کے سامنے گواہی دی کہ انہوں نے مغیرہ بن شعبہ کو (ام جمیل کے ساتھ) زنا کرتے ہوئے دیکھا ، جبکہ چوتھے گواہ زیاد بن ابیہ سے عمر نے پوچھا کہ کیا تونے ایسے ہوتے ہوئے دیکھا جیسے صرمہ دانی میں سلای داخل ہوتی ہے اس نے کہا نہیں ایسے نہیں دیکھا مگر برے حال میں دیکھا، پس عمر یہ سن کر خوش ہوا کہ مغیرہ رجم ہونے سے بچ گیا پھر عمر نے ان تینوں گواہوں پر حد قذف (اسی کوڑے)لگائی اور توبہ کرنے کو کہا نافع اور

شبل نے توبہ کر لی مگر صحابی ابوبکرہ اپنی بات پر ڈٹا رہا اور کہتا رہا وہ سچا ہے اس نے مغیرہ کو زنا کرتے ہوئے دیکھا ہے ۔

(٢٣٦١)- (أثر "أن عمر رضي الله عنه لما شهد عنده أبو بكرة ،ونافع وشبل بن معبد ،على المغيرة بن شعبة بالزنى حدهم حد القذف ،لما تخلف الرابع زياد فلم يشهد ."

صحيح .أخرجه الطحاوي (287 - 286 / 2)من طريق السري بن يحيى قال :ثنا عبد الكريم بن رشيد عن أبي عثمان النهدي قال:

"جاء رجل إلى عمر بن الخطاب ،رضي الله عنه فشهد على المغيرة بن شعبة فتغير لون عمر ،ثم جاء آخر .فشهد فتغير لون عمر ،ثم جاء آخر فشهد ،فتغير لون عمر ،حتى عرفنا ذلك فيه ،وأنكر لذلك ،وجاء آخر يحرك بيديه ،فقال : ما عندك يا سلخ العقاب ،وصاح أبو عثمان صيحة تشبهها صيحة عمر ،حتى كربت أن يغشى على ،قال :رأيت أمرا قبيحا ،قال الحمد لله الذي لم يشمت الشيطان بأمة محمد

)صلى الله عليه وسلم ،(فأمر بأولئك النفر فجلدوا ."

قلت :وإسناده صحيح ،ورجاله ثقات غير ابن رشيد وهو صدوق .وقد توبع ،فقال ابن أبي شيبة :(1 / 85 / 11)نا ابن علية عن التيمي عن أبي عثمان قال:

"لما شهد أبو بكرة وصاحباه على المغيرة جاء زياد ،فقال له عمر :رجل لن يشهد إن شاء الله إلا بحق ،قال :رأيت انبهارا ،ومجلسا سيئا ،فقال عمر :هل رأيت المرود دخل المكحلة؟ قال :لا ،قال :فأمر بهم فجلدوا ."

قلت :وهذا إسناد صحيح على شرط الشيخين.

وله طرق أخرى ،منها عن قسامة بن زهير قال:

"لما كان من شأن أبي بكرة والمغيرة الذي كان -وذكر الحديث -قال :فدعا الشهود ،فشهد أبو بكرة ،وشبل بن معبد ،وأبو عبد الله نافع ،فقال عمر حين شهد هؤلاء الثلاثة : شق على عمر شأنه ،فلما قدم زياد قال :إن تشهد إن شاء الله إلا بحق ،قال زياد :أما الزنا فلا أشهد به ،ولكن قد رأيت أمرا قبيحا ،قال عمر :الله أكبر ،حدوهم ،فجلدوهم ،قال :فقال أبو بكرة بعدما ضربه :أشهد أنه زان ،فهم عمر رضي الله عنه أن

يعيد عليه الجلد ،فنهاه علي رضي الله عنه وقال :إن جلدته فارجم صاحبك ،فتركه ولم يجلده ."

أخرجه ابن أبي شيبة وعنه البيهقي .(335 - 334 / 8)

قلت :وإسناده صحيح.

ثم أخرج من طريق عيينة بن عبد الرحمن عن أبيه عن أبي بكرة ،فذكر قصة المغيرة قال:

"فقدمنا على عمر رضي الله عنه ،فشهد أبو بكرة ونافع ، وشبل بن معبد ،فلما دعا زيادا قال :رأيت منكرا ،فكبر عمر رضي الله عنه ودعا بأبي بكرة ،وصاحبيه ،فضربهم ،قال: فقال أبو بكرة يعنى بعدما حده :والله إني لصادق ،وهو فعل ما شهد به ،فهم بضربه ،فقال على :لئن ضربت هذا فارجم هذا ."

وإسناده صحيح أيضا .وعيينة بن عبد الرحمن هو ابن جوشن الغطفاني وهو ثقة كأبيه.

الكتاب: إرواء الغليل في تخريج أحاديث منار السبيل

المؤلف: محمد ناصر الدين الألباني (المتوفى: ١٤٢٠ هـ)

إشراف: زهير الشاويش [ت ١٤٣٤ هـ]

الناشر: المكتب الإسلامي - بيروت

الطبعة: الثانية ١٤٠٥ هـ - ١٩٨٥ م ، ج 8 ص 28

https://shamela.ws/book/22592/2634

إرواء الغليل

في تخريج أحاديث منار السبيل

تأليف
محمد ناصر الدين الألباني

الجزء الثامن

المكتب الإسلامي

وبشـير بن المهاجر وإن أخرج له مسلم فهو لـين الحـديث كما في « التقريب » ، فلا يحتج به لا سيما عند التفرد كما هنا . والله أعلم .

٢٣٦٠ - (في حديث أبي هريرة « فذكروا ذلك لرسول الله ﷺ أي أن ماعزاً فر حين وجد مسّ الحجارة ومس الموت، فقال رسول الله ﷺ: هلا تركتموه؟» رواه أحمد وابن ماجه والترمذي وحسنه) .

صحيـح . وقد مضى تخريجه تحت الحديث (٢٣٢٢) رقم (١) .

٢٣٦١ - (أثر « أن عمر رضي الله عنه لما شهد عنده أبو بكرة ، ونافع وشبل بن معبد،على المغيرة بن شعبة بالزنى حدهم حد القـذف،لما تخلف الرابع زياد فلم يشهد » .

صحيـح . أخرجه الطحاوي (٢/ ٢٨٦ - ٢٨٧) من طريق السري بن يحيى قال : ثنا عبدالكريم بن رشيد عن أبي عثمان النهدي قال :

« جاء رجل إلى عمر بن الخطاب ، رضي الله عنه فشهد على المغيرة بن شعبة فتغير لون عمر ، ثم جاء آخر . فشهد فتغير لون عمر ، ثم جاء آخر فشهد ، فتغير لون عمر ، حتى عرفنا ذلك فيه ، وأنكر لذلك ، وجاء آخر يحرك بيديه ، فقال : ما عندك يا سلخ العقاب ، وصاح أبـو عثمان صيحـة تشبهها صيحـة عمر ، حتى كربت أن يغشى علي ، قال : رأيت أمراً قبيحاً ، قال الحمـد لله الذي لم يشمت الشيطان بأمة محمد ﷺ ، فأمر بأولئك النفر فجلدوا » .

قلت : وإسناده صحيح ، ورجاله ثقات غير ابن رشيد وهو صدوق . وقد توبع ، فقال ابن أبي شيبة (١١/ ٨٥/ ١) : نا ابن علية عن التيمي عن أبي عثمان قال :

« لما شهد أبو بكرة وصاحباه على المغيرة جاء زياد ، فقال له عمر : رجل لن يشهد إن شاء الله إلاّ بحق ، قال : رأيت انبهاراً ، ومجلساً سيئاً ، فقـال

عمر : هل رأيت المرود دخل المكحلة ؟ قال : لا ، قال : فأمر بهم فجلدوا » .

قلت : وهذا إسناد صحيح على شرط الشيخين .

وله طرق أخرى ، منها عن قسامة بن زهير قال :

« لما كان من شأن أبي بكرة والمغيرة الذي كان - وذكر الحديث - قال : فدعا الشهود ، فشهد أبو بكرة ، وشبل بن معبد ، وأبو عبدالله نافع ، فقال عمر حين شهد هؤلاء الثلاثة : شق على عمر شأنه ، فلما قدم زياد قال : إن تشهد إن شاء الله إلا بحق ، قال زياد : أما الزنا فلا أشهد به ، ولكن قد رأيت أمراً قبيحاً ، قال عمر : الله أكبر ، حدوهم ، فجلدوهم ، قال : فقال أبو بكرة بعدما ضربه : أشهد أنه زان ، فهم عمر رضي الله عنه أن يعيد عليه الجلد ، فنهاه علي رضي الله عنه وقال : إن جلدته فارجم صاحبك ، فتركه ولم يجلده » .

أخرجه ابن أبي شيبة وعنه البيهقي (٨/ ٣٣٤ - ٣٣٥) .

قلت : وإسناده صحيح .

ثم أخرج من طريق عيينة بن عبدالرحمن عن أبيه عن أبي بكرة ، فذكر قصة المغيرة قال :

« فقدمنا على عمر رضي الله عنه ، فشهد أبو بكرة ونافع ، وشبل بن معبد ، فلما دعا زياداً قال : رأيت منكراً ، فكبر عمر رضي الله عنه ودعا بأبي بكرة ، وصاحبيه ، فضربهم ، قال : فقال أبو بكرة يعني بعدما حده : والله إني لصادق ، وهو فعل ما شهد به ، فهم بضربه ، فقال علي : لئن ضربت هذا فارجم هذا » .

وإسناده صحيح أيضاً . وعيينة بن عبدالرحمن هو ابن جوشن الغطفاني وهو ثقة كأبيه .

ثم ذكره معلقاً عن علي بن زيد عن عبدالرحمن بن أبي بكرة أن أبا بكرة و . . . فذكره نحوه وفي آخره :

« فقال علي : إن كانت شهادة أبي بكرة شهادة رجلين فارجم صاحبك وإلا

Copyrighted material

اس روایت نے ناصبیوں کو حواس باختہ کر دیا، چناچہ وہ طرح طرح کی باطل توجیہات کے ذریعہ مغیرہ کو زنا سے پاک کرنے کی کوشش کرنے لگے مثلا: وہ عورت مغیرہ کی بیوی تھی جسے ان لوگوں نے ام جمیل سمجھ لیا، یا مغیرہ نے اس عورت سے لوگوں سے چھپاکر شادی کر رکھی تھی وغیرہ وغیرہ، ان باطل بہانوں کا جواب یہ ہے کہ اگر ایسا ہی تھا تو مغیرہ نے اپنے دفاع میں ان باتوں کا ذکر کیوں نہ کیا؟ خود ابوبکرہ جو ناصبیوں کے یہاں جلیل القدر صحابی شمار ہوتا ہے اس نے بغیر تحقیق کے آخر کیوں مغیرہ پر اتنی بڑی تہمت لگا دی کہ جس کے سبب قریب تھا وہ سنگسار کر کے مار دیا جائے، بلکہ ابوبکرہ کا تو یہ حال رہا کہ اس نے کبھی توبہ نہیں کی اور اس واقعہ سے انکار نہیں کیا جس کو اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا ،اب ابوبکرہ کے مقابل ناصبی ملاؤں کے باطل بہانے اور توجہیات کی کیا اوقات؟